اسلامی باتیں
محفوظ الحسن سنبھلی
سادات بک فاؤنڈیشن
۱۲۹۔قادری کالونی گلی نمبر ۲ والٹن روڈ لاہور کینٹ

بِاِسْمِہٖ تعالیٰ جلّ و علا

حیات افروز، اخلاق آموز اور کردار ساز کتاب

اسلامی باتیں

مُترجِم مولانا محفوظ الحسن سنبھلی

بہ نظرِ ثانی و اضافہ

سید شوکت علی شاہ گیلانی (ایم اے)

سادات بک فاؤنڈیشن

129 قادری کالونی گلی نمبر 2 والٹن روڈ لاہور کینٹ فون: 6652558

نام	اسلامی باتیں
مُترجّم	مولانا محفوظ الحسن سنبھلی
ضخامت وسائز	$\frac{23 \times 36}{16} = 160$
اشاعتِ اوّل وتعداد	2003 = پانچ صد
کمپوزنگ	علی انور — خلیل پرنٹنگ پریس، احاطہ شاہدریاں اُردو بازار لاہور
مطبع	سرور قادری پرنٹر — مولا بخش چوک، بلال گنج لاہور
ہدیہ	90 روپے
شائع کردہ بہ اہتمام	سادات بک فاؤنڈیشن

129 قادری کالونی گلی نمبر 2 والٹن روڈ لاہور فون: 6652558

پیش لفظ

اَلحمد للّٰہِ رب العلمین وَالصّلوٰۃُ وَالسّلامُ علی سیّدِ المُرسلین وَ عَلیٰ آلہٖ و اَصحابِہٖ اَجمعین۔ اما بعد:

زیرِ نظر کتاب ''اسلامی باتیں'' کے مترجم مولانا محفوظ الحسن سنبھلی ہیں۔ میرے ناقص علم کے مطابق مترجم بھارت کے مُرتّب، عالِم اور مبلّغ ہیں۔ وہ کسی عربی کتاب کا ترجمہ کر کے اسے منظرِ عام پر لائے اور پاکستان میں بھی یہ مفید کتاب طبع ہوئی۔ میرے ہاتھ جو کتاب لگی میں نے اس کا تین چار دفعہ مطالعہ کیا اور اِسے بہت زیادہ مفید اور حیات افروز پایا۔ میں نے اس کے الفاظ کی بعض غلطیوں کو درست کیا، نوک پلک کو سنوارا۔ کہیں اضافہ بھی کیا۔ ممکنہ قرآنی حوالے درج کر دیئے اور اپنے ادارہ کے نام سے اب اسے طبع کر رہا ہوں۔

یہ کتاب نہایت سود مند اور کامیاب زندگی کی ضمانت ہے۔ اس کی تالیف میں زیادہ تر احادیث نبوی سے استفادہ کیا گیا ہے۔ ہمارے پیارے دین نے اخلاق و کردار کی صحت پر سب سے زیادہ توجہ دی ہے بلکہ ہمارے پیارے عقائد وارکانِ اسلام کی غرض و غایت ہی ہماری دنیاوی اور اُخروی زندگی کو کامیاب بنانا ہے۔

انسان مدنی الطّبع ہے۔ ایک دوسرے سے مل کر پُر امن اور پاکیزہ زندگی گزارنا ہمارا اولین مقصد ہے جس کے لئے یہ کتاب اپنے مخصوص انداز میں دعوت دیتی ہے اس کا بار بار مطالعہ ہماری متعدّد مشکلات کا حل پیش کرتا ہے۔ اس کا مطالعہ علم و ادب کے دلدادگان کو ذخیرہ علم و عرفان سے مالا مال کر کے ان کے اعمال و کردار اور افکار کی اصلاح کا ضامن ہوگا۔

سیّد شوکت علی شاہ گیلانی ایم اے

مندرجات

مندرجات

مندرجات

مندرجات

ترجمہ دُرودِ ابراہیمی

الٰہی حضرت محمدؐ اوران کی آل پر رحمت بھیج جس طرح تو نے رحمت بھیجی حضرت ابراہیمؑ اوران کی آل پر، بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ الٰہی برکت دے حضرت محمدؐ اور آلِ محمدؐ کو جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ اوران کی آل کو بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

نحمدہٗ و نصلیّ و نسلّم علی رسولہ کریم

بِسم اللہ الرحمن الرحیم ۔

اللہ کا دستر خوان

عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں ۔

(۱) قرآن اللہ کا دستر خوان ہے:	جتنا کھا سکتے ہو کھا لو کوئی روک ٹوک نہیں ۔
(۲) قرآن اللہ کی مضبوط رسی ہے:	اچھی طرح پکڑ لو، پھسلنے سے محفوظ رہو گے ۔
(۳) قرآن نورِ مبین ہے :	حاصل کر لو اس روشنی کو ٹھوکروں سے بچ جاؤ گے ۔
(۴) قرآن میں شفا ہے :	استعمال کر لو اس نسخہ کو ، ہر بیماری سے دور رہو گے ۔
(۵) قرآن نجات دہندہ ہے:	تلاوت و عمل کی خوب کوشش کرو، بچ جاؤ گے جہنم سے ۔
(۶) قرآن علم کا خزانہ ہے :	لوٹ لو اس کو جتنا چاہو، یہ خزانہ ختم نہیں ہو گا۔

اس کے ایک حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔ الم تین حرف ہیں

۔ الف ۔ لام ، میم

جنت کا راستہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ابو ہریرہؓ نقل فرماتے ہیں۔

(۱) جو مسلمان دنیا میں اپنے بھائی کی تکلیف دور کرے گا اللہ آخرت میں اس کی تکلیف دور فرمائے گا۔ (کیا آج اس عمل ہے؟)

(۲) جو دنیا میں کسی تنگ دست پر آسانی کرے گا۔ اللہ اس پر دنیا و آخرت دونوں میں آسانی فرمائے گا۔ (پھر پریشانی کا کیا سوال؟)

(۳) جو اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے، اللہ اس کی مدد میں لگا رہتا ہے۔ کتنا آسان نسخہ ہے اللہ کی مدد حاصل کرنے کا۔

(۴) جو علم دین حاصل کرنے کی غرض سے کسی راستہ پر چلے گا، اللہ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان بنا دے گا۔ (کاش ہماری سمجھ میں یہ بات آجائے)

(۵) جو قرآن پڑھنے یا سننے کے لئے مسجد میں جمع ہوتے ہیں، اللہ کی طرف سے ان پر رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں، اللہ ان کا تذکرہ فرشتوں کی مجلس میں فرماتا ہے۔

ایک بہترین مثال

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ابو موسیٰ اشعریؓ نقل کرتے ہیں۔

تلاوت کرنے والے مومن و متقی کی مثال ایسی ہے جیسے لیمو، خوشبو و ذائقہ دونوں عمدہ۔

تلاوت نہ کرنے والے مومن و متقی کی مثال ایسی ہے جیسے کھجور، ذائقہ تو عمدہ مگر خوشبو ندارد۔

تلاوت کرنے والے مومن فاسق کی مثال ایسی جیسے پھول، خوشبو تو عمدہ مگر ذائقہ کڑوا۔

تلاوت نہ کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے حنظل، خوشبو کا نام نہیں اور ذائقہ بھی کڑوا۔

ارشاد نبویؐ ہے کہ مجھ پر گناہ پیش کیے گئے۔ قرآن سیکھ کر چھوڑ دینے اور اس سے غافل ہو جانے کا گناہ سب سے بڑا تھا۔

(ولید بن عبداللہ)

علم کی فضلیت

کثیر بن قیس کا بیان ہے کہ دمشق میں ایک شخص حضرت ابو درداؓ کی مجلس میں آیا اور کہنے لگا کہ میں مدینہ منورہ سے آیا ہوں ایک حدیث سننے کے لئے۔ ابو درداؓ نے دریافت کیا۔ صرف اسی مقصد سے آئے ہو یا اور بھی کوئی کام ہے؟ اس نے کہا نہیں اور کوئی کام نہیں صرف حدیث ہی کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ حضرت ابو درداؓ خوش ہو کر فرمانے لگے۔ مرحبا، مرحبا، مبارک ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صرف علم (دین) حاصل کرنے کے لئے سفر کرے گا اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیا جائے گا۔ ایسے مسافر کے احترام و استقبال میں تو فرشتے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور

زمین و آسمان کی ہر مخلوق دعا کرتی ہے۔ حتی کہ مچھلیاں بھی۔

ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ عالم کو عبادت گزاروں پر ایسی فضلیت ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کو تمام ستاروں پر، علماء ہی پیغمبروں کے وارث (جانشین) ہیں۔ انبیاء علیہم السلام کی میراث سونا چاندی نہیں بلکہ علم ہے۔

دو حریص

عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں دو آدمیوں کی حرص پوری نہیں ہوتی۔ ا۔ طالبِ علم۔ ۲ طالب دنیا

مگر دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ پہلا اللہ کی خوشنودی کے لئے علم (دین) حاصل کرتا ہوا ترقی کی منزلیں طے کرتا ہے تو دوسرا نفسانی خواہشات و حبِ دنیا میں مبتلا ہو کر ذلّت کے گڑھے میں نیچے گرتا چلا جاتا ہے۔

پہلا اعلیٰ دوسرا ادنیٰ، پہلا شریف دوسرا حقیر، پہلا محمود، دوسرا مبغوض

ایک مسئلہ

ابودرداؓ فرماتے ہیں مجھے دین کا ایک مسئلہ سیکھنا زیادہ پسند ہے پوری رات عبادت کرنے سے۔

علم و عمل

ابنِ مسعودؓ نے ایک موقع پر فرمایا: لوگو آج ہمارے اس دور میں عمل کی اہمیت علم سے زیادہ ہے۔ ایک دور آئے گا کہ علم کی اہمیت عمل سے بڑھ جائے گی۔

آج کتابوں، رسالوں پوسٹروں اور دوسرے ذرائع سے علم جتنا پھیلتا نظر آ رہا ہے اتنا ہی عمل کم ہوتا جا رہا ہے۔

تین عمدہ عمل

ابوسعید خُدریؓ نے رسول اللہ علیہ آلہٖ وسلم کا فرمان نقل کیا: دنیا میں تین عمل سب سے افضل و اعلیٰ ہیں۔

(ا) طلبِ علم (۲) جہاد (۳) کسبِ حلال

طالب علم، حبیب اللہ ہے، مجاہد، ولی اللہ اور حلال روزی کمانے والا، صدیق اللہ (اللہ کا دوست) ہے۔

اللہ کے لئے علم حاصل کرنے والا اس کے مثل ہے جو دن کو روزہ رکھے اور رات بھر عبادت کرے۔ علم کا ایک باب سیکھنا ابوقبیس پہاڑ کے برابر سونا مل جانے سے بہتر ہے۔

علم ایسی عجیب دولت ہے کہ حاصل کرتے وقت خدانخواستہ اگر رضائے الٰہی کی نیت نہ بھی ہو تب بھی توقع ہے کہ کسی وقت علم غالب آئے اور اس کی نیت کو درست کر دے۔

حصولِ علم کب تک؟

عبداللہ بن مبارک سے کسی نے سوال کیا علم کب تک حاصل کیا جائے؟ اُنھوں نے جواب دیا۔ جب تک جہالت کو برا جانو۔ ابن مبارک حالت نزع میں مبتلا تھے اور ایک صاحب کاغذ قلم لئے پاس بیٹھے تھے۔ کسی نے کہا۔میاں یہ لکھنے کا وقت ہے؟ فرمانے لگے ہو سکتا ہے اس آخری وقت کوئی مسئلہ ایسا معلوم ہو جائے جواب تک نہ سنا ہو۔

حضرت معاذؓ کی ولولہ انگیز تقریر

لوگو، علم حاصل کرو، علم حاصل کرنا، نیکی ، اس کی طلب عبادت اس کا مذاکرہ تسبیح اور بحث جہاد ہے، جاہل کو علم سکھانا صدقہ ہے تو اہل علم کے سامنے علمی گفتگو قربِ الٰہی کا سبب ہے۔

علم ، منازل جنت کا راستہ ، وحشت کا مونس ، مسافرت کا ساتھی، تنہائی میں باتیں کرنے والا، راحت وآرام کی راہ بتانے والا ، مصیبتوں میں کام آنے والا دوستوں کی مجلس میں زینت اور دشمنوں کے مقابلہ میں ہتھیار ہے۔ اسی کے ذریعہ علماء قوم کے امام اور رہنما بنتے ہیں۔ فرشتے ان سے دوستی کے خواہش مند ہوتے ہیں۔ برکت کے لئے ان سے مصافحہ کرتے ہیں اور استقبال کے لئے پیروں تلے پر بچھاتے ہیں۔ ہر تر وخشک چیز ان کے لئے دعا کرتی ہے حتیٰ کہ پانی کی مچھلیاں، زمین کے کیڑے مکوڑے اور جنگلوں کے درندے۔

علم ، جہالت کی موت سے نکال کر دلوں کو زندگی بخشنے والا ، تاریکیوں میں چراغ اور کمزوروں میں طاقت ہے۔ اس کے ذریعہ انسان دنیا و آخرت کے بلند درجات حاصل کرتا ہے۔ علم کا مطالعہ نفلی روزوں اور اس کا مذاکرہ تہجد کے قائم مقام ہے ، اس سے انسان صلہ رحمی سیکھتا اور حلال و حرام میں تمیز پیدا کرتا ہے۔ علم امام ہے عمل مقتدی، علمِ مفید صرف نیک لوگوں کو حاصل ہوتا ہے۔

حضرت حسن بصریؒ کا وعظِ دل پذیر

لوگو! جہاد بلاشبہ دین کا اہم ترین رکن اور افضل ترین عبادت ہے۔ لیکن علم اس سے بھی افضل و اعلیٰ ہے۔ اسی لئے جب کوئی شخص حصولِ علم کے لئے گھر سے نکلتا ہے تو فرشتے اپنے پَر بچھا کر استقبال کرتے ہیں۔ پانی کی مچھلیاں ،جنگلوں کے درندے،فضاؤں کے پرندے سب اس کے حق میں دعا کرتے ہیں۔ جہاں تک ہو سکے علم حاصل کرو اور اس کے لئے خود میں سکینہ ، وقار اور بردباری پیدا کرو۔ استاد و شاگرد ایک دوسرے کے ساتھ تواضع و انکساری سے پیش آئیں ۔ علماء آپس میں ایک دوسرے پر فخر نہ کریں ۔ علم کو جاہلوں سے لڑنے کا ذریعہ نہ بناؤ۔ علم کو لے کے امیروں کے پاس نہ جاؤ۔ اس کے ذریعہ لوگوں پر زیادتی نہ کرو۔ ورنہ تمھارا شمار ان جابر و ظالم علماء میں ہو گا جو عذاب الٰہی میں گرفتار ہو کر جہنم کے مستحق قرار پائیں گے ۔ ایسا اور اس طرح علم حاصل کرو کہ وہ عبادت میں رکاوٹ نہ بنے ۔عبادت

بھی اس طرح کرو کہ جو علم سے نہ روکے۔ ان لوگوں کی طرح نہ بنو جو
علم سے بے نیاز ہو کر عبادت میں لگ گئے۔ عبادت کرتے کرتے
نڈھال ہو گئے تو لوگوں پر تلوار لے کر نکل آئے یعنی ان کی سخت پکڑ
کی، اگر علم حاصل کرتے تو وہ علم ان کو اس حرکت سے باز رکھتا۔ علم
کے بغیر عبادت کرنے والا اس جیسا ہے جو صحیح راستہ سے ہٹ کر چلے
(چل تو رہا ہے مگر صحیح راستہ پر نہ ہونیکی وجہ سے منزل مقصود تک پہنچنا
دشوار ہے ایسے لوگوں سے اصلاح کی امید کم، فساد کا خطرہ زیادہ ہے۔)

کسی نے عرض کیا حضرت! یہ باتیں آپ کو کہاں سے حاصل
ہوئیں فرمایا: اس کے لئے ستر بدری صحابہ سے ملاقات کی اور چالیس
سال سفر کیا۔ کاش اس دور کے علماء اس تقریر کو بار بار پڑھ کر سبق
حاصل کریں۔

علم کس طرح اٹھے گا۔

معلمِ انس و جن علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا: قیامت کے
قریب علم کو براہ راست نہیں اٹھایا جائے گا بلکہ علماء اپنی جگہ خالی چھوڑ
کر دنیا سے جاتے رہیں گے۔ اور ان کی مسند پر جاہل قبضہ کر لیں
گے۔ لوگ انہی کو امیر و مفتی بنا کر ان کی پیروی کریں گے۔ (وہ غلط
مسئلے بتا کر خود بھی گمراہ ہوں گے دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔)

(عبداللہ عمرو بن العاصؓ)

معلوم ہوتا ہے قیامت بالکل قریب ہے کہ یہ پیشین گوئی حرف

بحرف پوری ہوئی ہر شخص دیکھ رہا ہے۔

علم عبادت ہے

ابراہیم نخعیؒ نے فرمایا: عالم ہر وقت عبادت میں رہتا ہے۔ کسی
نے معلوم کیا وہ کس طرح؟ فرمایا عالم علم کو پڑھانے کی فکر میں لگا رہتا
ہے اور صحیح مسائل بتا کر عوام کو گمراہی سے بچاتا ہے (جو بہترین
عبادت ہے۔) کسی نے کہا ہے کہ عالم کی مثل چراغ کے ہے۔ اس کا
علم اندھیرے میں دُور تک روشنی پہنچاتا ہے۔

علم سے عزّت ملتی ہے

سالم بن جعدؒ نے فرمایا: میں غلام تھا۔ مرے آقا نے صرف
تین سو درہم میں مجھے خریدا تھا۔ جب اس نے آزاد کیا تو میں نے علم
کا پیشہ اختیار کیا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ کچھ ہی دن کے بعد خلیفہ وقت
ملاقات کے لئے میرے پاس آیا اور میں نے ملنے سے انکار کر دیا۔

یہ دنیا کا اعزاز ہے آخرت کا اعزاز تو پتہ نہیں کیا ہو گا۔

علم کی برکت

صالح المریؒ فرماتے ہیں۔ میں کسی ضرورت سے امیر المومنین کے پاس
گیا انہوں نے احتراماً مجھے اپنی جگہ پر بٹھایا۔ میری زبان سے بے
اختیار نکلا۔ حضرت حسن بصریؒ نے سچ فرمایا تھا۔

امیر المومنین نے چونک کر سوال کیا۔ کیا فرمایا تھا انہوں نے؟

میں نے عرض کیا یوں فرمایا تھا کہ علم شریف کی شرافت اور لوگوں کے مرتبہ کو بڑھاتا ہے اس وقت آپ کے عمل سے اس کی تصدیق ہوگئی ورنہ کہاں امیر المومنین اور کہاں یہ صالح المری۔

کہاں میں اور کہاں یہ فضلِ ربّانی میرے اللہ تیری مہربانی

علم افضل ہے کہ مال؟

بصرہ کے علماء میں اختلاف ہوا بعض کا خیال تھا کہ مال افضل ہے اور بعض علم کو افضل قرار دے رہے تھے ۔ کافی بحث کے باوجود کسی فیصلہ پر نہ پہنچ سکے تو فریقین نے ایک شخص کو نمائندہ بنا کر حضرت ابن عباسؓ کے پاس بھیجا۔ قاصد نے جا کر صورت حال بتائی۔ ابن عباسؓ نے فرمایا علم مال سے افضل ہے قاصد نے عرض کیا اگر وہ لوگ دلیل مانگنے لگے تو کیا کہوں گا فرمایا: ایک نہیں بہت دلیلیں دی جاسکتی ہیں مثلاً:

(۱) علم انبیاء کی میراث ہے اور مال، فرعون و قارون وغیرہ جیسے لوگوں کی میراث۔

(۲) علم تجھے بناتا ہے اور مال کو تو کماتا ہے۔

(۳) علم (دین) صرف محبوب بندوں کو ملتا ہے ۔ اور مال محبوب و مبغوض دونوں کو بلکہ مبغوض بندوں کو زیادہ ملتا ہے۔

وَلَوْ لَا اَنْ یَّکُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ یَّکْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُیُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّ مَعَارِجَ عَلَیْهَا یَظْهَرُوْنَ

(الزخرف ۳۳)

ترجمہ:۔ اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ سب لوگ ہو جائیں ایک طریق (کفر) پر تو ہم دیتے ان لوگوں کو جو منکر ہیں رحمٰن سے ان کے گھروں کے واسطے چھت چاندی کی اور سیڑھیاں جن پر چڑھیں۔

(۴) علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے اور مال کم بلکہ ختم ہو جاتا ہے۔

(۵) صاحب مال کو مرنے کے بعد لوگ بھول جاتے ہیں۔ جب کہ عالم مرنے کے بعد بھی (اپنی علمی خدمات کے اعتبار سے) زندہ رہتا ہے۔

(۶) مال کے متعلق قیامت میں سوال ہو گا۔ کس طرح کمایا کہاں خرچ کیا؟ اور عالم کا ہر علمی بات پر جنت میں درجہ بلند ہوتا ہے

"یہ جب ہے کہ عالم اپنے علم پر عمل کرتا ہے ورنہ تو اس سے بھی باز پُرس ہو گی کہ تو نے ہمارے دیے ہوئے علم پر کتنا عمل کیا؟ البتہ مال باوجود حلال ہونے اور صحیح مصارف میں خرچ کئے جانے کے داخلہ جنت میں تاخیر کا سبب ضرور ہو گا۔ سامان زیادہ ہو تو کسٹم میں دیر لگا ہی کرتی ہے"۔

حضرت علی کرم وجہہ سے بھی کم وبیش اس طرح کے الفاظ مروی ہیں۔

علم سے محرومی

حضرت عمرؓ سے عبداللہ بن سلامؓ نے دریافت کیا۔ ارباب علم (علم والے) کون ہیں؟ فرمایا اپنے علم پر عمل کرنے والے۔۔۔علم سے کون سی چیز محروم رکھتی ہے؟ فرمایا۔ لالچ وطمع! (فقیہؒ)

حکمت کی باتیں

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: چراغ سے اندھوں کو کوئی فائدہ نہیں۔ جبکہ دوسرے لوگ اس کی روشنی سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ دل کے اندھوں کو علم کے چراغ سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔

تاریک مکان کی چھت پر چراغ رکھنے سے مکان کے اندر روشنی نہیں ہوتی۔ (بے عمل عالم کی کتنی عمدہ مثال ہے)

اُس علم کی باتیں کیوں کرتے ہو جس پر عمل نہیں کرتے۔

(یہ بات اللہ کو ناپسند ہے)

درخت دنیا میں بہت ہیں مگر سب پھل دار نہیں۔

(علماء بہت ہیں مگر سب رہنما نہیں)

پھل بہت ہیں مگر سب خوش ذائقہ نہیں

(علوم بہت مگر سب مفید نہیں)

عمل کرنے سے علم زیادہ ہوتا ہے۔ (امام رازیؒ)

ہر عالم کے پاس نہ بیٹھو

کسی بزرگ نے فرمایا: ہر عالم کے پاس نہ بیٹھو۔ بلکہ اس عالم کے پاس بیٹھا کرو جو پانچ باتوں سے پانچ کی طرف بلائے۔

(۱) شک سے یقین کی طرف۔ (۲) تکبُّر سے تواضع کی طرف۔

(۳) بغض وعداوت سے محبت ونصیحت کی طرف۔ (۴) ریاکاری سے اِخلاص کی طرف۔ (۵) دنیا کی محبت ورغبت سے زُہد کی طرف۔

بعض نے اس قول کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب منسوب کیا ہے۔ واللہ اعلم بِالصّواب۔

تنہا علم مُفید نہیں

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔ بے عمل سے جاہل بھی نفرت کرتا ہے اسی لئے کہ اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر پاتا۔ بے عمل عالم کے علم سے نہ خود کو فائدہ پہنچتا ہے نہ دوسروں کو چاہے اس کے پاس کتنا ہی زیادہ علم ہو۔

بنی اسرائیل میں ایک شخص نے کتابوں کے اسّی (۸۰) صندوق جمع کیے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس وقت پیغمبر کے ذریعہ کہلوایا۔ اتنے ہی صندوق اور جمع کرے تو کوئی فائدہ نہیں ہوگا جب تک کہ ان باتوں پر عمل نہ کرے۔

(۱) دنیا کی محبت دل سے نکالے کیونکہ یہ دنیا مومن کا گھر نہیں۔

(۲) شیطان کا ساتھ چھوڑے کہ وہ مسلمانوں کا دوست نہیں۔

(۳) مسلمانوں کو نہ ستائے کہ یہ کام اللہ والوں کا نہیں۔

سب سے بڑا عالم

سفیان بن عُیَینہؒ فرماتے ہیں: جہالت بہت بری چیز ہے اپنے علم پر عمل کرنے والا سب سے بڑا عالم ہے اگرچہ اس کا علم تھوڑا ہی ہو۔ علم پر عمل نہ کرنے والا جاہل ہے چاہے کتنا ہی عالم کیوں نہ ہو۔

کسی نے کہا کہ جاہل کے ایسے ستر گناہ معاف ہوجانے کی توقُّع ہے کہ عالم کا اس جیسا ایک گناہ بھی معاف ہونا مشکل ہے۔

تین زیادہ خسارہ میں ہیں

کسی بزرگ نے فرمایا: قیامت میں تین آدمی بہت زیادہ حسرت و افسوس میں مبتلا ہوں گے:۔

(۱) وہ آقا جس کا غلام نیک ہونے کی وجہ سے جنت میں جائے گا اور وہ خود جہنم میں۔

(۲) وہ مال دار جس نے بہت سارا مال جمع کیا لیکن اللہ اوراس کے بندوں کے حقوق ادا نہ کئے۔ اس کے مرنے کے بعد اس کے وارث نے وہ مال اللہ کی خوشنودی میں خرچ کیا۔ وارث جنت میں ہوگا اور مال جمع کرنے والا جہنم میں۔

(۳) بے عمل عالم جس کے وعظ و نصیحت سے سینکڑوں لوگ نیک

بن گئے۔ یہ سب جنت میں ہوں گے اور بے عمل عالم جہنم میں۔ اللھم احفظامنہ۔

خدا خیر کرے

بعض بزرگوں نے فرمایا: جس نے چار باتوں کے لئے علم حاصل کیا وہ جہنمی ہے۔ اللھم احفظامنہ۔

(۱) علماء پر غالب آنے اور ان کے مقابلہ میں اپنے علم پر فخر کرنے کے لئے۔ (۲) عوام کو اپنا معتقد بنانے کے لئے۔

(۳) جاہل عوام سے جھگڑنے کے لئے۔

(۴) مال ودولت اور اقتدار حاصل کرنے کے لئے۔

بعض نے اس کی نسبت رُسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہے۔ واللہ اعلم۔

عالم کی صفات

عالم کے اندر حسب ذیل دس صفات ہونی چاہئیں (فقیہؒ)

(۱) اخلاص (اس کے بغیر علم و عمل بے کار ہے۔ جس عمل میں اخلاص نہیں اس پر ثواب نہیں)

(۲) خوفِ خدا (یہ اخلاص وعمل کی بنیاد ہے)

(۳) نصیحت (یہ علم کا مقصد ہے کہ آدمی اس پر خود بھی عمل کرے اور دوسروں سے بھی کرائے۔)

(۴) شفقت (یہ نصیحت و دعوت کی بنیاد ہے۔ شفقت ہی کی وجہ سے آدمی ہر ایک کو نیک بنانے کی کوشش کرتا ہے)

(۵) صبر و بردباری (دعوت و تبلیغ میں ناگوار و تکلیف دہ باتیں پیش آتی ہی ہیں ان پر صبر ضروری ہے ورنہ تبلیغ ممکن نہیں)

(۶) تواضُع (یہ علم کی شان ہے صحیح علم تواضع سکھاتا ہے۔ یہ اللہ کو بھی پسند ہے بندوں کو بھی۔

(۷) عِفّت (پاک دامنی) یہ ہر انسان کا زیور ہے خصوصاً عالم کے لئے نہایت ضروری ہے۔ ورنہ وعظ و نصیحت بے اثر ہو جائیں گے۔

(۸) مطالعہ (کتب بینی) سے علم بڑھتا اور محفوظ رہتا ہے یہ ہر عالم کیلئے بہت ضروری ہے۔

(۹) افادہ (فائدہ پہنچانا) عالم کے لئے جس طرح خود عمل کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح دوسروں کو نصیحت کرنا اور مسائل بتانا بھی ضروری ہے۔ جانتے ہوئے کسی مسئلہ کو چھپانا بہت بڑا جرم ہے اس پر سخت وعید آئی ہے۔

(۱۰) قِلّت حجاب (علم حاصل کرنے میں شرم جائز نہیں بلکہ محرومی کا سبب ہے۔ علم سوال سے بڑھتا ہے۔

فَاسْئَلُوا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (قرآن)	اگر تم نہیں جانتے تو علم والوں سے دریافت کرلو۔

دس آدمی اور دس برائیاں

ابو حفصؒ فرماتے ہیں: دس آدمیوں کیلئے دس باتیں بہت قبیح اور بری ہیں۔

(۱) بادشاہ کے مزاج میں حدت اور تیزی (اس سے ساری رعایا پریشان رہے گی)

(۲) مال دار میں بخل (اس کی وجہ سے نہ اللہ کا حق ادا کر سکے گا نہ بندوں کا)

(۳) علماء میں لالچ (اس سے ان کا وقار اور بات کا وزن جاتا رہیگا)

(۴) فقراء میں حرص (اس سے عزت و ذلت کا احساس ہی باقی نہ رہے گا)۔

(۵) شریف اور اعلیٰ نسب لوگوں میں بے حیائی (پھر چھوٹے لوگوں کا کیا حال ہوگا)

(۶) بوڑھوں کا بتکلّف جوان بننا (اس سے کوئی فائدہ نہیں اصل و نقل کا فرق معلوم ہو ہی جاتا ہے۔)

(۷) مردوں کے لئے عورتوں کی مشابہت کرنا (مرد ہونا فضیلت کی بات ہے۔ اس کو بدلنا حماقت ہے)۔

(۸) عورتوں کے لئے مردوں کی مشابہت کرنا (عورت کا حسن اور اس کی نزاکت اسی میں ہے کہ وہ عورت بنی رہے)۔

(۹) زاہدوں کا مال داروں کے دروازہ پر آنا جانا (یہ بات زاہد کی شان کے بالکل خلاف ہے)۔

(۱۰) جہالت کے ساتھ عبادت کرنا (ایسی ایسی فاش غلطیاں کرے گا کہ عبادت منہ پر ماردی جائے)۔

دنیا دار عالم

فضیل بن عیاض فرماتے ہیں: عالم اگر دنیا کی طرف راغب اور اس کا حریص ہو جاتا ہے تو اس کی صحبت جاہل کی جہالت ، فاسق کے فِسق کو بڑھاتی اور ان کے دلوں کو سخت کرتی ہے۔

دینی و دنیوی مجلس

حضرت لقمانؑ نے صاحبزادہ سے فرمایا: بیٹا ! کہیں اللہ کے ذکر کی مجلس ہو تو اس میں ضرور بیٹھنا۔ اگر تم عالم ہو تو تمھارا علم تمھیں نفع پہنچائے گا۔ جاہل ہو تو جہالت دور ہو گی۔ اس مجلس پر رحمت نازل ہو گی تو تم بھی اس میں شریک رہو گے اور جس مجلس میں دنیا کی باتیں ہو رہی ہوں اس میں ہرگز نہ بیٹھنا کیوں کہ اس مجلس میں عالم کا علم اس کو فائدہ نہیں پہنچائے گا۔ اور جاہل کی جہالت میں اضافہ ہو گا اس مجلس میں عذاب الٰہی نازل ہوا تو تم بھی اس میں پھنس جاؤ گے۔

(شہر بن حوشبؒ)

اچھی اور بُری مجلس

عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں اچھی مجلس میں بیٹھنے والا عطر

فروش کی دکان پر بیٹھنے والے کی مانند ہے اگر اسے عطر نہ بھی ملے تو خوشبو تو یقیناً ملے گی اور بری مجلس میں بیٹھنے والے کی مثال لوہار کی دکان پر بیٹھنے والے کی سی ہے۔ آگ سے اگر بچ بھی جائے تو دھواں ضرور لگے گا اس سے بچنا بہت دشوار ہے۔

سات انعامات

نیک و باعمل عالم کی صحبت میں بیٹھنے والا کسی حال میں محروم نہیں رہتا اگر وہ جاہل اور اتنا بے وقوف ہے کہ فائدہ حاصل کرنے کی بالکل صلاحیت نہیں رکھتا تب بھی اس کو سات انعام دیئے جاتے ہیں۔

(۱) طالب علمی کی فضیلت۔ (۲) مجلس کے وقت گناہوں سے حفاظت۔

(۳) مجلس سے اٹھتے وقت اس پر بھی رحمت نازل ہوتی ہے۔

(۴) دوران مجلس نازل ہونے والی رحمت میں اس کا بھی حصہ ہوتا ہے۔

(۵) جب تک علمی باتیں سنتا ہے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

(۶) علماء اور طلباء پر فرشتے سایہ کرتے ہیں یہ بھی اس میں شریک رہتا ہے۔

(۷) ہر قدم پر نیکیوں میں اضافہ اور گناہوں کی معافی ۔اس کے علاوہ چھ انعام اور بھی ہیں۔

(۱) علماء کی مجلس کی محبت نصیب ہوتی ہے۔

(۲) مجلس کے ایک فرد نے بھی اگر عمل کیا تو ثواب میں سب شریک ہوں گے۔

(۳) اہل مجلس میں سے اگر ایک ہی کی مغفرت ہوگی تو وہ باقی ساتھیوں کے لئے سفارش کرے گا۔

(۴) بری مجلس سے دور رہنے کی وجہ سے قلبی سکون نصیب ہوگا۔

(۵) اس کا شمار طلباء اور نیکوں میں ہوگا۔

(۶) اللہ کے حکم کو قائم کرنے والا شمار ہوگا۔ (فقیہ ابو اللیثؒ)

یہ فضائل تو اس کے بیان ہوئے جو جاہل و غبی ہے۔ مگر ان مجلسوں کا حاضر باش ہے۔ سمجھ دار مسائل کو سمجھنے اور یاد رکھنے والے کا تو کیا ہی کہنا۔

کسی بزرگ نے فرمایا: دنیا میں جنت موجود ہے جو اس میں آتا ہے اس کی زندگی عیش سے گزرتی ہے۔ کسی نے سوال کیا وہ جنت کون سی ہے؟ فرمایا: ذکر اللہ کی مجلسیں۔

اِذَا مَرَرْتُم بِرِیَاضِ الْجَنَّۃِ فَارْتَعُوْا۔	جنت کے باغیچوں سے کھاتے پیتے گزرا کرو۔ (حدیث)

اس حدیث میں ریاض الجنتہ سے علم و ذکر کی مجلسیں مراد ہیں جو اکثر مساجد میں ہوتی ہیں۔ عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا: بعض اوقات آدمی اپنے گھر سے گناہوں کا پہاڑ سر پر لے کر نکلتا ہے۔ لیکن کسی بزرگ کی مجلس میں نصیحت سن کر اللہ کے خوف سے روتا اور توبہ کرتا ہے تو گھر کو اس حال میں واپس ہوتا ہے کہ اس کے ذمہ ایک بھی گناہ نہیں ہوتا۔

نیکوں کی محبت

ایک صاحب نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا قیامت کب آئے گی؟ آپؐ نے فرمایا: تم نے قیامت کی کیا تیاری کی ہے؟
عرض کیا روزہ نماز تو زیادہ نہیں البتہ اللہ و رسول کی محبت ضرور دل میں رکھتا ہوں۔ ارشاد نبوی ہوا۔ مبارک ہو، مبارک ہو۔ تم قیامت میں انہی کے ساتھ ہو گے جن سے محبت رکھتے ہو۔ اس حدیث کے راوی انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی کو اتنا خوش ہوتے نہیں دیکھا۔ جتنا یہ سائل رسول اللہ ﷺ کی بات سن کر ہوا۔

اُحِبُّ الصَّالِحِیْنَ وَلَسْتُ مِنْهُم لَعَلَّ اللّٰهُ يَرْزُقُنِی صَلَاحًا۔	میں نیک لوگوں سے محبت رکھتا ہوں۔ اگرچہ ان میں سے نہیں ہوں۔ ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ مجھے بھی نیک بنا دے۔

چار سچی باتیں

حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا:

(۱) اللہ دنیا میں جس سے تعلق رکھتا ہے قیامت میں بھی اسی سے رکھے گا۔ غیر سے نہیں۔

(۲) مسلم اور غیر مسلم کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔

(۳) آدمی اسی کے ساتھ رہے گا جس سے محبت رکھتا ہے۔ اور

چوتھی بات کے یقینی ہونے پر تو قسم کھا سکتا ہوں وہ یہ کہ

(۴) دنیا میں اللہ تعالیٰ جس کی برائیوں کی پردہ پوشی فرمائے گا قیامت میں بھی ضرور فرمائے گا۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ۔

میراث نبویؐ

حضرت ابو ہریرہؓ بازار میں تشریف لائے۔ کاروبار میں مشغول لوگوں سے فرمایا تم اس میں لگے ہو اور مسجد میں رسول اللہ ﷺ کی میراث تقسیم ہو رہی ہے۔ لوگ دوڑے دوڑے گئے اور فوراً ہی واپس آکر کہنے لگے۔ وہاں تو کچھ بھی نہیں تقسیم ہو رہا۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا اور کیا ہو رہا ہے؟ کہنے لگے کچھ لوگ ذکر اللہ میں کچھ تلاوت میں کچھ علمی مذاکرہ میں مشغول ہیں۔ فرمایا! یہی تو میراث ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔

علقمہ بن قیسؒ فرماتے ہیں: کسی کو مسئلہ بتانا یا کسی مسئلہ کی تحقیق میں نکلنا مجھے سو اونٹ قربان کرنے سے بھی زیادہ پسند ہے۔

آٹھ کی وجہ سے آٹھ

شفیق زاہدیؒ فرماتے ہیں: جو آٹھ مجلسوں میں بیٹھے گا ہر مجلس کے مناسب اس کو آٹھ چیزیں ملیں گی۔

(۱) جو مال داروں کی مجلس میں بیٹھے گا اس کے دل میں دنیا کی محبت و رغبت پیدا ہوگی اور اگر پہلے سے موجود ہے تو بڑھ جائے گی۔

(۲) جو غریبوں کے پاس بیٹھے گا اس میں شکر و رضا کی صفت پیدا ہوگی۔ پہلے سے موجود ہے تو اس میں اضافہ ہو جائے گا۔

(۳) جو بادشاہ کی مجلس میں بیٹھے گا اس مین تکبر و غرور پیدا ہو گا اور دل سخت ہو جائے گا۔

(۴) عورتوں کے پاس بیٹھنے والے کے دل میں، جہالت اور شہوت پیدا ہوگی۔ پہلے سے ہے تو اور بڑھ جائے گی۔

(۵) بچوں کی صحبت میں بیٹھنے سے، لہو ولعب اور مذاق کی عادت پڑتی اور بڑھتی ہے۔

(۶) گناہ گاروں کی مجلس میں بیٹھنے سے، گناہوں کی طرف میلان ہوتا اور ان پر جرأت پیدا ہوتی ہے۔

(۷) بزرگوں کی صحبت، نیکیوں کی طرف رغبت اور گناہوں سے نفرت پیدا کرتی ہے۔

(۸) علماء کی مجلس سے، علم وتقوی حاصل ہوتا ہے پہلے سے موجود ہے تو اس میں زیادتی ہوتی ہے۔

فرماتے ہیں: میری مجلس سے واپس جانے والے تین طرح کے آدمی ہوتے ہیں۔ (۱) کافر (۲) منافق (۳) مومن۔ میں قرآن پاک کی تفسیر بیان کرتا ہوں جو اس سے انکار کرے وہ کافر ہے۔ جو دل میں تنگی محسوس کرے وہ منافق ہے اور جو سن کر گناہوں پر شرمندہ ہو اور توبہ کرے وہ مومن مخلص ہے۔

تین باتیں اللہ کو پسند نہیں

تین نیندیں اور تین ہنسی اللہ کو بہت نا پسند ہیں۔

تین نیندیں:۔

(۱) ذکر اللہ کی مجلس میں سونا۔ (۲) فجر کے بعد اور عشاء سے پہلے سونا۔

(۳) فرض نماز میں سونا۔

تین ہنسی:۔ (۱) جنازہ کے ساتھ چلتے ہوئے ہنسنا (۲) ذکر اللہ کی مجلس میں ہنسنا (۳) قبرستان میں ہنسنا۔ (فقیہؒ)

چار بڑی مصیبتیں

ابو یحییٰ وراقؒ فرماتے ہیں: چار مصیبتیں بڑی ہیں۔

(۱) تکبیر اولیٰ کا فوت ہونا۔ (۲) علم و ذکر کی مجلس کا چھوٹ جانا۔

(۳) جہاد فی سبیل اللہ سے فرار۔

(۴) حاجی کے لئے وقوف عرفات کا فوت ہونا۔

تین آسان عبادتیں

کسی نے فرمایا ہے کہ عالم کے چہرہ کو، بیت اللہ کو اور قرآن پاک کا دیکھنا عبادت ہے۔ اس قول کی نسبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب بھی کی گئی ہے۔ واللہ اعلم۔

ایک بزرگ کا قول ہے: علماء کی مجلس دین کو درست کرتی اور بدن کو زینت بخشتی ہے اور فُسّاق و فُجّار کی مجلس دین کی بربادی اور جسم

کی برائی کا سبب ہے۔

اس سے عالم باعمل مراد ہیں جن کی مثال ستاروں کی سی ہے۔ نکلتے ہیں تو لوگ ان سے روشنی حاصل کرتے ہیں۔ غروب ہو جاتے ہیں تو اندھیرے میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔ ایسے عالم کی موت سے پیدا ہونے والا خلا پورا نہیں ہوتا۔ ایسے ہی علماء کے لئے ارشاد نبوی ہے۔"

مَوْتُ العَالِمِ مَوتُ العَالَمِ | عالم کا مرنا پوری دنیا کا مرنا ہے۔

عمل

عمل کا دارومدار نیت پر ہے۔ اس لئے پہلے نیت کا بیان مناسب ہے۔ حدیث میں ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَّنظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ. (مسلم) | اللہ تمہارے اعمال اور جسموں کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں اور ارادوں کو دیکھتا ہے۔

نیّت کا اثر

ابراہیم نخعیؒ فرماتے ہیں: ہر چیز پر نیت کا اثر پڑتا ہے۔ بعض مخلص آدمی کسی کو انتہائی سخت لہجہ میں نصیحت کرتا ہے۔ لوگ اس کی سختی کو بخوشی برداشت کرتے ہیں۔ بُرا نہیں مانتے بلکہ سمجھتے کہ اس سختی میں بھی کوئی مصلحت ہے۔ لوگوں کا یہ حسنِ ظن اس کے اِخلاص اور درستی

نیت ہی کا اثر ہے۔

اس کے برخلاف کوئی غیر مخلص انتہائی نرمی اور خوش خلقی کے ساتھ باتیں کرتا ہے تو لوگ کہتے ہیں اس کا کوئی مطلب معلوم ہوتا ہے جو اتنی نرمی سے میٹھی میٹھی باتیں کر رہا ہے۔ یہ بدظنی اس کی نیت کی خرابی کا اثر ہے۔

تین اہم باتیں

عون بن عبداللہؒ فرماتے ہیں: بعض بزرگ ایک دوسرے کو خط لکھتے تو اکثر تین باتیں ضرور لکھتے۔

(۱) جو آخرت کے لئے عمل کرے گا اللہ اس کی دنیا بنا دے گا۔

(۲) جو اپنے باطن (دل) کو درست کر لے گا۔ اللہ اس کے ظاہر کو سنوار دے گا۔

(۳) جو اپنے اور اللہ کے درمیان معاملات کو ٹھیک کرے گا اللہ اس کے اور لوگوں کے درمیان معاملات کو درست کر دے گا۔

نِيَّةُ الْمُؤْءِ مِنْ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ۔ | مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (حدیث)

نیّت بہتر ہے کہ عمل

بعض بزرگوں نے فرمایا: نیت عمل سے اس لئے بہتر ہے کیوں کہ نیت پر بے عمل کئے بھی ثواب ملتا ہے۔ لیکن عمل پر نیت کے

بغیر ثواب نہیں ملتا۔ بعض نے فرمایا: عمل کے مقابلہ میں نیت میں زیادہ گنجائش اور سہولت ہے۔ آدمی یہ نیت کر سکتا بلکہ کرتا ہے کہ ساری زندگی اللہ کی فرماں برداری کروں گا، نافرمانی ذرا بھی نہیں کروں گا۔ اس پر عمل بہت دشوار ہے۔ لیکن نیت کا ثواب ملے گا اور بعض حضرات کہتے ہیں کہ نیت کا تعلق دل سے ہے جو اللہ کی معرفت کا مرکز ہے اور عمل کا تعلق اعضاء سے ہے۔ اس لئے نیت افضل ہے۔

محض نیّت پر ثواب

بنی اسرائیل کے ایک بزرگ نے ریت کے ایک ڈھیر کو دیکھ کر خواہش کی کاش کہ یہ ڈھیر آٹے کا ہوتا اور میں اس کو غریبوں میں تقسیم کرتا۔ اس وقت کے نبی علیہ السلام پر وحی آئی۔ اس شخص سے کہہ دو کہ اس کے نامہ اعمال میں اس ڈھیر کے برابر آٹا خیرات کرنے کا ثواب لکھ دیا گیا۔ اللہ اکبر۔

بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت میں ایک شخص کو اس کا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا۔ وہ دیکھ کر کہے گا۔ یہ نامہ اعمال تو میرا نہیں ہے۔ اس میں حج، عمرہ، جہاد اور زکوٰۃ کا ثواب بھی لکھا ہے۔ حالانکہ غربت کہ وجہ سے میں نے کوئی کام بھی نہیں کیا۔ اس سے کہا جائے گا زندگی میں (اخلاص کے ساتھ) تیری نیت اور تمنا رہی کہ اگر پیسہ ہوتا تو حج عمرہ اور جہاد کرتا اور غریبوں کو زکوٰۃ دیتا۔ اللہ کو معلوم ہے کہ تیری نیت سچی تھی اس پر یہ ثواب دیا گیا ہے۔

اللہ کا پسندیدہ عمل

اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ سے فرمایا: ہمارے لئے بھی کوئی عمل کیا؟ موسیٰؑ نے عرض کیا۔ الٰہی نماز، روزہ، زکوٰۃ اور ذکر وغیرہ سارے ہی اعمال آپ کے لئے ہیں۔ فرمایا: یہ تو تمھارے لئے ہیں۔ نماز تمھارے لئے حجت و دلیل ہے۔ روزہ ڈھال ہے۔ صدقہ سایہ ہے۔ ذکر نور ہے۔ ہمارے لئے کون سا عمل ہے؟ موسیٰؑ حیران ہو کر کہنے لگے یا اللہ آپ ہی ارشاد فرمائیں گے کہ آپ کے لئے کون سا عمل ہو گا؟ ارشاد باری ہوا۔ ہمارے دوست سے ہمارے لئے محبت کرنا اور ہمارے دشمن سے ہمارے لئے عداوت رکھنا۔

معلوم ہوا کہ اَلحُبُّ فِی اللّٰہِ وَ البُغضُ فِی اللّٰہِ احبُّ الاعمال ہے۔ (فقیہؒ)

اللہ کی رضامندی و ناراضی

حضرت عائشہؓ کے واسطے سے حضور اقدس ﷺ کا فرمان نقل کیا گیا ہے: جو شخص لوگوں کی ناراضی کی پروا نہ کرتے ہوئے اللہ کو راضی کرنے کی کوشش کرے گا تو اللہ اس سے خود بھی خوش ہو گا اور بندوں کو بھی راضی کر دے گا۔ دشمن بھی دوست بن جائیں گے) اور جو اللہ کی ناراضی کی پروا نہ کرتے ہوئے لوگوں کی خوشنودی کا طالب ہو گا اللہ اس سے ناراض ہو گا اور بندوں کے دلوں میں بھی اس کی

عداوت پیدا کر دے گا۔ (دوست بھی دشمن بن جائیں گے) فقیہؒ

پہل کرنے والا

حذیفہ بن یمانؓ فرماتے ہیں: حضور اقدس ﷺ کی مجلس میں ایک سائل نے آ کر سوال کیا۔ شروع میں سب خاموش رہے کسی نے کچھ نہ دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک صاحب نے سائل کو کچھ دیا۔ ان کو دیکھا دیکھی دوسروں نے بھی دینا شروع کر دیا۔ ارشاد نبوی ہوا۔ پہل کرنے والے کو سب کے برابر ثواب ملے گا۔ لیکن کسی کے ثواب میں کمی نہ کی جائے گی۔ اسی طرح اگر کسی نے کوئی برائی کی اسے دیکھ کر جتنے لوگ اس برائی میں مبتلا ہوں گے تو پہلے شخص کو سب کے برابر گناہ ہو گا اور کسی کے گناہ میں کمی نہ ہو گی۔

سنت پر عمل

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: میں تمھارے لئے دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ جب تک ان کو مضبوطی سے تھامے رہو گے (ان پر عمل کرتے رہو گے) گمراہ نہ ہو گے۔

(۱) کتاب اللہ (۲) اپنی سنت (حدیث)

نیز فرمایا سنت کے مطابق تھوڑا سا عمل بھی کافی اور مفید ہے۔ اور سنت کے خلاف بہت سا عمل بھی بے کار ہے۔ ہر بدعت، گمراہی جہنم میں ہے۔ عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں سنت کے مطابق میانہ روی کے

ساتھ عمل کرنا بدعت کے ساتھ (سنت کے خلاف) بہت عمل کرنے سے بہتر ہے۔

عمل کی بنیاد

حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ قول عمل کے بغیر اور عمل نیت کے بغیر معتبر نہیں اور نیت وہ معتبر ہے جو سنت کے مطابق ہو۔

فرمانبرداری

توشہ آخرت

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ چار چیزیں آخرت کا توشہ ہیں۔

(۱) نماز، (۲) روزہ، (۳) صدقہ (۴) خوف الٰہی سے رونا

نماز:۔ یہ انتہائی جامع عبادت ہے۔ قرب الٰہی کا بہترین ذریعہ ہے۔

روزہ:۔ صحت جسمانی سے زیادہ نفس کی صحت کا ذریعہ ہے۔

صدقہ:۔ یہ بندہ اور آگ کے درمیان آڑ اور اللہ کے غصہ کو ٹھنڈا کرنے والا ہے۔

آنسو:۔ یہ رضائے الٰہی اور گناہوں کی معافی کا بہترین ذریعہ ہے۔ ایک آنسو بھی بڑا قیمتی ہے۔

طاعت و معصیت کی بنیاد

کسی بزرگ نے فرمایا: طاعت کی بنیاد تین چیزیں ہیں۔

(۱) خوف۔ (۲) اُمید۔ (۳) محبت

خوف:۔ فرماں برداری پر آمادہ کرتا ہے۔ اس کی علامت ترکِ محارم ہے (اللہ سے ڈرنے والا حرام کاموں کے قریب نہیں جاتا)

اُمید:۔ محنت و مشقت برداشت کرنا راحت کی اُمید ہی سے آسان ہوتا ہے۔ اس کی علامت اطاعت و فرماں برداری کی جانب مائل ہونا ہے۔

محبت:۔ اس کی وجہ سے انسان دشوار ترین کام بھی بخوشی کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ اس کی علامت شوق و انابت ہے۔

تکبُّر:۔ تکبر سب سے پہلے ابلیس نے کیا کہ آدمؑ کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کے نتیجہ میں ہمیشہ کے لئے ملعون و مردود بنا دیا گیا۔

حسد:۔ اس کی ابتداء قابیل ابن آدمؑ سے ہوئی کہ اپنے بھائی ہابیل کو حسد ہی کی وجہ سے قتل کیا۔ اور جہنم رسید ہوا۔

حرص:۔ حضرت آدمؑ نے ہمیشہ جنت میں رہنے کے لالچ میں ممنوعہ درخت کھالیا جس کے نتیجہ میں جنت سے نکلنا پڑا۔

حکمت کے چشمے

ایک بزرگ نے فرمایا: جو شخص چالیس روز تک اخلاص کے ساتھ اللہ کے عبادت کرے اس کے سینہ سے حکمت کے چشمے پھوٹ کر زبان پر آنے لگتے ہیں۔ بعض نے اس قول کی نسبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب بھی کی ہے۔

قلب کا علاج

ایک بزرگ کا فرمان ہے : تین چیزیں نفس میں بُغض و حسد اور سختی پیدا کرتی ہیں اور سارے کئے کرائے پر پانی پھیر دیتی ہیں ۔

(۱) عیب جوئی (۲) خود پسندی (۳) ریاکاری

تین چیزیں قلب میں الفت و محبت اور نرمی پیدا کرتی ہیں ۔

(۱) حسنِ خلق (۲) اِخلاص (۳) تواضع

مُحاسَبہ نفس

حضرت عمرؓ نے فرمایا: حساب لئے جانے سے پہلے اپنے نفسوں کا محاسبہ (اپنا حساب خود چیک) کر لو۔ اس کے حساب دینے میں سہولت ہوگی ۔ آخرت میں تولے جانے سے پہلے دنیا ہی میں اپنے کو تول لو ۔ اللہ کے سامنے اس دن پیش ہونے کی تیاری دنیا میں ہی کر لو : جس دن سارے راز ظاہر ہو جائیں گے ۔

تین آدمی

یحییٰ بن معاذؒ فرماتے ہیں انسان تین طرح کے ہیں ۔

(۱) وہ لوگ جو دنیا کی وجہ سے آخرت سے غافل ہیں ۔ یہ ہلاک و برباد ہونے والے ہیں ۔

(۲) وہ جو آخرت کی وجہ سے دنیا سے غافل ہیں ۔ یہ کامیاب و بامراد ہیں۔

(۳) وہ جو دینا و آخرت دونوں میں لگے ہیں'' یہ خطرہ والے ہیں ۔

چار کی قدر چار ہی جانتے ہیں

حاتم الزاہد نے فرمایا۔ چار کی قدر چار ہی جانتے ہیں۔

(۱) جوانی کی قدر صرف بوڑھے جانتے ہیں ۔

(۲) عافیت کی قدر صرف مصیبت والے جانتے ہیں۔

(۳) صحت کی قدر مریضوں کے سوا کوئی نہیں جانتا ۔

(۴) زندگی کی قدر مُردے ہی جانتے ہیں ۔

عقل مند ہیں وہ لوگ جو وقت پر ان کی قدر کر کے بھر پور فائدہ حاصل کر لیں ۔ اسی کو رسول مقبول ﷺ نے اس طرح فرمایا ! بڑھاپے سے پہلے جوانی کو ۔ بیماری و مصیبت سے پہلے صحت و عافیت کو ، مشغولیت سے پہلے فرصت کو ۔ محتاجی سے پہلے مال داری کو اور موت سے پہلے زندگی کو غنیمت سمجھو۔

غنیمت جانو

اے انسان! زندگی کی قدر کر ۔ ہر گھڑی کو غنیمت جان اور یہ سوچ کہ پتہ نہیں اگلی گھڑی کیسی آئے گی اور اس میں پتہ نہیں تیرا کیا حال ہو گا۔ مردوں کی حسرت و ندامت سے سبق لے کہ جو دو رکعت نماز بلکہ صرف کلمہ طیبہ پڑھنے کے بقدر زندگی کے متمنی ہیں۔ لیکن ان کی تمنا پوری ہونے کی کوئی شکل نہیں ۔ یہ تیرے پاس زندگی کے چند

لمحات باقی ہیں جو کچھ کرنا ہے انہی میں کر لے، مبادا تجھ پر وہی وقت آ پہنچے کہ تو بھی حسرت وندامت کے سوا کچھ نہ کر سکے۔

عمل کی بنیاد

''آپ کے عمل کی بنیاد کا ہے پر ہے''؟ کسی نے ایک بزرگ سے سوال کیا۔فرمایا چار چیزوں پر!

(۱) مجھے یقین ہے کہ میرے حصہ کی روزی کسی دوسرے کے پاس اور دوسرے کی روزی میں میرے پاس نہیں پہنچ سکتی (لہٰذا میں اللہ پر بھروسہ رکھتا ہوں۔

(۲) مجھے معلوم ہے کہ میرے ذمہ کچھ فرائض ہیں۔ جن کو میرے سوا کوئی ادا نہیں کر سکتا۔ (اس لئے ان میں مشغول ہوں)

(۳) مجھے علم ہے کہ میرا ربّ مجھے دیکھ رہا ہے۔ (اسی لئے برائی و گناہ کرتے ہوئے اس سے شرماتا ہوں)

(۴) میں جانتا ہوں کہ میری موت کا وقت مقرر ہے۔ میں اس کی طرف دوڑ رہا ہوں۔ وہ میری طرف (اس لئے اس کی تیاری میں لگا ہوا ہوں)۔

غفلت و ہلاکت کی نشانی

کسی نے فرمایا غفلت و ہلاکت کی تین نشانیاں ہیں۔

(۱) اپنے بعد چھوڑنے کے لئے مال جمع کرنا۔

(۲) مہلک گناہوں کی کثرت۔

(۳) نجات دلانے والے اعمال کی طرف سے لاپروائی۔

کامیابی کی تین علامتیں

مقبولیت و کامیابی کی بھی تین علامتیں ہیں۔

(۱) قلب کا آخرت کے بارے میں)متفکر ہونا۔

(۲) زبان کا ہر وقت ذکر اللہ میں مشغول رہنا۔

(۳) جسم کے تمام اعضاء کا اللہ کی اطاعت کرنا۔

خود فریبی

ایک بزرگ نے فرمایا: خود کو دھوکہ دینے والے کی تین علامتیں ہیں۔

(۱) ہلاکت و بربادی سے بے خوف ہو کر نفسانی خواہشات کی جانب دوڑنا۔

(۲) اُمیدوں اور آرزوں کی کثرت۔

(۳) عمل کے بغیر آخرت میں بھلائی کی توقع رکھنا۔

شیطان کا مذاق

کسی بزرگ نے فرمایا: جو شخص تین کے بغیر تین باتوں کا دعویٰ کرے سمجھ لو کہ شیطان اس سے مذاق کر رہا ہے۔ (یعنی وہ پوری طرح شیطان کے شکنجہ میں ہے)

(۱) دنیا کی محبت کے باوجود ذکر اللہ کی حلاوت (مٹھاس) کا دعویٰ

(ذکر اللہ کی حلاوت حاصل ہونے کے بعد دنیا کی محبت باقی رہ ہی نہیں سکتی)۔

(۲) نفس کی مخالفت کیئے بغیر اللہ کی رضا کا دعویٰ (اللہ کی رضا و خوشنودی نفس کی مخالفت کے بغیر حاصل ہو ہی نہیں سکتی)۔

(۳) اپنی تعریف کو پسند کرنے کے باوجود اخلاص کا دعویٰ (مخلص کی نظر میں تعریف ومذمت برابر ہے)

قبول نہیں

ابو نضرہ فرماتے ہیں جن لوگوں میں چار چیزوں کے بعد اطاعت و نیکی کا جذبہ یا اس میں اضافہ نہ ہو سمجھ لو کہ ان کے یہ چار کام قبول نہیں ہوئے۔

(۱)میدانِ جہاد سے واپسی کے بعد۔ (۲)سفر حج سے واپسی کے بعد۔

(۳) رمضان کے روزے رکھنے کے بعد اور۔

(۴) بیماری سے شفا پانے کے بعد۔

چار نہایت اہم چیزیں

ایک بزرگ نے فرمایا: ہر عقل مند کے لئے چار چیزیں نہایت اہم وضروری ہیں تا کہ اس میں محنت و کوشش ضائع نہ ہو۔

(۱) علم:۔ علم کے بغیر عمل ممکن نہیں۔ اسی لئے بعض بزرگوں نے فرمایا علم کے بغیر عمل گمراہی ہے۔

(۲) توکل:۔ اس کے بغیر قلب کو سکون اور عبادت میں دل جمعی حاصل نہیں ہوسکتی۔

(۳) صبر:۔ اللہ کے احکام پر عمل کرنے اور نواہی سے باز رہنے میں نفس کو جو تکلیف ہوتی ہے اس کو برداشت کرنے نیز تمام قسم کی تکلیفیں، پریشانیاں میں شکوہ نہ کرنے کا نام صبر ہے۔

اِستِقامت

ایک بزرگ نے فرمایا کہ استقامت (دین پر مضبوطی سے جمے رہنے) والے کی مثال پہاڑ کی سی ہے اور پہاڑ کی چار خصوصیات ہیں۔

(۱) گرمی سے پگھلتا نہیں۔ (۲) سردی سے جمتا نہیں۔

(۳) ہوا سے ہلتا نہیں۔ (۴) پانی سے بہتا نہیں۔

اسی طرح صاحب استقامت کی چار خصوصیات اور علامتیں ہیں۔

(۱) کسی کا احسان اس کو اپنی طرف ناحق مائل نہیں کرتا۔

(۲) کسی کی دشمنی خلاف حق کہنے یا کرنے پر آمادہ نہیں کرتی۔

(۳) نفسانی خواہشات اس کو اللہ کی اطاعت سے نہیں روکتیں۔

(۴) دنیا کا سازوسامان اللہ سے ہٹا کر اس کو اپنی جانب مائل نہیں کرتا۔

کسبِ حلال

حلال روزی

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اہل و عیال کی ضروریات پوری کرنے، سوال سے بچنے اور پڑوسیوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کی نیت سے حلال روزی کمائے گا قیامت میں اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا اور جو مال دار بننے دوسروں پر فخر کرنے اور نام و نمود کے لئے مال کمائے گا اس پر اللہ تعالیٰ کا قیامت میں غصہ ہوگا۔ (ابو ہریرہؓ)

بری نیت سے حلال روزی اللہ کے غصّہ کا سبب ہے تو حرام کے متعلق خود سوچئے کیا حال ہوگا۔

محنت کی کمائی

کہتے ہیں کہ داؤدؑ اپنے دور حکومت میں سادہ لباس پہن کر مختلف جگہ جاتے اور لوگوں سے معلوم کرتے اس ملک کا بادشاہ کیسا ہے؟ ایک روز کسی نوجوان سے ملاقات ہوئی۔ اس سے وہی سوال کیا۔ اس نے جواب دیا۔ بادشاہ بہت عمدہ ہے۔ لیکن اس میں ایک کمزوری ہے کہ وہ بیت المال سے وظیفہ لیتا ہے۔ جب کہ اللہ کو وہ بندہ زیادہ پسند ہے جو اپنے ہاتھ کی محنت و کمائی سے کھائے۔ داؤدؑ کو فوراً احساس ہوا اور اللہ سے دعا کی کہ مجھے کوئی ایسا کام سکھا دیجئے

جس کے ذریعہ میں روزی حاصل کر سکوں۔ اور مسلمانوں کے بیت المال سے بے نیاز ہو جاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے زرہ سازی کی صنعت عطا فرمائی۔ اور معجزانہ طور پر لوہے کو ان کے ہاتھ میں موم کی طرح نرم بنا دیا۔ حضرت داؤدؑ خالی اوقات میں زرہ بنا کر بازار میں فروخت کرتے اور اس طرح اپنی اور اہل و عیال کی روزی حاصل کرتے تھے۔ (فقبہؒ)

بادشاہ یا حاکم کی برائی سامنے کس کی مجال ہے جو کر سکے اس لئے حضرت داؤدؑ اجنبی شکل میں جاتے تا کہ اپنی کمزوری معلوم ہو سکے۔ یہ کام وہی کرے گا جس کے دل میں خدا کا خوف اور آخرت کی فکر ہو۔

عافیت و عبادت

ثابت البنانیؒ کا مقولہ کسی نے نقل کیا کہ عافیت کے دس حصے ہیں۔ نو حصّے خاموشی میں ایک حصّہ لوگوں سے دور رہنے میں ہے۔ اس طرح عبادت کے دس حصے ہیں۔ نو حصے حلال روزی کمانے میں ہیں اور ایک حصہ نماز روزہ وغیرہ میں۔

سوال نہ کرو ورنہ

ارشاد نبوی ﷺ ہے: جو شخص خود پر سوال کا دروازہ کھولتا (یعنی مانگنے کی عادت بنا لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر فقر و فاقہ کا دروازہ کھول دیتے ہیں کہ وہ ہمیشہ مانگتا ہی رہتا ہے) اور جو سوال سے بچتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کر دیتے ہیں۔ مانگنے کے مقابلہ میں جنگل سے

لکڑیاں لا کر بیچنا اور اس سے روزی حاصل کرنا کہیں زیادہ بہتر اور باعزت طریقہ ہے۔ (فقیہؒ)

حلال روزی حاصل کرنے کے لئے کوئی بھی پیشہ معیوب و ذلیل نہیں ۔ اگر چہ بظاہر لوگوں کو وہ حقیر نظر آتا ہو۔ البتہ تجارت سب سے عمدہ اور اعلیٰ پیشہ ہے، اپنے جیسے انسان کے سامنے دست سوال دراز کرنا سب سے بڑی ذلت ہے۔

انبیاء علیہم السلام اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتے تھے۔ چنانچہ حضرت ابراہیمؑ بزاز، زکریاؑ نجار اور داؤدؑ باوجود بادشاہت کے اپنے ہاتھ سے زِرہ بنا کر، سلیمانؑ کھجور کے پتوں کی ٹوکریاں بنا کر روزی حاصل کرتے تھے۔ دین کو آڑ بنا کر دنیا کی دولت سمیٹنا اور بھی زیادہ برا اور ذلیل پیشہ ہے۔ فرضی مدرسوں کے لئے چندہ جمع کرنے والے یا کسی مدرسہ کے نام پر زکوٰۃ خیرات وصول کر کے خود کھا جانے والے اس دن سے ڈریں جس دن رتی رتی کا حساب ہوگا۔ (اللّٰھُمَّ احفَظْنَا مِنهُ)

کمانے کی مشغولیت نعمت ہے۔

شفیق بن ابراہیمؒ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے روزی کے لئے کسب ومحنت کو لازم کر دیا۔ یہ اس کا انعام ہے ۔ ورنہ انسان کو اگر روزی کی فکر نہ ہوتی تو اس کا ذہن تخریب و فساد کی طرف چلتا ، مشغولیت کے باوجود انسان کیسے عجیب گل کھلاتا ہے تو فراغت میں پتہ نہیں کیا کرتا۔

اس میں کوئی بھلائی نہیں

سعید بن میسّبؒ فرمایا کرتے تھے: اس انسان میں کوئی بھلائی نہیں جو حلال روزی نہ کمائے کہ اس کے ذریعہ حق والوں کے حق ادا کرے اور اپنی عزت و آبرو بچائے۔

شرعی حدود میں رہ کر حلال روزی کمانا عبادت ہے۔

دوسروں پر بوجھ نہ بنو

حضرت عمرؓ نے فقیروں کی جماعت سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ سر اُٹھاؤ، تجارت کرو۔ تجارت کا راستہ کھلا ہوا ہے۔ لوگوں پر بوجھ نہ بنو، تاکیداً فرمایا کرتے: تین تین آدمی شریک ہو جاؤ۔ دو دنیاوی کاروبار میں مشغول رہیں ایک جہاد میں (حضرت صالحؒ غلامِ حضرت عمرؓ)

تجارت ترک نہ کرو

عبداللہ بن مبارک فرمایا کرتے تھے: جو شخص تجارت ترک کر دیتا ہے اس کے اندر مروت باقی نہیں رہتی ۔ وہ بد اَخلاق ہو جاتا ہے ۔
ابراہیم بن یوسفؒ نے محمد بن سلمہؒ سے فرمایا۔ بازار کو ضروری سمجھو کاروبار کرتے رہو) اسی میں تمھاری اور اہلِ وعیال کی عزت ہے۔
جابر بن عبداللہ نے حضور اَقدسﷺ کا ارشاد نقل کیا۔ انسان کے لگائے ہوئے پودے یا کھیت میں سے آدمی ، پرندے یا جانور جو

کچھ کھاتے ہیں۔ وہ صدقہ ہے (اس پر صدقہ کا ثواب ملتا ہے)۔

حضرت مکحولؒ حضور اکرم ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں: لوگو! یہ مناسب نہیں کہ تم عیب نکالنے والے، زیادہ تعریفیں کرنے والے اور طعنہ دینے والے بنو اور نہ مُردوں کی طرح (بے حس وحرکت) ہو جاؤ کہ روزی حاصل کرنے کے لئے محنت وتجارت نہ کرو۔

ایک تنومند نوجوان کو دیکھ کر حضرت عمرؓ نے فرمایا کاش اس کی جوانی اللہ کے راستہ میں لگتی، نبی اکرم ﷺ نے یہ جملہ سنا تو فرمایا اگر یہ اپنے بوڑھے ماں باپ، چھوٹے بچوں اور خود کو لوگوں سے بے نیاز کرنے کے لئے تجارت اور محنت کر رہا ہے تو اللہ ہی کے راستہ میں ہے۔ البتہ اگر اس کی تجارت نام ونمود، فخر وغرور کے لئے ہے تو شیطان کے راستہ میں ہے۔ (غالی دیندار اس پر ذرا خاص توجہ دیں)

عبداللہ بن عمرؓ فرمایا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ اس تندرست بے کار آدمی کے مقابلہ میں جو نہ دنیا کا کام کرتا ہو نہ آخرت کا اس صاحب اَولاد باپ کو زیادہ پسند فرماتا ہے جو اپنی اَولاد کی پرورش کے لئے روزی کماتا ہے۔

ایسی جگہ نہ رہو

کسی بزرگ نے فرمایا: ایسی جگہ ہرگز سکونت اختیار نہ کرو جہاں پانچ چیزیں نہ ہوں۔

(۱) طاقت ور بادشاہ (۲) منصف حاکم (۳) مستقل بازار (۴) نہر جاری

(پانی کا معقول انتظام) (۵) طبیب حاذق (ماہر وکامیاب معالج)

دین ودنیا کی بقا اور چار آدمی

(۱) علماء (۲) مجاہدین (۳) امراء (۴) تجّار

کسی زاہد نے اس کی تفصیل اس طرح بیان کی ہے۔

عُلماء:۔ انبیاء علیہم السلام کے وارث وامین ہیں لوگوں کو آخرت کی طرف بلاتے ہیں۔

مجاہدین:۔ یہ اللہ کا لشکر ہے جو اللہ کے دشمنوں سے لڑتا اور عام مسلمانوں کی ان سے حفاظت کرتا ہے۔

اُمراء:۔ مخلوق کے چرواہے ہیں (عام لوگ انہی کے ذریعہ روزی حاصل کرتے ہیں)۔

تجّار:۔ (تجارت کرنے والے) اللہ کے امین ہیں جن سے مخلوق کا منافع وابستہ ہے۔

اس کے بعد فرمایا: عام مخلوق، علماء اور امراء کی قدر کرتی ہے۔ اگر علماء میں بگاڑ آجائے تو عام لوگ اس بگاڑ سے نہیں بچ سکتے۔

غازیوں اور مجاہدوں میں فخر وغرور نام ونمود اور حرص وطمع آجائے تو دشمن پر غالب نہیں آسکتے۔

تجّار اگر خیانت وبے ایمانی اور بددیانتی کرنے لگیں تو مخلوق خدا کو امن چین نصیب نہیں ہوسکتا۔

تاجر کی تین خصلتیں

کسی بزرگ نے فرمایا: اگر تاجر میں تین خصلتیں نہ پائی جائیں تو وہ دونوں جہاں میں محتاج رہے گا۔

(۱) تین باتوں سے بچنے والی زبان۔

ا۔ جھوٹ سے۔ ۲۔بیہودہ باتوں سے۔ ۳۔حلف اور قسم سے

(۲) تین باتوں سے بچنے والا دل۔

ا۔ دھوکہ دہی سے۔ ۲۔ خیانت سے۔ ۳۔ حسد سے

(۳) تین باتوں کی فکر رکھنے والا نفس۔

ا۔ نماز ۲۔ جماعت ۳۔علم حاصل کرنے کے لئے وقت

صحابہ کے اقوال زریں

ا۔ اگر تاجر عالم نہیں ہے تو وہ بار بار سود میں مبتلا ہوتا رہے گا۔
(حضرت علیؓ)

۲۔ غیر عالم ہمارے بازاروں میں تجارت نہ کرے۔ (یعنی جو تجارت کے مسائل سے واقف نہ ہو۔ (حضرت عمرؓ)

۳۔ بازار والوں کی صورتوں کو نہ دیکھو ان کے کپڑوں میں سانپ ہوتے ہیں۔ رئیسوں کے پڑوس میں بھی نہ رہو۔ بازاری قاریوں اور مال داروں کے مولویوں سے پرہیز کرو۔
(حضرت سفیان ثوریؒ)

وہ تاجر و مال دار مراد ہیں جو تجارت میں احکام خداوندی کی پروا اور حلال و حرام کی تمیز کئے بغیر جھوٹ، بے ایمانی اورر بددیانتی کے ساتھ مال جمع کرتے ہیں۔ اسی طرح بازاری قاریوں اور مال داروں کے مولویوں سے وہ لوگ مراد ہیں جو قرآن و حدیث کو دنیا کمانے کا ذریعہ بناتے ہیں اس لئے مال داروں کی خوشامد میں لگے رہتے ہیں۔ ایسے علماء اور قراء سے بچنا مناسب ہے۔

انعام و شہرت کے لئے قرأت و تجوید کے مقابلے کرنے والے۔ ذرا غور کریں۔ ایسے ہی تاجروں کے بازار میں ایک بزرگ تشریف لے گئے تو ان سے فرمایا اے بازار والو تمھارا بازار کھوٹا، تمھاری خرید وفروخت۔

فاسد، تمھارے پڑوسی مال دار اور تمھارا ٹھکانا جہنم ہے۔ حضرت بن عباسؓ نے فرمایا: حلال روزی کمانا ایک پہاڑ کو دوسرے پہاڑ کی طرف منتقل کرنے سے بھی زیادہ مشکل ہے۔

تین کمیاب چیزیں

تین چیزیں دنیا میں بہت کمی کے ساتھ پائی جاتی ہیں۔

(۱) حلال وطیّب مال (اگر مل جائے تو ظاہر و باطن کے مریض اس سے شفا حاصل کریں)۔

(۲) ایسا مسلمان جس سے سکون حاصل ہو۔

(۳) سنت پر عمل کرنے والے۔

اب تو ایسے لوگ نایاب ہوتے جا رہے ہیں۔

جواب دینا ہوگا

حضرت معاذؓ نے فرمایا: آخرت میں چار باتوں کا جواب دیئے بغیر چھٹکارہ ممکن نہیں۔

۱۔ جسم کن کاموں میں گھلایا (خصوصاً جوانی)۔ ۲۔ عمر کن باتوں میں لگائی۔

۳۔ علم پر کتنا عمل کیا۔ ۴۔ مال کس طرح کمایا اور کہاں خرچ کیا۔

مومن و منافق

کسی نے کہا کہ منافق لالچ کے ساتھ مال حاصل کرتا، شک کے ساتھ روکتا اور ریا کاری کے ساتھ خرچ کرتا ہے اور مومن خوف کے ساتھ کماتا، شکر کے ساتھ جمع کرتا اور خالص اللہ کی رضا کیلئے خرچ کرتا ہے۔

حلال لقمے

یحییٰ بن معاذؒ فرماتے ہیں۔ اطاعت (فرماں برداری) اللہ کے خزانوں میں ایک خزانہ ہے۔ دعا اس کی کنجی اور حلال لقمے اس کنجی کے دندان ہیں۔ تعجب ہے کہ انسان مرض کے خوف سے تو حلال لقموں سے بھی پرہیز کرتا ہے۔ لیکن جہنم کا خوف اسے حرام روزی سے بھی نہیں بچاتا۔ (ابن شرمہؒ)

دنیا کمانے والے

کسی بزرگ نے فرمایا: دنیا کمانے والے چار طرح کے ہوتے ہیں۔

(۱) وہ لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ رزق اللہ کے حکم سے ملتا ہے مگر اسباب کے بغیر نہیں۔ یہ مشرک ہیں (ان کا خیال مشرکوں جیسا ہے۔)

(۲) وہ لوگ جن کو یقین ہے کہ روزی صرف اللہ کے حکم سے ملتی ہے مگر تذبذب اور شک میں مبتلا ہیں کہ پتہ نہیں ہمیں اللہ روزی دے گا یا نہیں۔ یہ منافق ہیں (ان کا عمل منافقوں جیسا ہے۔)

(۳) جو رازق صرف خدا کو جانتے ہیں اور تذبذب میں بھی مبتلا نہیں ہیں لیکن اللہ کے دیئے ہوئے رزق کا حق ادا نہیں کرتے اس کی نافرمانی کرتے ہیں وہ فاسق ہیں۔

(۴) جو رزاق صرف خدا کو جانتے، تذبذب میں بھی مبتلا نہیں اور رزق کا حق ادا کرتے ہیں وہ مومن خالص ہیں۔

تجارت کے پانچ اُصول

ہر تاجر کو پانچ باتوں کا بہت زیادہ دھیان رکھنا چاہیے تاکہ حرام روزی سے بچ سکے۔

(۱) تجارت کی وجہ سے اللہ کے کسی فرض کو ترک، موخّر یا ناقص نہ کرے۔ مثلاً نماز کو بالکل چھوڑ دے۔ یہ ترک ہے۔ یا وقت ٹال کر قضا پڑھے۔ یہ موخّر کرنا ہے۔ یا جماعت اور آداب کا

لحاظ کئے بغیر پڑھے کہ ایسی نماز ناقص ہے۔

(۲) تجارت کی وجہ سے کسی شخص کو تکلیف یا نقصان نہ پہنچائے۔

(۳) تجارت اس نیت سے کرے کہ اس کے ذریعہ اپنے اور اہل و عیال کے لئے روزی حاصل کرے گا اور کسی انسان کا محتاج بننے کی ذلت سے بچے گا۔ محض مال دار بننے کی نیت نہ کرے۔

(۴) مال کے حاصل کرنے میں غیر معمولی محنت اور کوشش نہ کرے کہ سارا وقت اور توجّہ اسی میں لگا دے گویا یہی زندگی کا مقصد ہے۔

(۵) تجارت، صنعت یا مزدوری کو محض ظاہری سبب سمجھے حقیقی رزاق خدا ہی کو جانے۔

یہ پانچ باتیں ایماندار اور حلال وحرام کی تمیز کرنے والے تاجروں کے لئے بتائی گئی ہیں۔ اگر بے ایمانی، بد دیانتی، جھوٹ اور فریب کے ساتھ تجارت کرتا، رشوت و سود لیتا ہے زکوٰۃ نہیں دیتا تو محض ان پانچ باتوں کی نیت کر لینے سے مال پاک نہیں ہو جائے گا۔ بلکہ ایک حدیث پاک کا مفہوم تو یہ ہے کہ جس نے اللہ کی نافرمانی اور احکام شریعت کی مخالفت کے ساتھ تجارت کی اور اس حرام مال سے زکوٰۃ دی، صدقہ و خیرات کیا اور دوسرے خیر کے کاموں میں مال خرچ کیا تو اس سب کو جمع کر کے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

عمران بن حصین فرماتے ہیں۔ سود، رشوت، خیانت، فریب، بے ایمانی اور چوری وغیرہ کے ذریعہ حاصل ہونے والے مال سے حج، جہاد، صدقہ خیرات وغیرہ کچھ قبول نہیں ہوتا۔

خوش اَخلاقی اور مہمان نوازی

حضرت جابرؓ کی وصیّت

حضرت جابرؓ نے فرمایا! اے ابو عطیہ میری ایک وصیّت ہمیشہ یاد رکھنا اور اس پر عمل کرتے رہنا۔

حضور اکرم ﷺ کی اُولاد اور آپؐ کے تمام صحابہ سے محبت رکھنا بلکہ ان سے محبت کرنے والوں سے بھی محبت رکھنا چاہیے۔ بظاہر وہ گنارگار ہی کیوں نہ ہوں۔ اور آپ کی اُولاد اور صحابہ سے بغض رکھنے والوں سے نفرت کرنا اگرچہ وہ ظاہر میں کتنے ہی متقی و پرہیز گار نظر آئیں

غریبوں کو کھانا کھلانے، مسلمانوں کو سلام کرنے اور آخر رات میں جب کہ اکثر لوگ سو رہے ہوتے ہیں اٹھ کر تہجد پڑھنے کی عادت بنانا۔ میں نے جناب رُسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام انہی صفات کی وجہ سے اللہ کے محبوب اور دوست بنے تھے۔

حضرت بن عباسؓ نے فرمایا! نماز، زکوٰۃ، حج وغیرہ اور مہمان دخولِ جنت کا سبب ہے۔

مہمان نوازی

حضرت ابراہیمؑ بغیر مہمان کے کھانا نہیں کھاتے تھے۔ کبھی دوپہر کو کوئی مہمان نہیں ہوتا تو دو میل تک تلاش کرتے۔

حضرت علیؓ نے فرمایا: مجھے دوست کو کھانا کھلانا غلام آزاد

کرنے سے بھی زیادہ پسند ہے۔

غریب کی دعوت

حضرت عمرؓ کی عادت تھی کہ کھانے کے وقت کوئی غریب نظر آتا تو فوراً بلا کر ساتھ کھلاتے اور مال دار نظر آتا تو اسے نہ بلاتے۔ فرمایا کرتے تھے کہ تم لوگ غیر ضرورت مند کی تو دعوت کرتے ہو اور ضرورت مند کو نظر انداز کر دیتے ہو۔ (یہ بات اچھی نہیں ہے)۔

پانچ خطرہ کی چیزیں

ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت عبدالرحمٰنؓ، حضرت بن مسعودؓ، حضرت حذیفہؓ، حضرت ابو سعید خدریؓ، حضرت معاذؓ اور میں، ہم دس آدمی مسجد نبوی میں بیٹھے تھے کہ ایک انصاری نوجوان نے آکر رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا۔ سب سے بہتر مسلمان کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا: عمدہ اخلاق والا اس نے پھر سوال کیا سب سے زیادہ عقل مند کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا: موت کو سب سے زیادہ یاد رکھنے والا۔ نوجوان تو یہ سن کر خاموش ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: پانچ چیزیں بڑی خطرناک ہیں۔ اللہ تم سب کو ان سے بچائے ان میں مبتلا ہونے والوں کے لئے بہت بڑی تباہی و ہلاکت ہے۔

(۱) جن لوگوں میں بے حیائی کی باتیں کھلم کھلا ہونے لگیں۔ ان

میں طاعون جیسے مرض کے علاوہ ایسے نئے نئے امراض پیدا ہو جائیں گے کہ لوگ جانتے بھی نہ ہوں گے۔

(۲) جن لوگوں میں کم تولنے اور کم ناپنے (بے ایمانی اور بددیانتی) کی عادت ہو جائے وہ مختلف قسم کی مصیبتوں پریشانیوں اور احکام کے مظالم میں مبتلا کر دیئے جائیں گے۔ (ان پر ظالم حاکم مسلّط کر دیئے جائیں گے)۔

(۳) جو لوگ زکوٰۃ دینا چھوڑ دیں گے ان سے بارش روک لی جائے گی۔ تھوڑی بہت جانوروں (وغیرہ) کی وجہ سے ہوگی۔

(۴) جو اللہ اور اُس کے رسولؐ کے عہد کو توڑیں گے ان پر ان کے دشمن مسلّط کر دیئے جائیں گے۔

(۵) جس قوم کے علماء اور ائمہ قرآن پاک کے احکام بیان کرنا۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ دیں گے ان میں خوف وہراس پیدا ہو جائے گا۔ نیز فرمایا:

اگر مال سے لوگوں کی مدد نہ کر سکو تو کم از کم خوش خُلقی اور خوش رُوئی سے تو ان کے ساتھ پیش آؤ یہ بھی مدد ہے۔

مہمان و میزبان کی ذمہ داری

ایک بزرگ نے فرمایا: مہمان و میزبان دونوں پر تین تین باتیں لازم ہیں۔ میزبان کی تین باتیں:

(۱) اپنی حیثیت سے زیادہ تکلّف نہ کرے۔ (۲) حلال مال سے

مہمان کی تواضع کرے۔ (۳) نماز کے اوقات کا خود بھی خیال رکھے اور مہمان کو بھی بتا دے۔

ضیافت کے اہتمام میں خصوصاً شادیوں کے موقعوں پر اکثر و بیشتر لوگ نماز قضا اور بعض تو بالکل ہی ترک کر دیتے ہیں۔

مہمان کی تین باتیں:

(۱) جہاں میزبان بٹھائے وہیں بیٹھ جائے۔

(۲) ماحضر (وقت پر جو موجود ہو) پر راضی و خوش رہے۔

(۳) جانے سے پہلے میزبان کے لئے دعا ضرور کرے تا کہ میزبان کے احسان کا شکریہ ادا ہو جائے۔

ایک حدیث کا مفہوم ہے: مال کی زکوٰۃ دینے والا، مہمان کی تواضع کرنے والا اور پریشان لوگوں کی مدد کرنے والا بخیل نہیں ہے۔

شکر

اللہ کی پسندیدہ عادت

انس بن مالکؓ کے حوالہ سے جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بات بہت پسند ہے کہ بندہ (اس کی پیدا کی ہوئی حلال چیزوں میں سے) خوب کھائے اور اس پر اس کی تعریف کرے۔

شکر پر جنت

اسماء بنت یزیدؓ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتی ہیں: قیامت

میں جب سارے لوگ جمع ہوں گے۔ ایک فرشتہ پکارے گا۔ عنقریب لوگوں کو معلوم ہو جائے گا کہ اللہ کے کرم کا مستحق کون ہے۔ پھر پکارے گا وہ لوگ کھڑے ہو جائیں جن کے پہلو بستروں سے علیحدہ رہتے تھے۔ (وہ تہجد گزار تھے) چنانچہ مجمع میں سے تھوڑے لوگ کھڑے ہوں گے۔ پھر فرشتہ کہے گا۔ وہ لوگ بھی کھڑے ہو جائیں جن کو تجارت اور خرید وفروخت اللہ کے ذکر سے نہیں روکتی تھی۔ اس پر بھی کچھ لوگ کھڑے ہوں گے۔ پھر پکار لگائی جائے گی۔ وہ لوگ بھی کھڑے ہو جائیں جو عیش و آرام، پریشانی و تنگ دستی ہر حال میں اللہ کی تعریف کیا کرتے تھے۔ اس پر بھی ایک قلیل جماعت کھڑی ہو گی۔ اس کے بعد عام لوگوں کا حساب شروع ہو گا۔

شکر بہت آسان ہے

موسیٰ علیہ السلام نے اللہ رب العزت سے عرض کیا۔ آدم علیہ السلام کو آپ نے اپنے دست کرم سے بنایا۔ اپنی روح ان میں ڈالی۔ اپنی جنت میں رکھا۔ فرشتوں سے ان کو سجدہ کرایا۔ اتنے عظیم احسانات کا آدمؑ نے کس طرح شکریہ ادا کیا؟ فرمایا آدم نے یہ یقین و اقرار کیا کہ یہ ساری نعمتیں ہم ہی نے ان کو دی تھیں۔ بس یہی شکریہ ہے۔

سبحان اللہ معاملہ کتنا آسان فرما دیا ورنہ کس کی مجال کہ مالک الملک کا شکریہ ادا کر سکے۔

چار بڑی نعمتیں

حضرت قتادہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں ۔ جس کو چار چیزیں مل گئیں سمجھ لو اسے دنیا و آخرت کی ساری نعمتیں مل گئیں۔

۱۔ ذکر کرنے والی زبان ۲۔ شکر کرنے والا دل ۳۔ صبر کرنے والا جسم ۴۔ نیک وفرماں بردار بیوی ۔

حضرت داوٗدؑ نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی ۔ یا اللہ مجھے چار چیزیں عطا فرما۔

۱۔ زبانِ ذاکر ۲۔ قلبِ شاکر ۳۔ جسمِ صابر ۴۔ دنیا و آخرت میں مددگار بیوی۔

اور چار چیزوں سے میری حفاظت فرما۔

(۱) نافرمان اولاد جو مجھ پر حکم چلائے ۔

(۲) ایسی بیوی جو وقت سے پہلے بوڑھا بنا دے ۔

(۳) وہ مال جو میرے لئے وبال بنے ۔

(۴) بُرا پڑوسی جو میری نیکی کو چھپانے اور برائی کو پھیلائے ۔

حضرت معاویہؓ نے لوگوں سے سوال کیا۔ جانتے ہو عافیت کیا ہے؟ ہر ایک نے اپنی اپنی سمجھ کے مطابق جواب دیا ۔ حضرت معاویہؓ نے فرمایا عافیت چار چیزوں میں ہے۔

(۱) رہنے کے لئے آرام دہ مکان ۔

(۲) اپنی (اور اہل وعیال کی) ضرورت کیلئے کافی روزی ۔

(۳) نیک وفرماں بردار بیوی ۔

(۴) بادشاہ یا حاکم سے تعارف (تعلق) نہ ہونا (احکام سے تعلق کے بعد سکون کہاں)

قابل شکر نعمت

حضرت سفیان ثوریؒ فرمایا کرتے تھے۔ اگر کوئی دو باتوں سے بچ جائے تو اس کو اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

(۱) بادشاہ یا کسی حاکم و رئیس کے دروازہ پر جانے سے (تنگ دستی اور پریشانی ہی میں آدمی اُن کے دروازوں پر جاتا ہے)

(۲) ڈاکٹر اور حکیم کے پاس جانے سے (ظاہر ہے بیماری ہی ان کے یہاں لے جاتی ہے)۔

دو اعلیٰ نعمتیں

بکر بن عبداللہ مزنی نے فرمایا: جس کو ایمان اور صحت دونوں چیزیں مل جائیں یوں سمجھو اس کو دنیا و آخرت کی اعلیٰ نعمتیں مل گئیں ۔ آخرت کے لئے ایمان دنیا کے لئے تندرستی ، (تنگ دستی اگر چہ ہو غالب ، تندرستی ہزار نعمت ہے)

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا : دو نعمتوں پر اکثر لوگ دھوکہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں (اترانے لگتے ہیں) ۱۔ صحت ۲۔ فراغت

امتیاز نعمت

کسی تابعی کا قول ہے: جس کے پاس دنیا کی نعمتیں زیادہ ہیں

اس کو چاہیے کہ وہ اللہ کی تعریف زیادہ کرے اور جو بیماری و مصیبت میں گرفتار ہو اسے استغفار کی کثرت کرنی چاہیے۔ اور تنگ دست و غریب کو چاہیے کہ وہ کثرت سے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھا کرے (مال وصحت، بیماری و غربت سب اللہ کی نعمتیں ہیں)۔

بہت عمدہ کھانا

نبی کریم ﷺ کے ایک ارشاد کا مفہوم نقل کیا گیا ہے کہ جس کھانے میں چار باتیں ہوں وہ بہت عمدہ کھانا ہے۔

۱۔ حلال ہو۔ ۲۔ شروع میں اللہ کا نام لیا گیا ہو۔ ۳۔ کھانے والے زیادہ ہوں۔ ۴۔ فارغ ہونے پر اللہ کی تعریف کی گئی ہو۔

فرمایا۔ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ بندہ نے کسی نعمت پر الحمدللہ کہا ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس بندہ کی کوئی نعمت لے کر اس سے بہتر نہ دی ہو۔

فرمایا: مومن کا معاملہ بڑا عجیب ہے اس کی ہر حالت بہتر ہی بہتر ہے۔ نعمت پر شکر کرتا ہے۔ اور مصیبت پر صبر۔ اس کی بدولت مزید انعامات و ثواب سے نوازا جاتا ہے۔ (یہ دولت مومن کے سوا کس کو نصیب ہے۔ کاش کہ ہم اس کی قدر پہچانیں)

کسی نے حضرت مکحولؒ سے معلوم کیا کہ اس آیت سے کون سی نعمتیں مراد ہیں؟

ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ○ التکاثر ۸	پھر اس دن تم سے نعمتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

فرمایا ٹھنڈا پانی، پیٹ بھر کر کھانا، رہنے کے لئے مکان، اعضاءِ جسم کا حسن و تناسب اور آرام کی نیند وغیرہ۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وعظ

کہتے ہیں کہ ایک روز حضرت عیسیٰؑ اپنے ساتھیوں کے پاس عجیب و غریب حال میں تشریف لائے، موٹے اون کا لباس، سر اور مونچھوں کے بال منڈے ہوئے، چہرہ کا رنگ متغیر، آنکھوں میں آنسو رواں، بھوک پیاس سے نڈھال، ہونٹ خشک، سلام کے بعد فرمایا۔ الحمدللہ میں نے بحکم خدا دنیا کو اس کے مقام پر رکھا۔ اور اس پر کوئی فخر نہیں کرتا۔ اے نبی اسرائیل! دنیا کو حقیر جانو وہ تمھارے سامنے ذلیل ہو جائے گی اور آخرت عظیم و محترم بن جائے گی۔ خبر دار آخرت کو حقیر و معمولی نہ سمجھنا ورنہ تمھارے دلوں میں ذلیل دنیا کی محبت وعظمت پیدا ہو جائے گی جو کہ ہر وقت انسان کو فتنہ وفساد کی طرف مائل کرتی ہے۔

اگر تم میری دوستی چاہتے ہو تو دل میں دنیا سے نفرت و عداوت پیدا کرنی ہوگی۔ اس کے بغیر میری دوستی ممکن نہیں۔

اے نبی اسرئیل! مسجدوں کو اپنا گھر بناؤ (ذوق و شوق کے ساتھ مسجدوں میں وقت گزارو جس طرح گھر میں گزارتے ہو)۔

قبرستان کو جائے قیام سمجھو (کہ مرنے کے بعد طویل قیام کی جگہ

یہی ہے) مہمانوں کی طرح دنیا میں رہو۔ (ان کا گھر ہوتا ہے نہ در)

آسمان کے پرندوں کو دیکھو نہ کھیتی کرتے ہیں (نہ تجارت) اور اللہ ان کو (پیٹ بھر) روزی دیتا ہے۔ اے نبی اسرائیل موٹا جھوٹا کھاؤ اور پہنو اور یقین کرو کہ اس پر بھی اللہ کا شکر ادا نہیں کر سکتے چہ جائیکہ عمدہ اور بہترین نعمتیں۔

چار باتیں اور شکر

ایک بزرگ نے فرمایا: چار باتیں مجھے شکر کی طرف مائل کرتی ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ نے لاکھوں قسم کی مخلوق پیدا فرمائی ان میں سب سے افضل انسان کو بنایا۔ الحمدللہ کہ مجھے انسان بنایا۔

(۲) مردوں کو عورتوں پر فضیلت دی اور مجھے مرد بنایا۔

(۳) اسلام تمام دینوں سے بہتر اور پسندیدہ ہے اس کا شکر ہے کہ مجھے مسلمان بنایا۔

(۴) حضور اکرم ﷺ کی امت تمام امتوں سے افضل ہے۔ الحمدللہ مجھے اسی میں پیدا کیا۔

سب سے بڑی نعمت

ابو ذر غفاریؓ سے کسی نے معلوم کیا۔ سب سے زیادہ نعمتوں میں کون ہے؟ فرمایا وہ جسم جو قبر میں عذاب سے محفوظ اور ثواب کا منتظر ہے۔

توکُّل علی اللہ

کل کی فکر نہ کرنا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: کل کے لئے کھانا اٹھا کر نہ رکھ۔ کل اپنے ساتھ خود کھانا لائے گا۔ چیونٹیوں کو دیکھ ان کو کون روزی پہنچاتا ہے۔ اگر یہ ذہن میں آئے کہ چیونٹی بہت چھوٹا سا جانور ہے۔ اس کو کہیں کتنی سی روزی چاہیے تو پرندوں کو دیکھ اور اگر یہ خیال ہو کہ پرندے اڑ کر اپنی روزی تلاش کر لیتے ہیں تو کتنے ہی ایسے جانور بھی اللہ کی مخلوق میں موجود ہیں جو زیادہ دُور نہیں جا سکتے۔ ہر ایک کے مقدر کی روزی اس کے پاس پہنچتی ہے۔

اللہ ہی جانے

حضرت عمرؓ نے فرمایا: مجھے اس کی کبھی فکر نہیں ہوتی کہ کل میری کیا حالت ہو گی۔ اچھی یا بری کیونکہ میں نہیں جانتا کہ میری بھلائی اچھی حالت میں پوشیدہ ہے یا بری حالت میں۔ یہ تو اللہ ہی جانتا ہے۔

عَسٰی اَن تَکرَھُوا شَیئاً وَّھُوَ خَیرٌ لَّکُم وَعَسٰی اَن تُحِبُّو اشَیئاً وَّ ھُوشَرٌ لَّکُمُ واللّٰہُ یَعلَمُ وَاَنتُم لَا تَعلَمُونَ ○ البقرہ۔ ۲۱۶

بعض چیزوں کو تم نا پسند کرتے ہو۔ حالانکہ تمھارے حق میں وہ بہتر ہوتی ہیں۔ اور بعض چیزوں کو تم پسند کرتے ہو اور تمھارے لئے وہ بری ہوتی ہیں۔ اللہ ہی جانتا ہے تم نہیں جانتے۔

کسوٹی

حضرت داؤد علیہ السلام نے سلیمان علیہ السلام سے فرمایا: بیٹا! تین چیزوں سے آدمی کا تقویٰ معلوم ہو جاتا ہے۔

(۱) جو چیز حاصل ہو جائے اس پر کامل رضا مندی کا اظہار۔

(۲) فوت اور گم ہو جانے والی چیز پر صبر جمیل۔

توشۂ توکّل

ابو مطیع البلخیؒ نے حاتم اصمؒ سے فرمایا: میں نے سنا ہے کہ آپ نے توکّل کی وادیاں بغیر زادِراہ کے ہی طے کر لیں؟ فرمایا نہیں بلکہ چیزیں بطور زادراہ کے میرے پاس تھیں۔

(۱) میں نے دنیا و مافیہا کو مکمل طور پر اللہ کی ملکیت سمجھا۔

(۲) ساری مخلوق کو اللہ کا کنبہ جانا۔

(۳) رزق اور اس کے اسباب کو صرف اللہ کے قبضہ میں یقین کیا۔

(۴) مخلوق کے لئے خالق کے فیصلہ ہی کو نافذ جانا۔

ابو مطیع کہنے لگے: ماشاء اللہ، اس توشہ کا کیا کہنا اس کے ساتھ تو آخرت کی بھی ساری منزلیں طے کی جاسکتی ہیں۔ چہ جائیکہ دنیا۔

تین کو نہ بھولو

شفیق زاہد سے کسی نے کہا۔ مجھے کچھ نصیحت فرمائیے۔ فرمایا

تین باتوں کو ہمیشہ یاد رکھو۔

(۱) اللہ کی عبادت کرتے رہو۔ اس سے ثابت قدمی نصیب ہوگی۔

(۲) اللہ کے دشمن سے ہمیشہ لڑتے رہو۔ اللہ تمھاری مدد فرمائے گے۔ (نفس و شیطان سب سے بڑے دشمن ہیں)

(۳) وعدہ پورا کرو۔ اللہ کو اپنے پاس پاؤ گے (اللہ سے کیا ہوا وعدہ ہو یا مخلوق سے دونوں کا پورا کرنا ضروری ہے)۔

علم کی حفاظت

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: اگر اہل علم اپنے علم کی حفاظت کریں اور علم کو اس کے اہل ہی پر صرف کریں تو اس کے ذریعہ دنیا کے سردار بن جائیں۔ مگر علماء اپنے علم کو دولت حاصل کرنے کے لئے اہلِ دنیا پر صرف کرتے ہیں اس لئے ذلیل ہو جاتے ہیں۔ (خالق و مخلوق دونوں کی نظر میں)

اسلام کے ۴/ جزو

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: اسلام کے چار جزو ہیں:

۱۔ یقین ۲۔ عدل ۳۔ صبر ۴۔ جہاد

علماء نے اس کی تفصیل اس طرح فرمائی ہے کہ یقین کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) ہر عمل کو محض اللہ کے لئے کرے اس سے کوئی دنیاوی فائدہ یا مخلوق کی رضا مندی مقصود نہ ہو۔

(۲) اللہ کے وعدہ رزق پر مطمئن رہے۔ دل میں تردُّد نہ ہو کہ ملے گا یا نہیں۔

عدل کی بھی دو قسمیں ہیں:

۱۔ اگر کسی کا حق واجب ہو تو اس کے مانگنے سے پہلے ادا کر دے

۲۔ حق والا تقاضہ میں رفق و نرمی کا رویہ اختیار کرے۔

صبر کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ اللہ کے احکام کی تعمیل میں ہونے والی تکلیف کو بخوشی برداشت کرے۔

۲۔ اللہ کی منع کی ہوئی چیزوں سے بچنے میں جو تکلیف ہو اس کو برضا و رغبت برداشت کرے۔

اسی طرح جہاد کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ اپنے اصلی اور خطرناک دشمن (نفس و شیطان) سے غافل نہ رہے۔ یہ اچھی طرح سمجھ لے کہ اگر وہ شیطان سے غافل ہے تو شیطان کسی وقت بھی اس سے غافل نہیں۔ ہر وقت گھات میں ہے۔ جس طرح بھیڑیا بے خبر بکریوں کی گھات میں رہتا ہے۔

۲۔ تھوڑے مال پر راضی ہو جائے تاکہ مال کی برائیوں سے بچ سکے۔ ہر ایک کا دل چاہتا ہے کہ بہت سارا مال جمع کر کے عیش کی زندگی گزارے لیکن یہ حقیقت ہے کہ اکثر برائیاں مال کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔

اکثر آدمی غربت کے وقت اس دھوکہ میں مبتلا ہوتے ہیں کہ

ہمارے پاس مال ہو گا تو ہم خیر کے کاموں میں خرچ کریں گے اور برائیوں سے دور رہیں گے۔ لیکن ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ مال ہوتے ہوئے اس برائی سے آدمی بچ جائے۔ اللہ ہی جس کو بچائے وہی بچ سکتا ہے۔

اولیاء اللہ کی تین صفات

ایک بزرگ نے فرمایا۔ اولیائے کرام کے اندر تین باتیں ضرور ہوتی ہیں۔

(۱) ہر معاملہ میں اللہ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

(۲) خود کو ہر طرح اللہ کا محتاج جانتے ہیں۔

(۳) ہر موقع پر اللہ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

حضرت لقمانؒ کی چھ نصیحتیں

حضرت لقمان نے وفات کے قریب صاحبزادے سے فرمایا۔ بیٹا! اب تک بہت نصیحتیں تم کو کر چکا ہوں۔ اس وقت چھ نصیحتیں کرتا ہوں جن کے اندر سارے علوم پوشیدہ ہیں۔

(۱) دنیا کے اندر صرف اتنا مشغول ہونا جتنی تمہاری عمر باقی ہے۔ (یہ کوئی بھی نہیں جانتا کہ میری عمر کتنی باقی ہے۔ ہو سکتا ہے اگلے منٹ موت آ جائے۔ جس کا یہ تصوُّر ہو گا وہ دنیا میں کیوں کر مشغول ہو گا۔)

(۲) اللہ کی عبادت اپنی ان ضروریات کے مطابق کرنا جو اللہ سے وابستہ ہیں ۔ (وجود، موت پھر دوسری زندگی، اس کے بعد حساب کتاب اور داخلہ جنت اور وہاں ہمیشہ کی زندگی کی ساری ضروریات اللہ ہی سے وابستہ ہیں۔ مطلب یہ کہ بندہ کو ہمہ وقت اللہ کی عبادت میں مشغول رہنا چاہیے۔ اللہ کی مرضی کے مطابق دنیا کے ضروری مشاغل بھی عبادت ہی میں شامل ہیں)

(۳) عمل اس مقام کے مطابق کرنا جو آخرت میں تم اپنا چاہتے ہو۔ کون نہیں چاہتا کہ آخرت میں اسے بڑے سے بڑا مقام ملے لہٰذا اس کے لئے جدو جہد اور محنت بھی زیادہ سے زیادہ ہی ہونی چاہیے۔

(۴) جب تک نجات نہ ہو جائے جہنم کی آگ سے بچنے کی کوشش کرتے رہنا (یہ تو موت کے بعد ہی معلوم ہو سکے گا کہ نجات ہوتی ہے یا نہیں مطلب یہ کہ دنیا میں زندگی بھر وہ اعمال کرتے رہنا چاہیے جن کی بنیاد پر بفضل خدا نجات کی توقع موقوف ہے)۔

(۵) گناہوں پر جرأت اس صبر کے مطابق ہو جو تم اللہ کے عذاب پر کر سکو ۔ اللہ کے عذاب پر ایک سیکنڈ بھی صبر کرنا دشوار ہے۔ اس لئے کسی کو ذرا دیر کے لئے بھی معمول سے معمولی گناہ پر جرأت نہیں کرنا چاہیے۔

(۶) کسی گناہ کا ارادہ کرنے سے پہلے ایسی جگہ تلاش کر لو جہاں اللہ اور اسے کے فرشتے موجود نہ ہوں (جس وقت اور جس

جگہ بھی گناہ کی طرف میلان ہو یہ تصوّر کرو کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔ کیوں کہ اس سے کوئی جگہ اور کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ یہ تصوّر ہی انشاء اللہ ہر گناہ کو چھوڑنے کا ذریعہ بن جائے گا۔

یقین اور توکّل

ایک بزرگ سے کسی نے دریافت کیا۔ یقین اور توکل میں کیا فرق ہے؟ فرمایا: آخرت سے متعلق تمام اسباب مہیا کرنے کے بعد اللہ پر بھروسہ کرنے کا نام یقین ہے اور دنیوی اسباب جمع کرنے کے بعد دنیا کے معاملات میں اللہ پر بھروسہ کرنے کا نام توکل ہے۔

ایک بزرگ نے فرمایا: توکل کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) روزی کے معاملہ میں یہ یقین کرے کہ میرے مقدر کی روزی ضرور ملے گی اور روزی کی طرف سے بالکل مطمئن رہے۔ بے اطمینانی، تذبذب میں مبتلا نہ ہو۔ (اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ ذریعہ معاش کو ترک کر کے مسجد میں بیٹھ جائے۔ حتی الامکان کوشش کر کے ذریعہ معاش اختیار کرے۔ اللہ نے بندوں کی روزی کے اسباب پیدا فرمائے ہیں۔ اور بندوں کو یہ خبر نہیں کہ میری روزی کن اسباب میں پوشیدہ ہے۔ اس لئے روزی کے لئے مختلف ذرائع کی جستجو توکل کے خلاف نہیں)۔

(۲) نیک عمل کے ثواب کے سلسلہ میں اللہ کے وعدہ پر یقین رکھے (اللہ نے نیک عمل کا وعدہ فرمایا ہے بشرطیکہ اخلاص ہو) عمل

کی قبولیت کے بارے میں ڈرتا رہے پتہ نہیں قبول ہو یا نہ ہو۔ (عمل کی قبولیت کے لئے کچھ شرطیں ہیں بعض دفعہ انسان بہت نیک عمل کرتا ہے لیکن کوئی نہ کوئی کمی رہ جانے کی وجہ سے وہ قابلِ قبول نہیں ہوتا)۔

حفاظت

عطاء بن السائبؒ کہتے ہیں ہم چند آدمیوں نے فیصلہ کیا کہ حضرت علیؓ کی حفاظت کا خاص اہتمام ہونا چاہیے۔ دشمن ان کی گھات میں لگے ہیں۔ چنانچہ ایک رات ان کے دروازہ پر پہرہ دیتے رہے صبح کو حضرت علیؓ نماز کے لئے نکلے۔ فرمایا: آپ لوگ یہاں کیسے؟ ہم نے صفائی سے پوری بات بتا دی کہ آپ کی حفاظت کے لئے کھڑے ہیں۔ فرمایا حفاظت آسمان والوں سے یا زمین والوں سے؟ ہم میں سے ایک نے کہا حضرت آسمان والوں سے حفاظت کون کر سکتا ہے؟ زمین والوں ہی سے حفاظت کر رہے ہیں۔ ارشاد فرمایا: پہلے تو آسمان پر فیصلہ ہو گا اس فیصلہ کے خلاف کچھ ہو جانا ممکن ہے؟ بندہ کی حفاظت کے لئے دو فرشتے مقرر ہیں۔ لیکن اللہ کا فیصلہ ہر حال میں صادر ہو کر رہتا ہے۔ اسے وہ فرشتے بھی نہیں روک سکتے۔ پھر حفاظت سے کیا فائدہ؟ اللہ کے حکم کو پوری دنیا بھی مل کر نہیں روک سکتی جو ہونا ہے وہ ہو کر رہے گا۔

پرہیزگاری

چھ باتوں پر جنت

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگو! اگر تم چھ باتوں کا وعدہ کرو تو میں تمہارے لئے جنت کا وعدہ کرتا ہوں۔

(۱) ہمیشہ سچ بولو۔ (۲) حتی الامکان وعدہ کو پورا کرو۔

(۳) امانت میں خیانت نہ کرو۔ (۴) نگاہوں کو نیچا رکھو۔

(۵) شرم گاہوں کی حفاظت کرو۔ (۶) اپنے اعضاء کو حرام سے بچاؤ۔

اور اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہو جاؤ (انس بن مالکؓ)

تین صفات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد فرمایا:

(۱) اے میرے بندے میرے فرائض کو پورا کر، تیرا شمار سب سے زیادہ عبادت گزاروں میں ہو گا۔

(۲) میری منع کی ہوئی باتوں سے رک جا تو سب سے بڑا پرہیزگار سمجھا جائے گا۔

(۳) میرے دیئے ہوئے رزق پر قناعت کرے، تو سب سے زیادہ غنی شمار ہو گا (عمران بن حصینؓ)

نیک بختی و بدبختی کی پانچ علامتیں

فضیل بن عیاضؒ فرماتے ہیں نیک بختی کی پانچ علامتیں ہیں۔

(۱) دل میں یقین۔ (۲) دین میں تقویٰ

(۳) دنیا کے معاملہ میں زُہد (۴) آنکھوں میں حیاء وشرم

(۵) بدن میں خوف

اسی طرح بدبختی کی بھی پانچ علامتیں ہیں۔

۳((۱) دل میں سختی (۲) دین کے معاملہ میں جمود و لاپروائی۔

(۳(۳) آنکھوں کی بے حیائی (۴) دنیا کی محبت و رغبت

(۵) لمبی لمبی اُمیدیں۔

احتیاط

حضرت عمرؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں: ہم لوگ نوے فیصد حلال چیزوں کو اس خطرہ کی وجہ سے چھوڑ دیا کرتے تھے کہ کہیں ان کے ذریعہ حرام یا مشتبہ میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ (فقیہؒ)

تعجب خیز

بعض لوگوں نے فرمایا یوں تو دنیا کی ہر چیز عجیب ہے لیکن وہ انسان بہت ہی عجیب ہے جو پانچ باتوں میں مبتلا ہونے کے باوجود خوش ہو۔

(۱) وہ شخص جس کے پاس فالتو دولت ہے اور وہ اس کو اس دن کے لئے

خرچ نہیں کرتا جس دن وہ فقیر ومحتاج ہوگا۔ (قیامت کے دن)

(۲) وہ جس کی زبان صحیح سالم ہے پھر بھی ذکر اللہ، تلاوت قرآن اور توبہ و استغفار سے غافل ہے۔

(۳) وہ جو تندرست و فارغ البال ہوتے ہوئے نفلی روزے رکھ کر نفس کی اصلاح نہیں کرتا۔

(۴) وہ شخص جو صبح تک بستر پر پڑا سوتا ہے اور طاقت کے باوجود اخیر رات میں اٹھ کر تہجد نہیں پڑھتا۔

(۵) اللہ کی نافرمانی میں جرأت کرنے والا جب کہ اسے ایک دن حساب کے لئے اللہ کے سامنے پیش ہونا ہے۔

اللہ رے احتیاط

عبداللہ بن مبارکؒ ملک شام تشریف لے گئے۔ اپنا قلم ٹوٹ گیا۔ ایک صاحب سے عاریتاً قلم لے کر کام چلایا۔ واپس کرنا بھول گئے وطن لوٹ کر آئے تو سامان میں قلم نظر آیا۔ فوراً مرو سے ملک شام واپس گئے اور معذرت کے ساتھ قلم والے کو اس کا قلم واپس کیا۔

حدودِ اسلام

ابوموسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے۔ اسلام کی حدود حسب ذیل چیزیں ہیں۔

(۱) پرہیز گاری (جو اعمال کی قبولیت کے لئے اصل و بنیاد ہے)

(۲) تواضع (یہ انسان کا زیور ہے)

(۳) شکر (جو کامیابی، نعمتوں کی زیادتی اور دخولِ جنت کا ذریعہ ہے)

(۴) صبر (جہنم کی آگ سے بچانے والا ہے)

تین ضروری باتیں

محمد بن کعب قرظی فرماتے ہیں۔ تین باتوں کو اپنے اوپر لازم کرلو کسی حال میں بھی ان کو نہ چھوڑو۔

(۱) کسی پر ظلم و زیادتی نہ کرو اس کا وبال تم پر پڑ کر رہے گا۔

اَنَّمَا بغیُکم علیٰ اَنفسِکُمْ (یونس ۲۳)	تمھاری سرکشی کا وبال تم ہی پر ہو گا۔

(۲) کسی کے ساتھ مکروفریب نہ کرو، ورنہ اس کا نقصان بھی تمھیں کو برداشت کرنا پڑے گا۔

وَلَا یَحِیقُ الْمَکْرُ السَّیِّءُ اِلَّا بِاَھلِہٖ (فاطر۔۴۳)	اور برائی کا داؤ الٹے گا انہی داو والوں پر۔

(۳) عہد کو ہرگز نہ توڑو، ورنہ اس کا برا نتیجہ تم کو بھگتنا پڑے گا۔

فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ۔ (فتح ۔۱۰)	جو کوئی عہد توڑے گا اسکا نقصان اس کو ہوگا۔

زُہد و تقوی کی قسمیں

ابراہیم بن ادھم فرماتے ہیں: زُہد کی تین قسمیں ہیں:

(۱) زُہد فرض (حرام سے بچنا)

(۲) زُہد فضل (حلال سے بھی بچنا)

(۳) زُہد سَلامت (مشتبہ سے بچنا)

اسی طرح تقویٰ کی دو قسمیں ہیں)

(۱) تقویٰ فرض (اللہ کی نافرمانی سے بچنا)

(۲) تقویٰ حذر (شبہات سے بچنا)

اسی طرح حُزن کی دو قسمیں ہیں)

(۱) وہ حُزن جو مُفید ہو جیسے موت اور آخرت کا حُزن (غم)

(۲) وہ حُزن جو مضر (تکلیف دہ) ہو جیسے دنیا اور اس کی نعمتوں کا غم

نہ رہے بانس نہ بجے بانسری

ملک شام سے بہت سارا زیتون کا تیل آیا۔ حضرت عمرؓ ایک برتن سے ناپ ناپ کر مسلمانوں میں تقسیم فرما رہے تھے۔ برابر میں ایک بچہ بیٹھا تھا جو بار بار برتن کو صاف کر کے سر پر لگا لیتا۔ حضرت عمرؓ کو یہ بات ناگوار گزری اور اس بچہ کے بال کٹوا دیئے۔ نہ بال ہوں گے نہ دوسروں کا تیل لگائے گا۔

شرم و حیا

انبیاء علیھم السلام کی سنت

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چار چیزیں انبیاء

علیہم السلام کی سنت ہیں۔

(۱) عطر لگانا (۲) نکاح کرنا (۳) مسواک کرنا (۴) حیاوشرم

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے:

إذا فَاتَکَ الحیاءُ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ ۔ | اگر تیرے اندر حیاء وشرم نہ رہے تو جو دل چاہے وہ کر (ابوایوب انصاری)

نظر فتنہ ہے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: نظر کو قابو میں رکھو۔ اسی کے ذریعہ قلب میں شہوت کی طرف میلان ہوتا ہے اور فتنہ میں مبتلا ہو جانے کیلئے یہی کافی ہے۔

ایک بزرگ سے کسی نے دریافت کیا: فاسق کون ہے؟ فرمایا جو گھروں کے دروازوں اور عورتوں سے نظر نیچی نہ رکھے۔

اللہ بھی شرماتا ہے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو روتا دیکھ کر حضرت عمرؓ نے رونے کی وجہ دریافت کی۔ فرمایا: ابھی مجھے جبرائیل نے بتایا کہ اللہ بوڑھے مسلمانون کو عذاب دیتے ہوئے شرماتا ہے تو کیا بوڑھا بندہ اللہ سے نہ شرمائے (فقیہؒ)

اَقوال زریں

منصور بن عمارؒ نے فرمایا:

(۱) جو اپنے عیبوں پر نظر رکھتا ہے ، اس کو دوسروں کے عیب دیکھنے کی فرصت ہی نہیں ملتی۔

(۲) جس پر تقویٰ کا لباس نہیں ہوتا ،اس کا پردہ کسی چیز سے نہیں ہوتا۔

(۳) جو اللہ کے دیے رزق پر راضی ہوتا ہے ،وہ دوسروں کے مال کو دیکھ کر کبھی غمگین نہیں ہوتا۔

(۴) جو بغاوت کی تلوار اٹھاتا ہے،اس سے اسی کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔

(۵) جو اپنے بھائی کے لئے کنواں کھودتا ہے، اس میں خود گرتا ہے۔

(۶) جو دوسروں کی بے عزتی کرتا ہے وہ خود ذلیل ہوکر رہتا ہے۔

(۷) اپنی برائیوں سے آنکھیں بند کرنے والا ہی ، دوسروں کی برائیاں تلاش کیا کرتا ہے۔

(۸) اپنی طاقت سے زیادہ کام کرنے والا، تھک جاتا ہے۔

(۹) جو جان جوکھوں میں ڈالتا ہے، ہلاک ہو جاتا ہے۔

(۱۰) عقل سے بے نیاز رہنے والا، پھسل جاتا ہے۔

(۱۱) جو لوگوں کے سامنے فخر کرتا ہے وہ نظروں سے گر جاتا ہے۔

(۱۲) جو لوگوں کے ساتھ جہالت سے پیش آتا ہے ۔اس کو گالیاں ملتی ہیں۔

(۱۳) کمینوں میں بیٹھنے والا، ذلیل ہو جاتا ہے۔

(۱۴) علماء کی مجلس میں بیٹھنے والا، باعزت ہو جاتا ہے۔

(۱۵) بری جگہ جانے والا، بدنام ہو جاتا ہے۔

(۱۶) دین میں سستی کرنے والا، برائی میں پھنس جاتا ہے۔

(۱۷) جو دوسروں کے مال کو غنیمت سمجھتا ہے، فقیر ومحتاج ہو جاتا ہے۔

(۱۸) عافیت کا انتظار کرنے والے کو صبر کرنا پڑتا ہے۔

(۱۹) جو اپنے پیر رکھنے کی جگہ سے جاہل و غافل رہتا ہے، اس کو ندامت میں چلنا پڑتا ہے۔

(۲۰) اللہ سے ڈرنے والا، کامیاب ہو جاتا ہے۔

(۲۱) ناتجربہ کار، دھوکہ کھاتا ہے۔

(۲۲) اہل حق کو پچھاڑنے والا، خود پچھڑ جاتا ہے۔

(۲۳) موت کو یاد رکھنے والے کی آرزوئیں، کم ہو جاتی ہیں۔

(۲۴) جہالت کے راستہ پر چلنے والا عدل و انصاف سے ہٹ جاتا ہے۔

اللہ کی لعنت

حضرت سلیمان فارسیؓ فرمایا کرتے تھے۔ بار بار زندہ ہو کر متعدد مرتبہ موت کی تکلیف برداشت کرنا میرے لئے اس سے آسان ہے کہ میں کسی کی شرم گاہ کی جانب دیکھوں یا کوئی میری شرم گاہ کو دیکھے۔

حضرت علیؓ نے فرمایا! ایسا کرنے والے پر اللہ لعنت فرماتا ہے۔

غور و فکر

تین کی طرف دھیان نہ دو

کسی بزرگ نے فرمایا: تین چیزوں میں غور و فکر نہ کرنا چاہیے۔

(۱) غربت و تنگ دستی، اس میں غور و فکر کرنے سے غم، تشویش، حرص و پریشانی میں اضافہ ہوتا ہے اور حاصل کچھ نہیں ہوتا۔

(۲) خود پر دوسرے کی زیادتی، اگر کوئی تجھ پر زیادتی کرے تو اس کی جانب مطلق دھیان نہ دے ورنہ تیرا دل سخت اور کینہ پرور ہو جائے گا اور تو ہمیشہ غصہ میں مبتلا رہے گا اور اس سے فائدہ بالکل نہیں ہوگا۔

(۳) طول عمر، دنیا میں زیادہ دن رہنے کی خواہش ہرگز نہ کرو، مال جمع کرنے کی آرزو پیدا ہوگی اور عمر برباد ہوگی اور عمل خیر میں ٹال مٹول کرنے لگے گا۔

مشکل مگر افضل

کسی نے کہا ہے تقویٰ کی حقیقت ہے آدمی کے دل میں ایسی کیفیت کا پیدا ہو جانا جس سے لایعنی (غیر ضروری) باتوں میں غور و فکر کرنا چھوڑ دے اور جب بھی دل میں فضول باتوں کا خیال آئے اس کو ضروری اور مفید باتوں کی طرف پھیر دے، یہ ہے بہت دشوار لیکن افضل ترین عمل اور جہاد ہے۔ خصوصاً نماز اس کا محل ہے۔

بہت عمدہ

کسی نے کتنی اچھی بات کہی کہ تمام عبادتوں کا نچوڑ نیت کی درستگی میں ہے اور اعمال کی درستگی کا نچوڑ تواضع میں ہے اور ان دونوں کا نچوڑ زُہد میں اور تینوں کا نچوڑ فکر آخرت میں اور اس کا نچوڑ موت اور اپنے گناہوں کو ہمیشہ یاد رکھنے میں ہے۔

ابدال کی دس عادتیں

ایک بزرگ نے فرمایا: ابدال کے اندر دس عادتیں ہوتی ہیں۔

(۱) دلوں کی سلامتی
(۲) مال کی سخاوت
(۳) زبان کی سچائی
(۴) نفس کی تواضع
(۵) مصیبتوں پر صبر
(۶) خلوت وتنہائی میں رونا
(۷) مخلوق کے لئے نصیحت
(۸) تمام مسلمانوں کے لئے رحمت
(۹) موت کی فکر
(۱۰) ہر چیز سے عبرت حاصل کرنا۔

محاسبہ

حضرت مکحول شامیؒ فرماتے ہیں: ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ رات کو بستر پر لیٹتے وقت دن بھر کے اعمال کا جائزہ لے اگر اعمال خیر زیادہ ہوں تو اس پر اللہ کا شکر ادا کرے اور اگر خدانخواستہ برے عمل زیادہ ہوں تو استغفار اور ان اعمال کے چھوڑنے کی فکر کرے۔ اگر ایسا نہ کرے گا تو اس کی مثال اس تاجر کی سی ہو گی جو بلا سوچے سمجھے بے حساب خرچ کئے جائے یہاں تک کہ مفلس بن جائے اور خبر بھی نہ ہو۔

حکمت

کسی بزرگ نے فرمایا: حکمت چار باتوں سے زیادہ ہوتی ہے۔

(۱) جسم دنیا کے کاموں سے فارغ ہو۔ (۲) پیٹ دنیوی کھانے سے

خالی ہو۔ (۳) ہاتھ دنیا کے ساز وسامان سے خالی ہوں۔
(۴) دنیا کے انجام اور اپنے اعمال میں غور وفکر، پتہ نہیں کس طرح موت آئے اور اعمال قبول ہوں یا نہیں۔

نصائح نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

فقیہ ابواللیث کہتے ہیں۔ میں نے علماء کی ایک جماعت سے سنا کہ خالد بن معدان فرماتے تھے کہ میں نے حضرت معاذ بن جبلؓ سے عرض کیا کہ مجھے کوئی حدیث سنایئے جو آپ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے خود سنی ہو اور آپ کو اچھی طرح یاد ہو۔ یہ سن کر حضرت معاذؓ رونے لگے اتنا روئے معلوم ہوتا تھا کہ روتے ہی رہیں گے۔ ذرا سکون ہوا تو فرمایا: میں ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سواری پر سوار تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مجھے کچھ نصیحت فرمایئے۔

اللہ کی حمد وثنا کے بعد ارشاد فرمایا: معاذ ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو تمھیں بہت نفع دے گی اور اللہ کے سامنے تمہارے لئے حجت و دلیل ہوگی اس کے بعد ایک لمبی حدیث بیان فرمائی جس کا خلاصہ یہ تھا:

غیبت، اخلاص کا نہ ہونا، تکبّر، خود پسندی، حسد، دل کی سختی، شہرت و جاہ پسندی، ایسی بدترین چیزیں ہیں کہ ان کی وجہ سے نیک اعمال بھی قبول نہیں ہوتے۔ آخر میں حضرت معاذؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں کیا عمل کروں؟ فرمایا اپنے نبیؐ کی پیروی اور دل میں

پختہ یقین پیدا کرو۔ زبان کو اپنے بھائی کی برائی سے روکو، اپنی برائی دوسرے پر نہ ڈالو، دوسروں کی برائی اور اپنی تعریف و بڑائی بیان نہ کرو، اپنی عزت کی بنیاد دوسروں کی ذلت پر نہ رکھو۔ ریا کاری سے بچو۔

تیاری کرلو

حضرت عمرؓ نے فرمایا: تو لے جانے سے پہلے خود کو تول لو، حساب لئے جانے سے پہلے اپنی جانچ کرلو بڑے دن کی پیشی کے لئے (ہر اعتبار سے تیاری کرلو)

یَومَئِذٍ تُعرَضُونَ لَا تَخفٰی مِنکُم خَافِیَۃ ۔ (الحاقہ ۱۸) | جس دن تم پیش کئے جاؤ گے تمھاری کوئی بات چھپی نہ رہے گی۔

اپنی فکر کرو

ابو سعید خُدریؓ فرمایا کرتے تھے: مریضوں کی عیادت اور جنازوں میں شرکت کیا کرو، اس سے فکر آخرت پیدا ہو گی۔ کسی جنازے میں شریک بعض لوگ مرنے والے پر افسوس کا اظہار کررہے تھے۔ ایک بزرگ نے فرمایا (جو اسی جنازہ میں موجود تھے) میاں اپنی فکر کرو یہ تو مر چکا اور اس نے تین ہولناک باتوں سے نجات پالی۔

(۱) ملک الموت کے دیکھنے۔ (۲) موت کے کڑوے ذائقے سے

(۳) خاتمہ کے خوف سے۔

مرض و عیادت

مرض اور جنّت

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ارشاد کا مفہوم ہے جب بندہ بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ دو فرشتوں کو اس کے پاس یہ دیکھنے کے لئے بھیجتے ہیں کہ میرا بندہ مرض میں کیا کہتا ہے۔ مومن بندہ کو اللہ کی تعریف کرتا دیکھ کر فرشتے اللہ سے عرض کرتے ہیں۔ الٰہی! آپ کا بندہ بیماری و تکلیف میں بھی آپ کی تعریف کر رہا ہے۔ حکم ہوتا ہے میرے بندہ سے کہہ دو اگر اس مرض میں وہ مر گیا تو سیدھا جنت میں جائے گا اور اگر صحت یاب ہو گیا تو اس گوشت سے بہتر گوشت اور اس سے بہتر خون دوں گا اور اس کے سارے گناہ معاف کر دوں گا۔ (عطا بن یسارؒ)

مومن و فاسق کی بیماری

سعید بن وہبؒ کہتے ہیں کہ میں حضرت سلمان فارسیؓ کے ساتھ ان کے ایک دوست کی عیادت کے لئے گیا۔ حضرت سلمانؓ نے دوست سے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کسی مومن کو مصیبت و بیماری میں مبتلا کرنے کے بعد صحت وعافیت دیتا ہے تو وہ مصیبت و بیماری اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ اور آئندہ کے لئے عمل کی طاقت و ہمت کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ اور فاسق وفاجر کی بیماری کے بعد شفا نصیب ہوتی ہے تو اس کی مثال اونٹ کی ہوتی ہے کہ اس کے مالک نے اسے رسی

سے باندھا اور پھر کھول دیا اونٹ پر نہ بندھنے کا اثر نہ کھلنے کا (فقیہ ؒ)

گناہ جھڑ جاتے ہیں

عبداللہ بن مسعودؓ خدمت نبوی میں حاضر ہوتے ہیں ۔ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بخار تھا۔ ہاتھ چھو کر کہنے لگے کہ آپؐ کو تو بہت شدید بخار ہے۔ فرمایا ہاں، دو آدمیوں کے برابر ہے۔ کیا اس لئے کہ آپ کو اجر بھی سب سے زیادہ ملے گا؟ فرمایا ہاں، اس کے بعد فرمایا جو مسلمان بھی بیماری مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے اس سے اس کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسے درخت کے پتے (پت جھڑ کے وقت) (فقیہ ؒ)

مرض نعمت ہے

ایک مہاجر صحابیؓ کسی مریض کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے تو وہاں فرمایا کہ مریض کو چار نعمتیں حاصل ہوتی ہیں ۔

(۱) اس کی خطائیں نہیں لکھی جاتیں ۔

(۲) اس کو عمل کرنے والوں کے برابر ثواب ملتا ہے۔

(۳) اس کے ہر جوڑ سے خطائیں نکل جاتی ہیں ۔

(۴) مرتا ہے تو بخش دیا جاتا ہے ۔ صحت پاتا ہے تو گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے۔ (جعفر بن برقانؒ)

نیکی کے تین خزانے

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ایک ارشاد کا مفہوم ہے

مریضوں کو کھانے پینے کے لئے مجبور نہ کرو۔ ان کو اللہ تعالیٰ کھلاتا پلاتا ہے مریض کی کراہٹ تسبیح ، چیخ تہلیل (کلمہ پڑھنا) اور اس کا سانس لینا صدقہ ، نیند عبادت ، کروٹیں بدلنا جہاد کے قائم مقام ہے۔

چار آدمی گناہوں سے پاک صاف ہو جاتے ہیں ۔

(۱) مریض اچھا ہونے کے بعد۔ (۲) مشرک ، ایمان لانے کے بعد۔

(۳) ایمان و احتساب کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھنے والا۔

(۴) حلال مال سے حج کرنے والا۔

فرمایا نیکی کے تین خزانے ہیں ۔

(۱) مرض کو چھپانا (۲) صدقہ کو چھپانا (۳) ہر مصیبت کو چھپانا

ایک مرتبہ سلمان فارسیؓ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے تو ان سے فرمایا اس مرض کی وجہ سے تمھیں تین نعمتیں حاصل ہیں۔

(۱) اس بیماری کے طفیل اللہ تعالیٰ تمہارا تذکرہ فرماتا تھا۔

(۲) گزشتہ گناہ معاف ہو جائیں گے ۔

(۳) دعائیں قبول ہوں گی جہاں تک ہوسکے دعا کرتے رہو (عبداللہ بن عمرؓ) ہر مومن کی یہی شان ہے ۔ بشرطیکہ اس میں ایمان کامل اور اس کے اوصاف موجود ہوں۔

رحمت و عذاب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: تمہارا پروردگار فرماتا ہے۔ اپنی عزت وجلال کی قسم میں کسی بندہ پر رحم فرمانا چاہتا ہوں

تو اس کو مختلف امراض و مصائب میں مبتلا کر دیتا ہوں تا کہ اس کے گناہ معاف ہو جائیں پھر بھی باقی رہ جاتے ہیں تو موت کی سختی کے ذریعہ معاف کر دیتا ہوں تا کہ وہ بندہ گناہوں سے پاک صاف ہو کر میرے پاس آئے۔

اور جس کو عذاب میں مبتلا کرنا چاہتا ہوں اس کو صحت و تندرستی، عیش وعشرت اور مال و دولت کی شکل میں اس کی نیکیوں کا بدلہ دنیا ہی میں دے دیتا ہوں یہاں تک کہ وہ خالی ہاتھ میرے پاس آتا ہے۔ (ابوسعید خُدریؓ)

مریض کی عیادت

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا۔ مریض کی عیادت کرنے والے پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی رہتی ہے جب تک وہ مریض کے پاس رہے (اس کا یہ مطلب نہیں کہ رحمت کے لالچ میں آپ مریض کے پاس سے اٹھنے کا نام نہ لیں۔ کسی کے زیادہ بیٹھنے سے مریض کو تکلیف ہوتی ہے جو عذاب کا سبب بن سکتی ہے۔ یہ اور بات ہے کہ مریض کو کسی کے بیٹھنے سے راحت ملتی ہو)۔ (فقیہؒ)

قلب کی سختی کا علاج

اُمِ درداءؓ سے کسی نے قساوت قلبی کی شکایت کی۔ فرمایا یہ تو بہت خطرناک اور مہلک مرض ہے۔ اس کا علاج کرو۔ علاج یہ ہے کہ

مریضوں کی عیادت، مسلمانوں کے جنازوں میں شرکت اور قبرستان جا کر قبروں پر غور وفکر کیا کرو۔

اس سے مریض کو بہت فائدہ ہوا اور اس نے ام درداءؓ کا بہت شکریہ ادا کیا۔

مسلمانوں کے درمیان صلح کرانا

تین دن سے زیادہ قطع تعلّق

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے۔ سلام، کلام نہ کرے ان سے بہتر وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔ (ابوایوب انصاریؓ)

نیز فرمایا! آپس میں قطع تعلق نہ کرو۔ اگر دو مسلمانوں کے درمیان تین دن سے زیادہ تعلق منقطع رہا اور اسی حال میں موت آگئی تو دونوں جنت سے محروم رہیں گے۔ (حسن بصریؒ)

صلح پر موقوف ہے

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: پیر اور جمعرات کو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور بہت سے گناہوں کی بخشش ہو جاتی ہے بشرطیکہ انہوں نے شرک نہ کیا ہو۔ البتہ جو لوگ آپس میں (نفس کی خاطر) قطع تعلق کیے ہوتے ہیں ان کی بخشش کو صلح کرنے تک

موقوف کر دیا جاتا ہے۔ یہی بات شعبان کی پندرھویں شب کے لئے فرمائی گئی ہے۔ (ابو ہریرہؓ)

پانچ کی نماز قبول نہیں

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ! پانچ آدمیوں کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

(۱) وہ عورت جس کا شوہر ناراض ہو۔

(۲) وہ غلام جو آقا کو ناراض کر کے بھاگ گیا ہو۔

(۳) وہ دو مسلمان جن کے درمیاں تین دن سے زیادہ قطع تعلقی ہے۔

(۴) شراب کا عادی (۵) وہ امام جس کے پیچھے نماز پڑھنے میں لوگوں کو کراہت ہو (فقیہؒ)

نماز قبول نہ ہونے کا مطلب ہے ثواب نہیں ملتا۔ ان میں سے جو بھی صحیح طریقہ پر نماز پڑھے گا تو فرض ادا ہو جائے گا۔ البتہ ان برائیوں کی وجہ سے ثواب نہیں ملے گا۔ اسی طرح قطع تعلق وہ مذموم ہے جو نفس کی خاطر ہو۔ اللہ کی خاطر قطع تعلق کرنا کمال ایمان کی علامت ہے۔ لیکن اس معاملہ میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ بعض دفعہ آدمی سمجھتا ہے کہ میری دشمنی اللہ کے لئے ہے حالانکہ وہ نفس کی خاطر ہوتی ہے۔

اور امام سے کراہت وہ معتبر ہے جو امام کے کسی غیر شرعی و غیر اخلاقی فعل کی وجہ سے ہو ورنہ تو عام طور پر یہی دیکھا جاتا ہے کہ

جہاں کسی وجہ سے امام و مقتدی کے درمیان اختلاف ہو، اس امام کے پیچھے نماز پڑھنا چھوڑ کر دس برائیاں امام کی بیان کر کے لوگوں کو ورغلانا شروع کر دیا جاتا ہے۔ اگر چہ اس سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا اکثر ائمہ مساجد شرعی و اخلاقی کردار سے خالی ہوتے ہیں جو اس منصب و مقام کے خلاف ہے۔

آسان وعمدہ

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے کہ دو مسلمانوں کے درمیان صلح کرا دینا صدقہ ہے۔ یہ نہایت آسان اور اللہ کو بہت پسند ہے۔ ایک موقع پر اس کو نفل نماز، روزہ وصدقہ سے بھی افضل فرمایا۔ (ابو ذرؓ)

آٹھ کے بدلے آٹھ

ایک بزرگ نے فرمایا: جو شخص آٹھ کاموں سے عاجز ہو اُسے چاہیے کہ دوسرے آٹھ ضرور کرے۔

(۱) جو اخیر رات میں اٹھ کر تہجد پڑھنے سے عاجز ہو، اسے چاہیے کہ دن میں گناہوں سے پرہیز کرے۔

(۲) جس میں نفلی روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو، اسے چاہیے کہ زبان کی حفاظت کرے۔

(۳) جو غیر عالم (کسی درجہ میں) علماء کی فضیلت حاصل کرنا چاہے اُسے چاہیے کہ غور وفکر زیادہ کیا کرے۔

(۴) جو غُربت کی وجہ سے صدقہ نہ کر سکتا ہو، اسے چاہیے کہ اس کے پاس جتنا بھی علم دین ہو دوسروں کو سکھائے۔

(۵) جو کسی وجہ سے حج نہ کر سکے، اسے چاہیے کہ خاص اہتمام کے ساتھ جمعہ کی پابندی کرے۔

(۶) جو میدان جہاد میں نہ جا سکتا ہو اسے چاہیے کہ نفس و شیطان سے جہاد کرے۔

(۷) جو عبادت گزاروں کا مقام حاصل کرنا چاہے مگر عبادت سے عاجز ہو اسے چاہیے کہ لوگوں کے درمیان صلح کرایا کرے۔

(۸) جو ابدال کے مقام کا خواہش مند ہو اسے چاہیے کہ دوسروں کے لئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے کرتا ہے۔ (فقیہؒ)

یہ تین کام ضرور کرو

ابواُمامہؓ فرماتے ہیں۔

(۱) مریض کی عیادت کرو چاہے اس کے لئے ایک میل چلنا پڑے۔

(۲) اللہ کے اس بندہ سے ضرور ملاقات کرو جس سے تمھیں اللہ کے لئے محبت ہے اگرچہ اس کے لئے دو میل چلنا پڑے۔

(۳) دو مسلمانوں میں صلح کرانے کی انتہائی کوشش کرو چاہے اس کام کے لئے تین میل پیدل جانا پڑے۔ مسلمان کو خوش کرنا مغفرت کا ذریعہ ہے۔ (حضرت علیؓ)

اس جھوٹ میں کوئی حرج نہیں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانے والا (صلح کرانے کیلئے جھوٹ بولے تب بھی) اپنی طرف سے کوئی اچھی بات کہہ دے یا کسی بات میں مبالغہ کر دے جس سے صلح آسان ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

لوگوں میں صلح کرانا نبوت کا ایک حصہ ہے اور جھگڑا فساد سحر کا دنیا میں لوگوں کو زیادہ سے زیادہ نفع پہنچانے اور ان کے درمیان صلح کرانے والے قیامت میں اللہ کے قریب ہوں گے۔ (اُم کلثوم بنت عقبہؓ)

حقوق زوجین

شوہر کے حقوق

ایک عورت نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حقوق معلوم کیے۔ آپؐ نے فرمایا:

(۱) بیوی پر لازم ہے کہ شوہر کے بلانے پر فوراً حاضر ہو اگرچہ سواری کی پیٹھ پر بیٹھی ہو۔

(۲) شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے۔

(۳) اس کی اجازت کے بغیر کہیں نہ جائے (ابن عمرؓ)

شوہر اور بیوی کے حقوق

منیٰ میں خطبہ دیتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگو! تمہاری بیویوں پر تمھارے اور تم پر ان کے حقوق ہیں۔ عورتوں پر واجب ہے کہ گھر میں کسی ایسے شخص کو نہ بلائیں جس کا آنا ان کے شوہر کو ناپسند ہو۔ شوہر کے علاوہ کسی مرد کی جانب نہ مائل ہوں۔ اگر عورت ان باتوں کا خیال نہ رکھے تو مرد کو ڈانٹ ڈپٹ کا حق ہے اور مردوں پر عورتوں کے حقوق یہ ہیں کہ وہ عورتوں کے لئے اپنی حیثیت کے مطابق بہتر سے بہتر نان نَفَقَہ کا انتظام کریں (اور ہر طرح اُن کی جائز خواہشات کا احترام کریں۔ (حضرت قتادہؓ)

اسلام سے پہلے عورت کی کوئی حیثیت نہیں تھی وہ سماج میں ایک بوجھ تصور کی جاتی اور اس کے ساتھ باندیوں بلکہ جانوروں سے بد تر سلوک کیا جاتا تھا۔ لیکن اسلام نے عورت کو وہ تمام حقوق عطا فرمائے جن کی وہ مستحق تھی۔

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: اگر عورت پانچ وقت نماز پڑھے، رمضان المبارک کے روزے رکھے، اپنی عصمت کی حفاظت اور شوہر کی اطاعت کرے تو جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو سکتی ہے۔

(۲) کامل مومن وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آئے۔ (حضرت ابو ہریرہؓ)

مرد پر عورت کے پانچ حق

فقیہ فرماتے ہیں کہ مرد پر عوررت کے پانچ حق ہیں۔

(۱) پردہ میں رکھ کر اس کی خدمت کرے۔ کسی کام کے لئے باہر نہ جانے دے۔ عورت کا باہر نکلنا فتنہ و گناہ سے خالی نہیں۔

(۲) اس کو ضروری علم دین سکھائے (باپ کے بعد شوہر پر بھی یہ ذمہ داری ہے)

(۳) حلال روزی کھلائے (۴) اس پر زیادتی نہ کرے کیوں کہ وہ اس کے پاس اللہ کی امانت ہے

(۵) اس کی طرف سے پیش آنے والی برائیوں اور تکلیفوں کو برداشت کرے (تب ہی نباہ ممکن ہے) ورنہ معاملہ سنگین ہو سکتا ہے (کہ طلاق کی نوبت آ کر گھر برباد ہو جائے)

چار مصارف

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ چار خرچوں کا حساب نہیں ہوگا۔

(۱) والدین پر کیا جانے والا خرچہ۔ (۲) روزہ کے افطار کا خرچہ۔

(۳) جو کسی مقروض یا مقدمہ میں پھنسے ہوئے کو دیا جائے۔

(۴) بیوی بچوں کی (جائز) ضروریات پر کیا جانے والا۔ سب سے بہتر اور باعث اجر وثواب اہل وعیال پر کیا جانے والا خرچہ ہے۔

(حضرت انسؓ)

خود پسندی

(اپنے آپ کو اچھا سمجھنا)

دو چیزیں

عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں: نجات و کامیابی دو چیزوں میں ہے۔

(۱) تقوی (۲) نیّت

اسی طرح ہلاکت بھی دو چیزوں سے ہے۔

(۱) قنوطیت (مایوسی) (۲) تکبُّر

خود پسندی

ایک بزرگ کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ دھوپ میں چلتا تو بادل سایہ کر لیتا تھا۔ ایک روز کہیں جا رہا تھا اور بادل سر پر سایہ کئے ہوئے تھا۔ ایک شخص اس کے ساتھ میں چلنے لگا۔ اس بزرگ کو خیال ہوا کہ میرا مقام اتنا بلند ہے کہ اس جیسا شخص بھی میری رفاقت سے فائدہ اٹھاتا ہے ایک جگہ پہنچ کر جب دونوں علیحدہ ہوئے تو بادل بزرگ کو چھوڑ کر اس دوسرے شخص کے ساتھ ہو گیا۔ (یہ اس بزرگ کے تکبّر اور خود پسندی کا نتیجہ تھا۔ (فقیہؒ)

درستگی

حضرت عمرؓ نے فرمایا: اے انسان تیری توبہ کی قبولیت اس پر

موقوف ہے کہ تو اپنے گناہ کو پہچانے۔ تیرے عمل کی درستگی اس میں ہے کہ تو تکبّر کو چھوڑ دے اور شکر کی درستگی اپنی کوتاہی کو جان لینے میں ہے۔ (فقیہؒ)

یہ انہی کا مقام تھا

عمر بن عبدالعزیزؒ کی کیفیت یہ تھی کہ تقریر کرتے کرتے عُجب و خود پسندی کا ذرا بھی خطرہ محسوس فرماتے تو اسی وقت تقریر کرنا بند کر دیتے۔ لکھتے لکھتے محسوس کرتے تو اس کو پھاڑ دیتے اور فرماتے اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوذُبِکَ مِنْ نَفْسِی اے اللہ میں اپنے نفس سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

نہایت قیمتی

مطرف بن عبداللہ فرمایا کرتے تھے: اے انسان! اگر تو رات بھر سوئے اور صبح کو ندامت کے ساتھ اٹھے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ رات بھر عبادت کر کے صبح کو تکبر و خود پسندی میں مبتلا ہو۔

کسوٹی

حضرت عائشہؓ سے کسی نے معلوم کیا میں کیسے سمجھوں کہ میں نیک ہوں یا بد؟ فرمایا جس وقت تیرے دل میں یہ خیال ہو کہ میں بہت بُرا اور گناہ گار ہوں تو سمجھ لے کہ تو نیک ہے اور اگر اپنے لئے نیکی کا تصور آئے تو سمجھ لے کہ تو بُرا ہے۔

تکبّر سے بچو!

خود پسندی بہت بُری خصلت ہے جو انسان کو ذلت کے گڑھے میں دھکیل دیتی ہے۔ اس کمینی اور ذلیل عادت سے بچنے کے لئے چار باتیں اپنے اندر پیدا کرنا ضروری ہیں۔

(۱) ہر نیکی اور بھلائی کی توفیق کو اللہ ہی کی طرف سے جانے اس میں اپنا کمال بالکل نہ سمجھے۔ اس سے شکر کی توفیق ہو گی اور بڑی سے بڑی نیکی کرنے کے بعد بھی اپنی جانب خیال نہیں جائے گا۔

(۲) اللہ نے روحانی و مادی جتنی نعمتیں عنایت فرمائی ہیں ان میں بار بار غور کرے اور یہ سمجھے کہ میں ان کا ہرگز مستحق نہیں ہوں اللہ نے محض اپنے فضل سے مرحمت فرمائی ہیں۔ ان نعمتوں کا مقابلہ اپنے اعمال سے کرتا رہے جب اعمال کم اور انعامات زیادہ نظر آئیں گے تو شکر کی توفیق اور عُجب و خود پسندی سے دوری حاصل ہو گی۔

(۳) اپنے اعمال کے متعلق (چاہے کتنے ہی بڑے اور عمدہ کیوں نہ ہوں۔ ڈرتا رہے کہ پتہ نہیں قبول ہوں یا نہ ہوں)۔ اللہ کی بے نیازی کا تصور بار بار کرے کہ وہ کسی کا محتاج و پابند نہیں چاہے کسی کے اعمال قبول کرے اور چاہے جس کے رد کر دے۔ اعمال کی قبولیت کے لئے جو شرطیں بیان کی گئی ہیں

ہم جیسے انسانوں میں کہاں طاقت ہے کہ ان کو پورا کر سکیں (بس دارومداران کے فضل پر ہے) اس کیفیت کے ساتھ انشاء اللہ تکبّر سے بچا رہے گا۔

(۴) بار بار اپنے ماضی و حال کے گناہوں اور نافرمانیوں کو یاد کرے کہ خدانخواستہ اگر برائیاں نیکیوں سے زیادہ ہوئیں تو کیا ہو گا۔ اس سے بھی تکبّر ٹوٹے گا (برائیاں زیادہ کیا معنی اگر ایک ہی برائی اور نافرمانی پر غصہ آجائے اور پکڑ ہو جائے تو کون بچا سکتا ہے)۔

شاہی مجلسیں

فتنوں کی جگہ

حضرت حُذیفہؓ نے فرمایا: فتنوں کی جگہ سے بچو۔ لوگوں نے معلوم کیا کہ فتنوں کی جگہ کون سی ہے؟ فرمایا بادشاہوں اور امیروں کے دروزے۔ کسی نے حضرت عمر بن عبدالعزیز سے عرض کیا۔ میں بادشاہ کی مجلس میں ایک بات کہتا ہوں اور باہر آکر اس کے خلاف کہتا ہوں۔ فرمایا کہ ہمارے نزدیک تو یہ نفاق ہے۔

دین کی بربادی

حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا: بعض آدمی دین لے کر بادشاہ

کی مجلس میں جاتا ہے اور اس کو برباد کر کے واپس آتا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ وہ کیسے؟ فرمایا وہ بادشاہ کے سامنے ایسی باتیں کرتا ہے جن سے وہ خوش ہو۔ حالانکہ اللہ باتوں سے ناراض ہوتا ہے۔ لیکن اس کو اللہ کی ناراضی کی پروا نہیں ہوتی۔

تین خطرناک

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں۔ اس اُمت کے لئے تین باتیں انتہائی خطرناک ہیں:

(۱) دنیا کی محبت (۲) اقتدار کی ہوس

(۳) بادشاہوں (نوابوں رئیسوں) دروازوں کے چکر (آج کل تو تینوں باتیں ہی موجود ہیں۔

چاپلوسی اور جہنم

حضرت مکحول نے فرمایا: قرآن و حدیث کا علم رکھنے والا اگر چاپلوسی کے لئے بادشاہوں کے دروازوں پر جاتا اور ان کی ہاں میں ہاں ملاتا ہے تو وہ جہنّمی ہے (اس برائی کی سزا بھگتنے کے لئے جہنم میں ضرور جائے گا)۔

بدترین عالم

فضیل بن عیاض فرماتے ہیں جو شخص صرف عبادت کرتا ہے اور بادشاہوں وغیرہ کے پاس نہیں آتا جاتا تو وہ اس تہجد گزار، ذاکرو

شاغل اور مجاہد سے بہتر ہے جو شاہوں کی مجلس کا حاضر باش ہو۔ اسی طرح وہ بدترین عالم ہے جس کے متعلق جب بھی دریافت کرو کہ کہاں ہے تو کہا جائے کہ بادشاہ یا کسی حاکم کے پاس گیا ہوا ہے۔ (آج تو ہم لوگ اس کو معراج سمجھتے ہیں)

ان کے لئے چھوڑ دو

حضرت عیسیٰؑ نے دنیا دار علماء کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: تم صحیح راستہ سے بھٹک گئے کہ دنیا اور اس کی چیزوں کی محبت میں مشغول ہو گئے (یہ تمہارے لئے نہیں ہے) بادشاہوں نے علم و حکمت کو تمہارے لئے چھوڑ دیا تم ملک و مال کو ان کے لئے چھوڑ دو (فقیہؒ)

میں اس کا اہل نہیں

ابو جعفر نے امام ابو حنیفہؒ سے درخواست کی: حضرت حکومت کے سلسلہ میں آپ ہماری مدد فرما دیا کریں تو بڑا کرم ہو۔ امام صاحب نے فرمایا کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں۔ کہنے لگا ''سبحان اللہ'' حضرت آپ سے زیادہ کون اہل ہوگا۔ میری دلی خواہش ہے آپ اس کو قبول فرمائیں۔ امام صاحب نے فرمایا۔ اگر میں سچا ہوں تو عرض کر ہی چکا کہ میں اہل نہیں ہوں اور (خدانخواستہ) اگر جھوٹا ہوں (جیسا کہ آپ کے اصرار سے معلوم ہوتا ہے) تو جھوٹا آدمی قاضی، امیر المومنین اور حاکم بننے کے لائق کہاں؟ (فقیہؒ)

عہدہ کی خواہش

ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں جا رہا تھا۔ راستہ میں دو آدمی میرے ساتھ ہو گئے۔ خدمت اقدس میں پہنچ کر دونوں نے درخواست کی۔ ہم کو کہیں کا عالم (حاکم) بنا دیجئے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ کسی کی خواہش و مطالبہ پر عہدہ نہیں دیا جاتا۔

یہ لوگ متقی نہیں

حضرت حسن بصریؒ، ابن ہبیرہ کے دروازہ کے سامنے سے گزرے تو دیکھا کہ بہت سارے قاری جمع ہیں۔ فرمایا میرے نزدیک یہ لوگ متقی نہیں ہیں۔

قراءت کا مقابلہ کرنے اور کرنے والے اس پر غور کریں۔ جو انعام اور شہرت کی خاطر اس فن میں مہارت پیدا کرتے ہیں۔ ایک مقولہ نقل کیا گیا ہے کہ مال داروں یا مال داروں کے مولویوں اور بازاری قاریوں کے پڑوس میں بھی نہ رہو۔ (تنبیہ الغافلین میں اس کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جانب کی گئی ہے)۔

واللہ اعلم (دنیادار سے مال دار مراد ہیں)

بہت دشوار ہے۔

ضحاک نے ابن مزاحم سے فرمایا: ایک مرتبہ پوری رات بے

چینی کے ساتھ کروٹیں بدلتا یہ سوچتا رہا کہ کوئی ایسا کلمہ معلوم ہو جائے جس سے بادشاہ تو خوش ہو جائے مگر احاکم الحاکمین ناراض نہ ہو، مگر کامیاب نہ ہو سکا۔

دور ہی بھلے

عیسیٰ بن موسیٰ سے ابن شبرمہ ایک موقع پر کہنے لگے: حضرت آپ ہمارے پاس بالکل تشریف نہیں لاتے۔ (ایسی کیا ناراضی ہے؟) فرمایا آپ سے دُور ہی بھلے۔ آپ کی قربت و دوستی فتنہ میں مبتلا کرنے والی اور مخالفت خطرہ میں ڈالنے والی ہے۔ جو چیز میرے پاس ہے (ایمان وتقوی) اس کے بارے میں آپ کا خوف نہیں اور جو آپ کے پاس ہے (مال و دولت) اس کا میں امیدوار نہیں۔

ایک بزرگ نے فرمایا: بادشاہ کے ہم نشین کو تین غلط کام ضرور کرنے پڑتے ہیں۔

(۱) ان کی رضا وخواہش کا خیال رکھنا (دل چاہے نہ چاہے)

(۲) عہدہ اور مال کی وجہ سے ان کی تعظیم۔

(۳) ہر بات میں ان کی تائید (صحیح ہو یا غلط) لاحول و لا قوة اِلَّا باللہ

عداوت شیطین اور اس کی پہچان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: میں داعی و مبلغ بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ کسی کی ہدایت میرے اختیار میں نہیں ہے اور

ابلیس ہر برائی کو مزین کر کے انسانوں کے سامنے پیش کرتا ہے۔ اس سے آگے اس کا بس نہیں چلتا کہ کسی کو زبردستی گمراہ کردے (اوکما قال) انسان کوشش کر کے خود کو شیطانی وسوسوں سے بچا سکتا ہے۔ ضرورت اسکی ہے کہ وہ اسکی عداوت اور مکاریوں سے واقف ہو۔

چار علامتیں

کسی نے کہا ہے جاہل کی چار علامتیں ہیں۔

(۱) بلا وجہ غصہ کرنا۔ (۲) نفس کی پیروی کرنا۔

(۳) بے موقع اور بلا ضرورت مال خرچ کرنا۔

(۴) دوست و دشمن کو نہ پہچاننا۔

پہچان نہ ہونے کی بنا پر ہی انسان اللہ کے مقابلہ میں شیطان کی پیروی کرنے لگتا ہے۔

اسی طرح عقل مند کی چار علامتیں ہیں۔

(۱) جاہل کی جہالت پر بردباری اختیار کرنا۔

(۲) نفس کو باطل سے دور رکھنا۔

(۳) موقع ومحل دیکھ کر مال خرچ کرنا۔ (۴) دوست و دشمن کو پہچاننا۔

شیطان کی ملاقات

وہب بن منبہؒ فرماتے ہیں: حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ملاقات ایک مرتبہ شیطان سے ہو گئی۔ حضرت یحییٰ نے اس سے لوگوں کے

مزاج اور طبیعتوں کے متعلق دریافت فرمایا۔ ابلیس نے کہا کہ ایک قسم تو آپ جیسے لوگوں کی ہے کہ جن پر ہمارا کوئی بس نہیں چلتا۔ دوسرے وہ لوگ ہیں جو مکمل طور پر ہمارے قبضہ میں ہیں جس طرح بچوں کے قبضہ میں گیند ہوتی ہے ہم ان کو اپنی مرضی کے مطابق نچاتے رہتے ہیں۔ تیسرے ایسے لوگ ہیں جن کو بہکانے میں بڑی مشکلات پیش آتی ہیں۔ ہم انتہائی کوشش کر کے کسی نہ کسی طرح ان کو گناہ پر آمادہ کرتے ہیں اور کبھی گناہ کرا بھی دیتے ہیں۔ لیکن بعد میں ان کا استغفار ہماری ساری محنت پر پانی پھیر دیتا ہے۔ اگر چہ ان سے مایوس تو نہیں ہوتے مگر ان کو گمراہ کرنے میں کامیاب بھی نہیں ہوتے۔

شیطان کے دس دروازے

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے نہایت غوروفکر اور محنت کے بعد اس کا پتہ لگایا کہ شیطان کن کن راستوں اور دروازوں سے انسان کے پاس آتا اور اس پر قابو پاتا ہے۔ چنانچہ مجھے دس دروازے نظر آئے۔

پہلا دروازہ :۔حرص و بدظنی، اس دروازے کو قناعت اور حسن ظن کے ذریعہ بند کرتا ہوں۔ اس میں مزید تقویت اس آیت کے پڑھنے سے ہوتی ہے۔

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا ۝ ھود۔۶

دنیا میں کوئی جاندار ایسا نہیں جس کی روزی اللہ کے ذمہ نہ ہو۔

دوسرا دروازہ :۔زندگی کی خواہش اور لمبی اُمیدیں ، اس کا مقابلہ اچانک موت کے تصور سے کرتا اور حسب ذیل آیت کی تلاوت کو اس میں مفید پاتا ہوں۔

وَمَا تَدرِی نَفس" بِاَیِّ اَرضٍ تَمُوتُ O یوسف ۔۵۳	کوئی نہیں جانتا کہ وہ کہاں مرے گا۔

تیسرا دروازہ:راحت ونعمت کی خواہش ۔ اس کے مقابلہ کے لئے زوالِ نعمت اور سوء حساب کا تصور بہت کارگر ہے اور اس آیت کا پڑھنا مفید ہے۔

ذَرہُم یاکُلُوا وَیَتَمتَّعُوا وَیُلهِهِمُ الاَمَلُ فَسَوفَ یَعلَمُونَ O الحجر ۔۳	ان کو آرزوؤں میں بھٹکتا کچھ دن کے لئے چھوڑ دو کچھ کھا پی لیں۔ عنقریب انجام کو جان لیں گے۔

چوتھا دروازہ:عُجب و خود پسندی ۔ یہ دروازہ اللہ کے احسانات اور خوفِ آخرت کے تصُّور سے بند ہوتا ہے۔ اس کے لئے آیت ذیل کا پڑھنا مفید ہے۔

فَمِنهُم شَقِی" وَّسَعِید" ہود۔۱۰۵	ان میں کچھ بد بخت ہیں اور کچھ نیک بخت۔

پانچواں دروازہ:۔دوسروں کی تحقیر و تذلیل۔ اس کے مقابلہ کے لیے ضروری ہے کہ دوسروں کی تعظیم کرے اگرچہ بتکلّف ہو اور اس آیت کی تلاوت کیا کرے۔

وَلِلّٰهِ العِزَّةُ وَلِرَسُولِهٖ وَلِلمُومِنِینَ O	عزت صرف اللہ ، رسول اور مسلمانوں کے لئے ہے۔

چھٹا دروازہ:۔حسد اس کا علاج یہ ہے کہ لوگوں کے درمیان انصاف اور اللہ کی تقسیم پر خود کو راضی کرے اور اس آیت کریمہ کو پڑھا کرے۔

نَحنُ قَسَمنَا بَینَہُم مَعِیشَتَہُم فِی الحَیٰوۃِ الدُّنیا O	دنیا میں لوگوں کے درمیان روزی ہم ہی نے تقسیم کی ہے۔

آٹھواں دروازہ:۔ریاکاری اور خودستائی۔یہ بھی ایک خطرناک مرض ہے۔اس کا علاج اخلاص کے ذریعہ ہوگا۔یہ آیت پڑھا کرے۔

فَمَن کَانَ یَرجُوالِقَاءَ رَبِّہٖ فَلیَعمَل عَمَلاً صَالِحاً وَّلَا یُشرِك بِعِبَادَةِ رَبِّہٖ اَحَدًا O زخرف۔۳۲	جو اپنے پروردگار کی ملاقات کا خواہش مند ہو اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور عبادت الٰہی میں کسی کو شریک نہ کرے۔

نواں دروازہ:۔تکبّر : اس دروازہ کو بند کرنے کے لئے تواضُع وانکسار کی ضرورت ہے اور یہ آیت اس کے لئے مفید ہے۔

اِنَّا خَلَقنٰکُم مِّن ذَکَرٍ وَّاُنثٰی وَجَعَلنٰکُم شُعُوبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا اِنَّ اَکرَمَکُم عِندَ اللّٰہِ اَتقٰکُم O الحجرات ۱۳	ہم نے تم کو ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا اور مختلف خاندانوں اور قبیلوں میں تقسیم کر دیا تاکہ ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بے شک

اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز زیادہ تقویٰ والا ہے۔

دسواں دروازہ:۔ لالچ ہے ۔ علاج یہ ہے کہ تمام لوگوں

اور ان کی چیزوں سے مایوس ہو کر صرف اللہ پر بھروسہ کرے اور آیت ذیل میں غور وفکر کیا کرے۔

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهُ مَخْرَجاً وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ○ (الطلاق ۲۔۳)	جو اللہ سے ڈرتا ہے اس کے لئے مصائب سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا اور ایسی جگہ سے روزی پہنچاتا ہے جہاں سے اس کو وہم وگمان بھی نہ ہو۔

شیطان کا غلبہ؟

عبدالرحمٰن بن انعمؒ فرماتے ہیں کہ موسیٰؑ کی مجلس میں رنگ برنگی ٹوپی لگائے ایک شخص آیا۔ داخل ہوتے ہی ٹوپی اتار لی اور سلام کیا۔ موسیٰؑ نے سلام کا جواب دے کر دریافت کیا۔ آپ کون ہیں اور کیسے آئے؟ کہا میں ابلیس ہوں۔ حضرت کو سلام کرنے چلا آیا۔ اچھا ٹوپی کیوں اتار لی؟ بولا یہ تو لوگوں کو بہکانے کے لئے ہے۔

موسیٰؑ نے فرمایا: انسان کی کون سی کمزوری ہے جس کی وجہ سے تو اس پر قابو پالیتا ہے؟ کہنے لگا۔ جب انسان اپنی ذات اور عمل کو اچھا سمجھنے لگتا اور گناہوں کو بھول جاتا ہے تو میں اس پر غالب آجاتا ہوں۔

شیطان کے پندرہ دشمن:

وہب بن منبہؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں شیخ کی شکل بنا کر شیطان آیا۔ آپ نے فرمایا۔

ملعون یہ بتا کر میری اُمت میں تیرے دشمن کتنے ہیں؟ جواب دیا پندرہ۔

(۱) سب سے بڑے تو آپؐ (۲) امام عادل
(۳) متواضع مال دار (۴) سچا وایماندار تاجر
(۵) اللہ سے ڈرنے والا عالم (۶) مومن ناصح
(۷) رحم دل مسلمان (۸) توبہ پر قائم رہنے والا تائب
(۹) حرام کاموں سے بچنے والا (۱۰) ہمیشہ باوضو رہنے والا
(۱۱) کثرت سے صدقہ کرنے والا (۱۲) اچھے اخلاق والا
(۱۳) تمام لوگوں کو نفع پہنچانے والا (۱۴) پابندی سے تلاوت کرنے والا
(۱۵) تہجد گزار

اور دوست کتنے ہیں؟ صرف دس

شیطان کے دس دوست:

(۱) ظالم بادشاہ (۲) متکبر مال دار (۳) بے ایمان تاجر
(۴) شرابی (۵) چغل خور (۶) زانی (۷) یتیم کا مال کھانے والا
(۸) نماز میں سستی کرنے والا (۹) زکوٰۃ نہ دینے والا
(۱۰) لمبی لمبی اُمیدیں رکھنے والا۔

انسان کے چار دشمن

انسان کے چار بڑے خطرناک دشمن ہیں ان سے بچنے کے لئے نہایت ہوشیاری اور کوشش درکار ہے۔

(۱) دنیا۔ یہ دنیا بہت دھوکہ باز اور مکار ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔

وَمَا الحَیٰوۃُ الدُّنیَا اِلَّا مَتَاعُ الغُرُورِ۔ فَلَا تَغُرَّنَّکُمُ الحَیٰوۃُ الدُّنیَا وَلَا یَغُرَّنَّکُم بِاللّٰہِ الغَرُورُ ○ (لقمان ۳۳)	دنیا کی زندگی دھوکہ کی پونجی کے سوا کچھ نہیں یہ دنیا کی زندگی تم کو دھوکہ میں نہ ڈال دے اور کہیں شیطان تم کو فریب میں مبتلا نہ کر دے۔

(۲) نفس (یہ تمام دشمنوں سے زیادہ مکار دشمن ہے) قرآن پاک میں حضرت یوسفؑ کا قول نقل کیا گیا ہے۔

وَمَا اُبَرِّیءُ نَفسِی اِنَّ النَّفسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوءِ ○ (یوسف ۵۳)	میں اپنے نفس کی براءت نہیں کرتا۔ نفس تو برائی کا حکم دیتا ہی ہے۔

(۳) شیطان :۔ (اس کا تو مشن ہی انسان دشمنی ہے۔ ابھی برصیصا کے ساتھ اس کا کارنامہ سن ہی لیا۔

(۴) بُرا انسان :۔ (بُرا ساتھی شیطان سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ وہ لاحول سے بھاگ تو جاتا ہے یہ تو ہر وقت ساتھ ہی رہتا ہے۔

رضا برضائے مولیٰ

اللہ کے ہر فیصلہ پر راضی رہو

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُھُم بِالاُنثٰی ظَلَّ وَجھُہٗ مُسوَدًّا وَّھُوَا کَظِیمٌ ○ (النحل ۵۸)	اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی کی خوشخبری دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور دل میں گھٹتا ہے۔

حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کی یہ خبیث

عادت مسلمانوں کو بتائی تاکہ وہ اس سے دُور رہیں۔

انسان کے حق میں اللہ کا فیصلہ خود اس کے فیصلہ سے بہتر ہے اگرچہ اپنا فیصلہ ظاہر میں بھلا معلوم ہوتا ہو۔ اس لئے مومن کو چاہیے کہ وہ فیصلہ خداوندی کو برضا و رغبت قبول کرے۔

ہر چیز کی اچھائی برائی صرف خدا ہی جانتا ہے۔ اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اس لئے عقل کا بھی تقاضہ یہی ہے کہ نہ جاننے والا جاننے والے کے فیصلہ کو صحیح سمجھ کر قبول کرے۔

چار منزلیں

بعض بزرگوں نے فرمایا! منزلیں چار ہیں۔

(۱) دُنیا (۲) قبر (۳) حشر (۴) جنت یا جہنم

(۱) دُنیا :۔ اس کی مثال اس مسافر کی سی ہے جو سواری پر سامان رکھ کر کچھ کھانے لگے کہ نہ تو اطمینان سے کھاتا ہے نہ سواری کو چھوڑتا ہے۔ نہ سامان اُتارتا ہے کیوں کہ روانگی قریب ہے۔

(۲) قبر :۔ اس کی مثال یوں سمجھو جیسے مسافر راستہ میں ایک آدھ رات کے لئے ٹھہر جائے کہ وہاں ضرورت کا سامان اتار لیتا ہے کہ کچھ سکون مل جائے (لیکن رہتا ہے پابہ رکاب ہی)

(۳) حشر :۔ اس کی مثال اس حاجی کی سی ہے جو اپنی آخری منزل مکہ تک پہنچ گیا مگر وہاں بھیڑ بھاڑ سے پریشان ہے۔

(۴) جنّت یا جہنم :۔ انسان کی منزل مقصود ہے جس طرح حاجی

حج سے فراغت کے بعد اپنی اصلی منزل کی طرف واپس آتا ہے اسی طرح ہر ایک میدان حشر سے منزل مقصود کی جانب جائے گا۔

حج مقبول ہے تو راستہ کی تمام تکلیفیں آسان بلکہ باعث مسرت ورنہ خسارہ ہی خسارہ کہ کثیر رقم بھی خرچ کی، سفر کی تکلیفیں بھی برداشت کیں اور ناکام واپس آیا۔ اسی طرح جنتی جنّت میں جا کر دنیا کی تمام تکلیفوں کو بھول جائے گا بلکہ اس کی وجہ سے ترقی درجات کو دیکھ کر تمنا کرے گا کہ دنیا میں اور زیادہ تکلیفیں اٹھائی ہوتیں اور جہنمی دنیا کی تمام راحتوں کو بھول جائے گا۔

سات سو علماء کا ایک ہی جواب

شفیق بن ابراہیمؒ فرماتے ہیں: میں نے سات سو علماء سے پانچ سوال کئے سب نے ایک ہی جواب دیا۔

(۱) عقل مند کون ہے؟ جو دنیا کو ناپسند کرتا ہے۔

(۲) سمجھدار اور دانا کون ہے؟ جو دنیا سے دھوکہ نہ کھائے۔

(۳) غنی کون ہے؟ جو اللہ کی تقسیم پر راضی ہو۔

(۴) فقیر کون ہے؟ جو زیادہ کا مطالبہ نہ کرے (غالباً مال و دنیا)

(۵) بخیل کون ہے؟ جو اپنے مال میں سے اللہ کا حق نہ دے۔

تین پر اللہ کا غصّہ

ایک بزرگ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو بندہ کی باتوں پر غصّہ آتا ہے۔

(۱) اللہ کے احکام میں کوتاہی کرنا۔ (۲) اللہ کی تقسیم پر راضی نہ ہونا۔ (۳) خواہش پوری نہ ہونے پر اللہ سے ناراض ہونا۔

اَنبیاء علیہم السَّلام کی بارہ عادتیں

حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام کی بارہ عادتیں مشہور ہیں:

(۱) اللہ کے وعدہ پر یقین۔ (۲) لوگوں کی چیزوں سے بے نیازی

(۳) شیطان سے دشمنی (۴) نفسانی خواہشات کی مخالفت

(۵) اللہ کی مخلوق سے محبت و شفقت (۶) ناگوار باتوں اور تکلیفوں کی برداشت،

(۷) دخول جنت کا یقین (۸) ہر ایک کے ساتھ تواضُع

(۹) عداوت و مخالفت کی وجہ سے نصیحت کو ترک نہ کرنا۔ (۱۰) مال جمع نہ کرنا جو آئے لوگوں پر خرچ کر دینا۔

(۱۱) ہمیشہ باوضو رہنا۔ (۱۲) دنیا کی چیزوں کے ملنے پر خوش اور چھن جانے پر غمگین نہ ہونا۔

زاہدوں کی دس خصوصیات

بعض حکماء نے فرمایا۔ زاہدوں کی دس خصوصیات ہوتی ہیں:

(۱) شیطان کی دشمنی کو واجب جانتے ہیں۔

(۲) ایسا کوئی کام نہیں کرتے جو قیامت میں حجت نہ بنے۔

(۳) موت کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔

(۴) محبت و دشمنی اللہ ہی کے لئے کرتے ہیں ۔

(۵) ہر حال میں امر بالمعروف اور اور نہی عن المنکر کرتے ہیں ۔

(۶) اللہ کی بنائی ہوئی چیزوں میں غور وفکر اور ان سے عبرت حاصل کرتے ہیں ۔

(۷) ان باتوں کی فکر سے دور رہتے ہیں جن سے اللہ ناراض ہو۔

(۸) اللہ کے غصہ اور عذاب سے کبھی بے خوف نہیں رہتے ۔

(۹) اللہ کی رحمت سے کسی حال میں بھی مایوس نہیں ہوتے ۔

(۱۰) دنیا کی چیزوں کے ملنے پر خوش اور نہ ملنے پر رنجیدہ نہیں ہوتے ۔

مومن کی مثال آکاس کی سی ہے جو گرمی سردی وغیرہ سے متاثر نہیں ہوتا بلکہ ہر حال میں یکساں رہتا ہے۔

اور منافق کی مثال گلاب کی سی ہے کہ ذرا سی گرمی و سردی سے متاثر ہو جاتا ہے۔

مومن و منافق

مومن ، خوشحالی وتنگ دستی، صحت و بیماری ، راحت وپریشانی ہر حال میں اللہ سے راضی وخوش رہتا ہے۔

منافق ،صحت و دولت میں سرکش اور بیماری و غربت میں مایوس ہو جاتا ہے۔

وعظ و نصیحت

جناب رُسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا وعظ

ابو سعید خُدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن عصر سے مغرب تک وعظ فرمایا۔ بعض نے یاد رکھا بعض بھول گئے۔

ارشاد فرمایا لوگو! دنیا بڑی خوشنما اور میٹھی نظر آتی ہے۔ اللہ نے تم کو دنیا میں آزمائش اور امتحان کیلئے بھیجا ہے۔

کان کھول کر سن لو۔ دنیا خصوصاً عورتوں سے بچے رہنا۔ لوگ کئی قسم کے ہیں ۔ بعض ایمان پر ہی زندگی گزارتے ہیں اور ایمان پر ہی مرتے ہیں اور بعض ایمان پر پیدا ہوتے اور ایمان ہی پر زندگی گزارتے ہیں لیکن مرتے ہیں کفر پر اور کچھ کفر پر پیدا ہوتے اور کفر ہی پر زندگی گزارتے ہیں ۔ لیکن ایمان پر مرتے ہیں۔

سنو، غصہ آگ کی ایک چنگاری ہے جو انسان کے قلب میں سلگتی ہے۔ اسی لئے غصہ کے وقت آنکھیں سُرخ ہو جاتیں اور گردن کی رگیں پھول جاتی ہیں۔ جسے دیر سے غصہ آئے اور جلد اُتر جائے۔ جسے جلد غصہ آئے اور جلد ہی اُتر جائے۔ وہ بھی غنیمت ہے اور سب سے بُرا وہ ہے جسے جلد غصہ آئے اور دیر سے اترے اور جسے دیر سے غصہ آئے اور دیر ہی میں اترے وہ اس کے مقابلہ میں غنیمت ہے۔

اور سنو ! سب سے اچھا تاجر وہ ہے جو قرضہ کے مطالبہ میں نرمی

اور ادائیگی میں جلدی کرتا ہو۔ جو مطالبہ میں نرمی اور ادائیگی میں سخت ہو وہ بھی غنیمت ہے کہ ایک عادت بری ہے تو ایک اچھی بھی ہے اور وہ بہت ہی برا ہے جو مطالبہ میں بھی سخت ہو اور ادائیگی میں بھی۔اس کے مقابلہ میں وہ غنیمت ہے جو مطالبہ میں سخت اور ادائیگی میں نرم ہو۔

دیکھو، قیامت میں ہر دھوکہ باز اور غدّار کے پاس علامت کے طور ایک جھنڈا ہوگا اور سب بڑا غدّار وہ ہے جو مسلمانوں کے عادل حاکم سے غداری کرے۔

یاد رکھو، سب سے افضل جہاد ظالم حاکم کے سامنے حق بات کہنا ہے۔خبر دار لوگوں کی مخالفت کی وجہ سے حق بات کہنے سے نہ رکنا جب سورج غروب ہونے لگا تو فرمایا دنیا کی زندگی گزشتہ کے مقابلہ میں اتنی ہی باقی ہے جتنی سورج کے غروب میں دیر ہے۔

رفق و نرمی

نرمی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ جسے نرمی کا کچھ حصہّ مل گیا اسے دُنیا و آخرت کی تمام بھلائیاں مل گئیں اور جو اس سے محروم رہا وہ گویا تمام بھلائیاں سے محروم رہا (قاسم عن عائشہؓ)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات

(۱) ارشاد فرمایا: ایمان کے بعد سب سے بڑی عقل مندی کی بات

لوگوں سے محبت رکھنا اور ان کی خاطر مدارات کرنا ہے۔

(۲) مشورہ کرنے والا کبھی ناکام و برباد نہیں ہوتا اور مشورہ سے بے نیاز کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔

(۳) اللہ کو کسی کی ہلاکت منظور ہوتی ہے تو اس کو اس کی خودرائی میں بھٹکتا چھوڑ دیتا ہے۔

(۴) دنیا میں اچھے کام کرنے والے آخرت میں بھی اچھے اور بُرے کام کرنے ولاے بُرے شمار ہوں گے۔ (سعید بن مسیّبؒ)

(۵) اللہ رفیق ہے بندوں کے لئے بھی رفق (نرمی ہی کو پسند فرماتا ہے) نرمی پر جو انعام اللہ کے یہاں ملے گا سخت مزاج اس سے محروم رہے گا۔ جس گھرانے پر اللہ رحم فرمانا چاہتا ہے اس گھر کے افراد کو نرم مزاج بنا دیتا ہے۔

نرمی سے بہتر کوئی اخلاق نہیں اور سختی و بدمزاجی سے بدتر کوئی بداخلاقی نہیں اگر نرمی و سختی کو کسی شکل وصورت میں پیش کیا جائے تو نرمی سے زیادہ خوب صورت اور سختی سے زیادہ بدصورت دنیا میں کوئی نہ ہو۔ (حضرت عائشہؓ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات

حمد و ثنا کے بعد ارشاد فرمایا: میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم عربی مکی ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ لوگو! میں بیمار ہوں اور عنقریب دُنیا سے رخصت ہونے والا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے

ملاقات کا شوق و جذبہ بہت بڑھ چکا ہے۔ البتہ اُمت کی جدائی پر افسوس ہے۔ پتہ نہیں میرے بعد کیا حال ہو، یا اللہ تمام فتنوں سے اس اُمت کی حفاظت فرمانا اور ہمیشہ صراط مستقیم پر قائم رکھنا ۔ لوگو میری آخری وصیت خوب غور سے سنو تا کہ محفوظ کر کے ان لوگوں تک پہنچا سکو جو یہاں موجود نہیں ہیں ۔ آج کے بعد مجھ سے کچھ سننے کا موقع شاید نہ مل سکے گا۔

لوگو! اللہ نے اپنی کتاب میں حلال و حرام، اچھی و بری تمام چیزیں بیان فرما دیں ۔قرآن کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانو، قرآن کے احکام پر عمل اور اس کے بیان کردہ واقعات سے عبرت حاصل کرتے رہنا۔ اس کے بعد آسمان کی جانب سر اٹھا کر فرمایا ۔ یااللہ، تو گواہ ہے کہ میں نے تیرا پیغام تیرے بندوں تک پہنچا دیا ۔ لوگو! گمراہی بلکہ اس کے تصور اور خواہش سے بھی بچتے رہنا ورنہ اللہ اور جنت سے دور اور جہنم سے قریب ہو جاؤ گے ۔ ہمیشہ اہل حق کی جماعت سے وابستہ رہنا، اہل حق کی جماعت سے کٹ کر چلنے والا جہنم کے راستہ پر ہے۔ یا اللہ !تو گواہ رہ کہ میں نے تمام احکام پہنچا دیے۔

لوگو! دین و امانت کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔ غلاموں کا خیال رکھنا جو خود کھاؤ پہنو وہی ان کو کھلانا پہنانا ، طاقت سے زیادہ ان سے کام نہ لیناوہ بھی تمھاری طرح خون و گوشت وغیرہ سے بنے ہیں ۔

خبردار اگر کسی نے غلام پر زیادتی کی تو قیامت میں اس کے

خلاف گواہی دوں گا ۔عورتوں کے بارے میں بھی اللہ سے ڈرتے رہنا ۔ان کے مہر ادا کرنا ، ان پر ظلم و زیادتی نہ کرنا ۔ ورنہ قیامت میں اپنی نیکیوں سے محروم ہو جاؤ گے ۔

امراء و حکام کی اطاعت کرنا ان کی نافرمانی ہر گز نہ کرنا ، اگر چہ تمہارا حاکم کوئی حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو ۔ (مسلمان عادل) حاکم کی اطاعت ، میری اطاعت اور میری اطاعت حقیقتاً اللہ کی اطاعت ہے۔ اسی طرح حاکم کی نافرمانی میری نافرمانی اور میری نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے ۔خبردار ان کے خلاف بغاوت اور ان سے وعدہ خلافی نہ کرنا۔ لوگو! میرے اہل بیت ،حُفّاظ ،قُراء اور علماء حق سے محبت رکھنا ان سے بغض و حسد نہ رکھنا نہ ان کو طعنہ دینا۔ ان کی محبت دراصل میری محبت اور میری محبت حقیقتاً اللہ کی محبت ہے ۔ ان سے بغض رکھنا اور مجھ سے بغض رکھنا اللہ سے بغض رکھنا ہے ۔ خبردار میں نے ایک ایک بات تم کو پہنچا دی (عمل کرنا تمہارا کام ہے)

لوگو! پانچ وقت کی نماز پابندی کے ساتھ ادا کرتے رہنا، وضو اور نماز کے ارکان کوٹھیک سے ادا کرنا ، پابندی کے ساتھ مال کی زکوٰۃ دیتے رہنا ورنہ نماز بھی رد کر دی جائے گی ۔ اللہ نے ہر صاحب حیثیت پر حج فرض کیا ہے، موقع ہوتے ہوئے جو حج نہیں کرے گا تو اس کا کوئی بھروسہ نہیں یہودی ہو کر مرے یا نصرانی و مجوسی ۔نیز وہ میری شفاعت سے محروم رہے گا۔ حوض کوثر سے پانی بھی نہ پی سکے گا۔ خبردار میں نے ہر بات سے آگاہ کر دیا۔ لوگو قیامت کے دن ایک

چٹیل میدان میں تم کو جمع کیا جائے گا۔

وہ دن بہت بڑا اور نہایت ہولناک و دہشناک ہو گا، اس دن نہ مال کام آسکے گا نہ اولاد، اس دن عذاب سے وہی بچ سکے گا جو قلب سلیم (کفر و شرک سے پاک دل) لے کر وہاں پہنچے گا۔ دیکھو میں نے ہر بات تم کو پہنچا دی۔ اپنی زبان کی حفاظت رکھنا، آنکھوں کو رونے کا عادی بنانا، دلوں میں خشوع و خضوع پیدا کرنا۔ جسموں کو راحت کا عادی نہ بنانا۔ اللہ کے دین کی خاطر تکلیف و مشقت برداشت کرنا، دشمنان اسلام سے جہاد کرتے رہنا، ایمان کو خالص رکھنا، اپنے بھائیوں کو نصیحت کرتے رہنا۔ آپس میں حسد نہ رکھنا ورنہ تمہاری نیکیاں برباد ہو جائیں گی۔ ایک دوسرے کی غیبت نہ کرنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ خبردار! میں نے تمام باتیں کھول کھول کر بیان کر دیں۔ قیدیوں کو آزاد کرنے اور کرانے کی خاص طور پر کوشش کرنا، نیک اعمال کی فکر و کوشش رکھنا۔ کسی پر ظلم و زیادتی نہ کرنا ورنہ سمجھ لو کہ مظلوم کا حمایتی اللہ تعالیٰ ہے وہی تم سب کا حساب لینے والا اور اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے۔ معصیت و نافرمانی کے ساتھ اللہ ہرگز تم سے خوش نہیں ہو گا خوب سن لو جو اچھے اعمال کرے گا اس کا فائدہ اسی کو ہو گا اور جو بُرے عمل کرے گا اس کا وبال اسی پر پڑے گا۔ پروردگار بندوں پر ذرا بھی ظلم نہیں کرتا۔

قیامت کے دن سے ڈرو جس دن ہر ایک کو اس کے کیے کا پورا پورا بدلہ مل جائے گا۔ کسی پر ظلم نہیں ہو گا۔ میں عنقریب دنیا سے

رخصت ہونے والا ہوں۔ یہ بیماری اس کی علامت ہے۔ تمہارا دین اور امانت اللہ کے حوالے کرتا ہوں۔ میرے ساتھیو! تم پر اور میری پوری اُمت پر سلامتی ہو۔ السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہٗ اس کے بعد ممبر سے اتر کر ہمیشہ کے لئے حجرہ مبارک میں داخل ہو گئے۔

انسان کی صُبح و شام

صبح کی نیت

کسی بزرگ کا قول ہے: صبح کو اٹھ کر چار باتوں کی نیت کرنی چاہیے۔

(۱) اللہ کے فرائض ادا کرنے کی۔ (۲) مُنہیات سے پرہیز کی۔

(۳) اللہ اور اپنے درمیان تمام معاملات میں انصاف کی۔

(۴) اپنے اور دشمنوں کے درمیان اصلاح کی۔

اگر کوئی صبح کو ایسی نیت کا عادی بن جائے تو اُمید ہے کہ اس کا شمار کامیاب لوگوں میں ہو گا۔

سونے اور جاگنے کا طریقہ

ایک بزرگ سے کسی نے معلوم کیا کہ صبح کو بستر سے کس طرح اُٹھنا چاہیے۔ فرمایا: پہلے سونے کا طریقہ تو معلوم کرلو۔

فرمایا! چار باتوں پر غور کیے بغیر کسی کو سونا مناسب نہیں۔

(۱) یہ غور کرے کہ کسی کا مجھ پر حق تو نہیں ہے اگر ہو تو اسے ادا

کرے یا معاف کرائے۔

(۲) دھیان کرے کہ اللہ کا کوئی فرض (نماز وغیرہ) میرے ذمہ باقی تو نہیں اگر ہو تو فوراً ادا کرے۔

(۳) سونے سے پہلے تمام گناہوں سے توبہ کرے۔

(۴) وصیت لکھ کر رکھ لے (کیا معلوم یہ آخری نیند ہو اور اس کے بعد جاگنا نصیب نہ ہو)

کسی بزرگ نے فرمایا! صبح کو تین خیالات کے ساتھ آدمی اٹھتا ہے۔

(۱) کوئی تو مال کی طلب لے کر اٹھتا ہے۔ (۲) کوئی گناہ کی خواہش کے ساتھ۔ (۳) اور کوئی صحیح راستہ کی تلاش و جستجو لے کر۔

(۱) جو مال کی طلب لے کر اٹھتا ہے۔ اسے یقین کر لینا چاہیے کہ مقدر سے زیادہ روزی نہیں مل سکتی (چاہے کتنی کوشش کر لے)

(۲) گناہ کی خواہش میں اٹھنے والا ذلت و رسوائی سے نہیں بچ سکتا۔

(۳) جو صحیح راستہ کی جستجو کے ساتھ بیدار ہوتا ہے اسے اللہ کی طرف سے صحیح راستہ اور روزی دونوں چیزیں ملتی ہیں۔

ایک بزرگ نے فرمایا: صبح کو اٹھتے وقت ہر آدمی کے لئے دو باتیں ضروری ہیں۔ (۱) امن (۲) خوف

امن یہ کہ اللہ کے وعدہ رزق پر مطمئن ہو (خواہ مخواہ تفکرات کو دل میں جگہ نہ دے) خوف یہ کہ اس سے ڈرتا رہے کہ کہیں اللہ کا کوئی حکم چھوٹ نہ جائے ایسا کرنے والے کو اللہ تعالیٰ دو نعمتیں عطا فرماتا ہے۔

(۱) قناعت (جو کچھ پاس موجود ہے) صبر و شکر کے ساتھ اس پر مطمئن رہنا۔

(۲) طاعت و عبادت کی حلاوت (خاص لذت)

کسی نے ابن خثیمؒ سے دریافت کیا کہ آپ صبح کو کیا کرتے ہیں؟ فرمایا، کمزوری کے ساتھ اُٹھتے، مقدر کی روزی کھاتے اور موت کی گھڑیاں گنتے ہیں۔

مالک بن دینارؒ سے کسی نے یہی سوال کیا تو فرمایا اس آدمی کی کیا صبح ہے جو ایک گھر سے دوسرے گھر کی جانب منتقل ہونے والا ہے۔ اور پتہ نہیں وہ دوسرا گھر جنت ہو یا جہنم۔

حضرت عیسیٰؑ نے ایسے ہی ایک سوال کے جواب میں فرمایا صبح کو میرا حال یہ ہوتا ہے کہ اپنی آرزوؤں کے حاصل کرنے پر قدرت اور تکلیف و نقصان دہ چیزوں سے بچنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اپنے عمل کے بدلہ گروی رکھا ہوتا ہوں جبکہ بھلائی سب کی سب میرے غیر کے قبضہ میں ہوتی ہے۔ مجھ سے بڑا کوئی فقیر نہیں ہوتا۔

عامر بن قیسؒ نے فرمایا میں اس حال میں صبح کرتا ہوں کہ ایک طرف گناہوں کا بوجھ اور دوسری طرف اللہ کی نعمتوں کا بوجھ رکھا ہوتا ہے اور مجھے پتہ نہیں ہوتا کہ میری عبادت گناہوں کا کفارہ اور نعمتوں کا شکریہ بن سکے گی یا نہیں۔

طہارت و نظافت

مسواک کے دس فائدے

(۱) منہ کو صاف کرتی ہے۔ (۲) پروردگار کی رضا مندی کا ذریعہ ہے۔
(۳) فرشتوں کو خوش کرنے والی ہے (۴) نگاہ کو تیز کرتی ہے۔
(۵) کھانے کے ہضم میں مدد کرتی ہے (۶) بلغم کو نکالتی ہے۔
(۷) نماز کا ثواب بڑھاتی ہے۔ (۸) مسوڑوں کو مضبوط کرتی ہے۔
(۹) منہ کی بو زائل کرتی اور (۱۰) خوشبو پیدا کرتی ہے۔ (حدیث)

فطرۃ کی پانچ چیزیں

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ پانچ چیزیں فطرۃ کے مطابق ہیں:
(۱) ناخن کاٹنا (۲) مونچھیں کاٹنا (۳) زیر ناف کے بال مونڈنا
(۴) بغل کے بال اکھاڑنا (۵) مسواک کرنا (حدیث)

رُسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسواک اتنی کثرت سے فرماتے تھے کہ بعض مرتبہ مسوڑوں کے چھل جانے کا خطرہ ہوتا تھا۔

فرمایا: مسلمانو! تم پر جمعہ کے دن (خاص طور پر) غسل، مسواک اور خوشبو لازم ہے۔

فرمایا: جمعہ کے دن ناخن کاٹنے سے بیماریاں دور ہوتی ہیں (بعض نے فرمایا کہ اس سے جذام نہیں ہوتا)

شب معراج میں جنت میں تشریف لے گئے تو حوروں نے آپ کا استقبال کرتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ اپنی امت کو مسواک کی تاکید فرمائیں اس سے ہمارے حسن میں اضافہ ہوتا ہے۔

حدود

ارشاد فرمایا: زیر ناف کے بال مونڈنے میں چالیس دن سے زیادہ تاخیر نہ کرو (یہ آخری حد ہے) بہتر یہ ہے کہ ہر جمعہ کو صاف کیئے جائیں۔ ہر جمعہ کو ناخن کاٹو، منہ کو صاف رکھو یہ قرآن کا راستہ ہے۔

حضرت ابراہیمؑ کو دس باتوں کا حکم ہوا تھا۔
(۱) مونچھیں کتروانا (۲) کلی کرنا (۳) ناک میں پانی ڈالنا
(۴) مسواک کرنا (۵) سر میں مانگ نکالنا (۶) ناخن کاٹنا
(۷) ختنہ کرانا (۸) بغل کے بال اکھاڑنا
(۹) زیر ناف کے بال مونڈنا (۱۰) پانی سے استنجا کرنا۔

وضو

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ چار چیزیں گناہوں کو مٹانے والی ہیں
(۱) سردی میں کامل وضو کرنا (۲) ناگوار باتوں پر صبر کرنا
(۳) مسجد کی طرف زیادہ آنا جانا (۴) ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا (ابوہریرہؓ)

فراخی رزق کا نسخہ

عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں: میں نے کسی آسمانی کتاب میں لکھا دیکھا ہے کہ ہمیشہ باوضو رہنا، عورتوں کے پاس زیادہ نہ آنا جانا، ناجائز طریقہ پر مال نہ کمانا، روزی کی زیادتی کا سبب ہے۔

یہ ضروری نہیں کہ مقدار میں اس کے پاس مال زیادہ ہو بلکہ تھوڑے مال میں سکون و استغناء نصیب ہو تو حقیقتاً یہی مال داری ہے بلکہ ایسا سکون بہت سے بادشاہوں، نوابوں اور رئیسوں کو بھی حاصل نہیں ہوتا۔

باوضو سونا

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں، جو شخص باوضو پاک کپڑے پہن کر سوتا ہے اس کے ساتھ ایک فرشتہ رہتا ہے رات میں جب بھی آنکھ کھلتی ہے فرشتہ اس کے لئے دعاء مغفرت کرتا ہے۔ (اس سے ظاہر ہے کہ بے وضو اور ناپاک کپڑوں میں سونے والے کے ساتھ کون رہتا ہوگا۔)

مومن کی علامت

حضرت ثوبانؓ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نقل کرتے ہیں۔ لوگو! ایمان پر مضبوطی سے قائم رہو اس سے ملنے والے ثواب کو تم شمار نہیں کرسکتے۔ یاد رکھو سب سے اعلیٰ و افضل عمل نماز ہے ہمیشہ باوضو رہنا مومن کی علامت ہے۔

وضو باوقار بناتا ہے

فقیہؒ اپنے والدؒ کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے غلاف کعبہ کے لئے کپڑا خریدنے کے واسطے کسی کو مصر بھیجا ملک شام سے گزرتے ہوئے کسی راہب کا عبادت خانہ دکھائی دیا۔ وہ صحابی ملاقات کیلئے ان کے پاس تشریف لے گئے۔ دروازہ پر دستک دی۔ کافی دیر کے بعد دروازہ کھلا اور ملاقات ہوئی۔ انہوں نے راہب سے تاخیر کی وجہ معلوم کی۔ راہب نے کہا۔ آپ کو دور سے آتا دیکھ کر ہم سب پر ایسی ہیبت طاری ہوئی جیسی کسی بادشاہ کی ہوتی ہے۔ اس سے ہم ڈر گئے اور وضو کر کے نماز پڑھنے لگے اس کے بعد دروازہ کھولا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے فرمایا تھا۔ اگر کسی بادشاہ کا خوف ہوا کرے تو وضو کر لیا کرو اور سب گھر والوں کو بھی وضو کرا دیا کرو، باوضو آدمی میری حفاظت میں ہوتا ہے۔

باوضو رہنے کی برکت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بلالؓ سے دریافت فرمایا بلال: تم کیا عمل کرتے ہو کہ میں نے تمہارے جوتوں کی آواز جنت میں سنی ہے۔ عرض کیا۔ ہمیشہ باوضو رہتا ہوں اور جب بھی نیا وضو کرتا ہوں دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھ لیتا ہوں۔

مسجد کا احترام

مسجد کا حق

مسجد میں داخل ہونے کے بعد بیٹھنے سے قبل دو رکعت، (تحیۃ المسجد) پڑھنی چاہیئں (یہ مسجد کا حق ہے) (حدیث)

اگر وقت کم ہو صرف سنتیں پڑھی جا سکتی ہوں تو اس میں تحیۃ المسجد کی نیت بھی کر لے اس کا بھی ثواب ملے گا۔ بشرطیکہ جاتے ہی بیٹھنے سے پہلے سنتوں کی نیت باندھ لے۔ بعض لوگ مسجد میں جا کر پہلے بیٹھتے ہیں پھر سنتیں پڑھتے ہیں اسی صورت میں تحیۃ المسجد ادا نہیں ہو گی۔ اسی طرح یہ حکم ان اوقات کے لئے ہے جن میں نفل پڑھنا مکروہ نہیں ہے عصر کے بعد یا فجر سے پہلے اور زوال کے وقت تحیۃ المسجد نہیں پڑھنی چاہیے۔

ابو درداءؓ کا خط سلمان فارسیؓ کے نام

حضرت ابو درداءؓ کو معلوم ہوا کہ حضرت سلمان فارسیؓ نے غلام خریدا ہے تو ان کو غصہ میں خط لکھا جس کا مضمون حسبِ ذیل ہے۔

بھائی! عبادت کے لئے خود کو فارغ کرو، اس سے پہلے کہ تم پر کوئی ایسی مصیبت نازل ہو، جس کی وجہ سے عبادت نہ کر سکو اپنے اس مومن بھائی کی دعوت کو غنیمت سمجھو۔ جو آزمائش میں مبتلا ہے (گویا کہ اس کی حالت ہر ایک کو دعوت دے رہی ہے کہ اس حالت سے

پہلے پہلے کچھ کر لو) یتیم پر رحم کرو اس کے سر پر شفقت کا ہاتھ پھیرو، اپنے کھانے میں سے اس کو بھی کھلاؤ اس سے تمہارا قلب نرم ہوگا اور حاجت پوری ہو گی۔ ایک مرتبہ میرے سامنے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے قلب کی سختی کی شکایت کی۔ آپ نے یہی فرمایا کہ یتیم پر رحم کر۔ اس کے سر پر محبت کا ہاتھ رکھ اس کو اپنے کھانے میں شریک کر۔ اس سے تیرا قلب بھی نرم ہو گا اور حاجت بھی پوری ہو گی۔ بھائی! مسجد کو اپنا گھر بناؤ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے ''مسجد متقیوں کا گھر ہے، ایسے لوگوں کے لئے اللہ نے راحت، رحمت، پل صراط سے آسانی کے ساتھ گزرنے اور آگ سے نجات کی ذمہ داری لی ہے۔

مسجد کو گھر بناؤ

حکم بن عمیرؓ نے فرمایا: دنیا میں مہمان کی طرح رہو، مسجد کو اپنا گھر بنا لو دلوں میں رقت پیدا کرو، غور وفکر اور رونے کی عادت بناؤ۔ اپنے پر خواہشات کو غالب نہ ہونے دو۔

حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں مومن کو صرف تین جگہ دیکھنا چاہیے مسجد میں، اس کے گھر میں یا کسی مشغلہ میں جس سے بچنا ممکن نہ ہو،

مسجد کی عظمت

خلف بن ایوب مسجد میں بیٹھے تھے ان کا غلام آیا اور کچھ معلوم

کرنے لگا مسجد سے باہر جا کر اس کو جواب دیا۔ لوگوں نے کہا حضرت آپ صرف جواب دینے کے لئے مسجد سے باہر گئے؟ فرمایا اتنے سال سے میں نے مسجد میں دُنیا کی بات نہیں کی، یہ غلام دُنیا کی بات معلوم کرنے آیا تھا (اس احتیاط کا آج تصور بھی مشکل ہے)

آدابِ مسجد

فقیہؒ فرماتے ہیں۔ مسجد کے پندرہ آداب ہیں:۔

(۱) داخل ہوتے وقت سلام کرے (بشرطیکہ مسجد میں کوئی ہو اور نماز تلاوت یا ذکر میں مشغول نہ ہو) اگر مسجد میں کوئی نہ ہو اس طرح سلام کرے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیۡنَا مِنۡ رَّبِّنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیۡنَ ○

(۲) بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے (اگر وقت مکروہ نہ ہو)

(۳) مسجد میں خرید وفروخت نہ کرے۔ (۴) مسجد میں جھگڑا وغیرہ بالکل نہ کرے۔ (۵) مسجد میں گم شدہ چیز تلاش نہ کرے۔

(۶) ذکر اللہ کے علاوہ کسی بات کے لئے آواز بلند نہ کرے۔

(۷) دنیا کی بات قطعاً نہ کرے۔ (۸) جگہ کے لئے نہ جھگڑے۔

(۹) پاس والے کے لئے جگہ تنگ نہ کرے۔ (۱۰) نمازی کے آگے سے نہ گزرے۔ (۱۲) مسجد میں نہ تھوکے۔

(۱۳) انگلیاں نہ چٹخائے۔ (۱۴) دیوانے اور ناسمجھ بچوں کو مسجد میں نہ آنے دے۔ (۱۵) مسجد میں زیادہ سے زیادہ اللہ کا ذکر کرے۔

(۱۶) مسجد پاک رکھے۔

حضرت حسنؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا کہ ایک وقت آئے گا کہ مساجد میں لوگ دنیا کی باتیں کریں گے۔ اللہ کو ایسے لوگوں کی کوئی پروا نہیں، ایسے لوگوں کے پاس نہ بیٹھو۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں ایک زمانہ آئے گا اس میں اسلام کا صرف نام باقی ہوگا۔ قرآن کی صرف رسم رہ جائے گی۔ مسجدیں خوب آراستہ و خوب صورت ہوں گی۔ لیکن ذکر اللہ سے خالی۔ اس زمانہ کے علماء بدترین لوگ ہوں گے ان میں فتنے اٹھیں گے اور انہی میں لوٹ جائیں گے۔

(اس وقت تو یہ ساری باتیں نظر آرہی ہیں، اللہ رحم فرمائے)

اَذان

اَذان پر جنت

کسی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ کوئی عمل بتایئے جس کی وجہ سے جنت مل جائے۔ فرمایا: اپنی قوم کے موذن بن جاؤ اگر یہ نہ کرسکو تو فرمایا: امام بن جاؤ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تب؟ فرمایا پہلی صف میں نماز پڑھنے کی عادت بناؤ (فقیہؒ)

صحابہ میں اَذان کا شوق

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ و سعید بن ابی وقاصؓ فرمایا کرتے تھے: اگر میں موذن بن جاؤں تو مجھے اس کہ کوئی پروا نہ ہو کہ اس کی وجہ سے جہاد میں شریک نہ ہوسکوں۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا: اگر میں موذن ہوتا اور اس کی وجہ سے نفل حج و عمرہ نہ کرسکتا تو اس کی مجھے کوئی پروانہ ہوتی۔

حضرت علیؓ نے فرمایا مجھے اس کا افسوس ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے حسنؓ و حسینؓ کے لیے موذن بنانے کی درخواست نہیں کی۔

اِمام و موذِّن کی صفات

فقیہؒ فرماتے ہیں اذان کے فضائل حاصل کرنے کیلئے موذن کے اندر دس صفات ہونی چاہئیں۔

(۱) نماز کے اوقات سے واقف ہو (تا کہ صحیح وقت پر اذان دے سکے)
(۲) آواز اور گلے کی حفاظت رکھے (تا کہ اذان اچھی معلوم ہو اور آواز دور تک جا سکے۔
(۳) اپنی غیر موجودگی میں کسی دوسرے کے اذان دے دینے پر خفا نہ ہو (یہ بد اخلاقی ہے)
(۴) اذان عمدہ طریقہ پر دینا جانتا ہو (خوش الحانی اور حروف کی صحیح

ادائیگی کے ساتھ)
(۵) اذان ثواب کی نیت سے دیتا ہو (وظیفہ یا لوگوں پر بڑائی جتانے کے لئے نہیں)
(۶) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا ہو (معلوم ہوا کہ عالم کو اذان دینی چاہیے)
(۷) امام کا اتنا انتظار کرے کہ نمازیوں کو ناگوار نہ ہو (امام کو بھی چاہیے کہ خواہ مخواہ انتظار نہ کرائے۔
(۸) مسجد میں کوئی دوسرا اس کی جگہ بیٹھ جائے تو ناراض نہ ہو (موذن کے لئے کوئی جگہ متعین نہیں ہے دائیں بائیں کہیں سے بھی تکبیر کہہ سکتا ہے)
(۹) اذان و نماز کے درمیان لمبی نماز نہ پڑھے (کہ لوگوں کو اس کا انتظار کرنا پڑے)
(۱۰) مسجد کی صفائی کا خیال رکھے۔ (یہ موذن کے فرائض میں سے ہے)

اسی طرح امام کے لئے بھی دس صفات ضروری ہیں تا کہ اس کی اور قوم کی نماز کامل ہوسکے۔

(۱) قرآن پاک کو تجوید کے ساتھ صحیح پڑھتا ہو اور مسائل سے واقف ہو (اس کے بغیر نماز کامل نہیں ہوتی اور بعض مرتبہ ہوتی ہی نہیں.
(۲) تکبیرات انتقال کو ٹھیک سے کہتا ہو (کہ لوگ سن لیں کسی کو شبہ نہ ہو)

(۳) رکوع و سجود ٹھیک ادا کرتا ہو (ورنہ نماز ناقص ہوگی)

(۴) حرام و مشتبہ چیزوں سے احتیاط کرتا ہو (امامت کھیل نہیں بہت عظیم عہدہ ہے۔

(۵) جسم اور کپڑوں کو صاف رکھتا ہو (تاکہ مقتدیوں کو کراہت نہ ہو)

(۶) قوم کی مرضی کے بغیر قرآت کو طویل نہ کرے۔ (اتنا طویل کہ جس سے پریشانی ہو۔ سنت کے مطابق پڑھے)

(۷) اپنی امامت پر غرور نہ کرے (غرور کا موقع ہی کہاں ہے)

(۸) نماز شروع کرنے سے پہلے استغفار کرے (یہ جب ہی ممکن ہے امام پہلے سے تیار ہو، بھاگ دوڑ میں بہت مشکل ہے)

(۹) سلام پھیرتے وقت دوسروں کی بھی نیت کرے (داہنی جانب اس جانب کے مقتدیوں کی اور بائیں جانب بائیں طرف کے مقتدیوں کی)

(۱۰) اگر مسجد میں کوئی غریب مسافر آجائے تو اس کی خبر گیری۔ (کہ یہ امام کی ذمہ داری ہے)۔

پانچ کے لئے جنت کی ضمانت

ابو سعید خُدریؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ میں پانچ آدمیوں کے لئے جنت کی ضمانت لیتا ہوں۔

(۱) نیک اور شوہر کی فرماں بردار عورت۔ (۲) والدین کی فرمان بردار

اولاد۔ (۳) مکّہ کے راستہ میں مرنے والا۔ (۴) عمدہ اخلاق والا۔

(۵) جو محض اللہ کی رضا مندی کے لئے مسجد میں اذان دیتا ہو۔

تین خوش قسمت اور پانچ بدنصیب

حضرت انس بن مالکؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ قیامت میں تین آدمی مشک کے ٹیلوں پر قیامت کے ہولناک منظر کی گھبراہٹ سے بے خوف و مطمئن ہوں گے۔

(۱) وہ امام جس سے مقتدی راضی وخوش ہوں۔

(۲) وہ موذن جو صرف اللہ کی رضا کے لئے پانچ وقت اذان دیتا ہو۔

(۳) وہ غلام جو پروردگار عالم کے ساتھ ساتھ اپنے دنیاوی مالک کی بھی اطاعت کرتا ہو۔

پانچ بدنصیب (۱) شوہر کی نافرمان عورت۔

(۲) وہ غلام جو سرکشی کے ساتھ اپنے آقا کے پاس سے بھاگ جائے۔

(۳) وہ مسلمان جو تین دن سے زیادہ (بلا عذر شرعی) قطع تعلق رکھے۔ (۴) شرابی (۵) وہ امام جس سے مقتدی ناراض ہوں۔

نماز

اَرشادات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(۱) چالیس روز تک اس طرح جماعت کی پابندی کرنے والا کہ ایک رکعت بھی نہ چھوٹے نفاق اور جہنم سے بری ہے۔

(۲) اچھی طرح وضو اور تمام ارکان ادا کر کے نماز پڑھنے والے

کے لئے نماز اس طرح دعا کرتی ہے جس طرح تو نے میری حفاظت کی اللہ تیری بھی حفاظت فرمائے پھر یہ نماز عرش الٰہی پر پہنچ کر نمازی کے لئے سفارش کرتی ہے۔

جو ٹھیک سے نماز نہیں پڑھتا اس کے لئے نماز بد دعا کرتی ہے۔ جس طرح تو نے مجھے برباد کیا اللہ تجھے بھی برباد کرے۔ پھر اس نماز کو معمولی کپڑے کی طرح لپیٹ کر نمازی کے منہ پر مار دیا جاتا ہے۔

(۳) بد ترین چور وہ ہے جو نماز میں چوری کرے یعنی اس کے ارکان صحیح ادا نہ کرے۔

(۴) منافق پر (خصوصاً) دو نمازیں بہت بھاری ہوتی ہیں۔ ۱۔ فجر ۲۔ عشاء

(۲) فجر۔ حالانکہ ان کا ثواب جان لیں تو گھسٹتے ہوئے بھی مسجد پہنچیں (افسوس کہ آج نمازیں مسلمانوں پر بھاری ہوگئیں)

(۵) نماز اللہ کی خوشنودی کا ذریعہ، فرشتوں کی محبت کا سبب، انبیاء علیہم السلام کی سنت، معرفت کا نور، ایمان کی جڑ، قبر کا مونس و چراغ، پہلو کا بستر، منکر نکیر کا جواب، میدان حشر میں سایہ، سر کا تاج، بدن کا لباس، راستہ کی روشنی جہنم سے آڑ، اللہ کے سامنے ایمان کی دلیل، میزان عمل کا وزن، جنت کا پروانہ اور کنجی ہے۔ نماز میں تسبیح، تحمید، تقدیس، تعظیم، قراۃ اور دعا پائی جاتی ہیں، اس لئے سب سے افضل عمل وقت پر نماز پڑھنا ہے۔ (فقیہؒ)

(۶) نماز پڑھتے وقت فرشتے نمازی کو گھیر لیتے ہیں۔ آسمان سے اس پر رحمت نازل ہوتی ہے، ایک فرشتہ اس کو پکارتا ہے۔ اگر اس کو نمازی سن لے تو اتنا لطف آئے کہ نماز ہی پڑھتا رہے۔ (حسن بصریؒ)

(۷) اپنے چچا حضرت عباسؓ سے فرمایا اگر ہو سکے تو ہر روز ورنہ ہر ہفتہ، یہ مشکل ہو تو ہر ماہ اور یہ بھی دشوار ہو تو سال میں ایک مرتبہ تو ضرور ہی صلوۃ التسبیح پڑھ لیا کرو۔ ریت کے بڑے ڈھیر کے برابر بھی اگر گناہ (صغیرہ) ہوں گے تو اس سے معاف ہو جائیں گے (ابورافعؓ)

(۸) دو رکعت نفل نماز کا ثواب دو بڑے پہاڑوں سے بھی زیادہ ہے۔ (کعب احبارؓ) "پھر فرض کا کیا کہنا"

(۹) گھروں میں نفل پڑھا کرو، گھروں کو قبرستان نہ بناؤ (زید بن خالد الجہنیؓ)

(۱۰) نوافل کا گھر پڑھنا اتنا ہی افضل ہے جتنا فرض کا مسجد میں جماعت سے پڑھنا (سمرۃ بن جندبؓ)

(۱۱) جو مغرب و عشاء کے درمیان بیس رکعت مستقل پڑھے گا اللہ اس کی اور اس کے اہل و عیال کی حفاظت فرمائے گا۔ (ابو ہریرۃؓ)

(۱۲) جو فجر کے بعد طلوع آفتاب تک مسجد میں رہے اور دو رکعت (اشراق) پڑھ کر نکلے تو یہ جہنم کی آگ سے آڑ بنیں گی۔

(۱۳) چاشت کی دو رکعت پڑھنے والا غافل نہیں کہلاتا، چار پڑھنے والا عبادت گزار اور چھ پڑھنے والا اس دن گناہ سے محفوظ رہتا ہے۔

آٹھ پڑھنے والے کا شمار قانتین میں ہو گا اور بارہ رکعت پڑھنے والے کے لئے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے۔ (ابو ہریرہؓ)

(۱۴) نمازی، بادشاہ (اللہ) کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے۔ جو کھٹکھٹاتا ہی رہے گا کبھی نہ کبھی اس پر دروازہ ضرور کھلے گا۔ سخی بادشاہ سے یہ بعید ہے کہ وہ سائل کے لئے دروازہ نہ کھولے۔ (ابن مسعودؓ)

(۱۵) رات کی تاریکی میں پڑھی جانے والی نماز کو دن پر ایسی ہی فضیلت ہے جیسی پوشیدہ صدقہ کو علانیہ پر۔

(۱۶) زمین کے جس حصّہ پر نماز پڑھی جاتی ہے وہ دوسرے حصّہ پر فخر کرتا ہے کوئی شخص جنگل میں کسی جگہ نماز پڑھنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس جگہ کو مزین کر دیا جاتا ہے۔ (انس بن مالکؓ)

(۱۷) تین آدمی اللہ کو بہت پسند ہیں:

(۱) بیابان جنگل میں اذان دے کر تنہا ہی نماز پڑھنے والا۔

(۲) رات کی تاریکی میں اکیلا نماز پڑھنے والا۔

(۳) وہ شخص جو لوگوں کے بھاگنے کے وقت اکیلا ہی میدان جہاد میں جم جائے یہاں تک کہ شہید ہو جائے۔ (خالد بن معدانؓ)

(۱۸) نماز مثل ترازو کے ہے جس نے پورا تولا (نماز ٹھیک پڑھی) اس کو پورا ہی بدلہ اور کم تولنے والے کے لئے تم جانتے ہی ہو کہ قرآن میں کتنی سخت وعید ہے (سلمان فارسیؓ)

(۱۹) جس نماز سے نمازی میں خوبیاں پیدا اور برائیاں دور نہ ہوں ایسی نماز قربت کی بجائے اللہ سے دوری کا سبب ہے۔ (ابن مسعودؓ)

(۲۰) جس نے نماز میں دائیں بائیں کا خیال کیا اس کی نماز کامل نہیں ناقص ہے۔ (حکم بن عُیَینہؓ)

حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا اگر تم بحالت ایمان اللہ سے ملاقات کے خواہش مند ہو تو پنجوقتہ نماز کی پابندی کرو۔

اگر تم مسجد چھوڑ کر گھر میں نماز پڑھنے کے عادی ہو گئے تو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا راستہ ترک کر دیا۔

ایک زمانہ تھا کہ کھلے منافق کے علاوہ کسی کو جماعت چھوڑنے کی ہمت نہ ہوتی تھی۔ معذور حضرات کو ہم نے دو آدمیوں کے کاندھوں پر سہارا لے کر مسجد آتے دیکھا ہے۔ نماز کے لئے مسجد میں آنے والے کو ہر قدم پر ایک نیکی ملتی اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے۔

حضرت حسنؓ نے فرمایا۔ خوش حالی کے وقت عاجزی وانکساری کرنے والا بلاؤں اور مصیبتوں سے محفوظ رہتا ہے اور خدانخواستہ کوئی پریشانی آتی بھی ہے تو اللہ اس کی مدد فرماتا ہے۔ ''نماز عاجزی وانکساری پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔''

ابنِ سیرین نے فرمایا: اگر قیامت میں جنت اور نماز میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے کا حکم دیا گیا تو میں دو رکعت نماز کو پسند کروں گا کیونکہ جنت کے داخلہ میں میری خوشی اور نماز میں اللہ کی خوشی ہے۔

حضرت دانیال علیہ السلام نے اُمت محمدیہ کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا اس اُمت کے لوگ ایسی نماز پڑھیں گے کہ اگر قوم نوحؑ ایسی نماز پڑھتی تو غرق نہ ہوتی، قوم عاد پڑھتی تو ہوا کے عذاب سے

اور قوم ثمود پڑھتی تو چیخ کے عذاب سے ہلاک نہ ہوتی۔

حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں: نماز پڑھا کرو یہ مومن کا خلقِ حسن ہے۔ ایک بزرگ نے فرمایا خاص نمازی، احترام، یقین اور خوفِ خدا کے ساتھ نماز میں داخل ہوتے اور عدم قبولیت کا خطرہ دل میں لئے واپس ہوتے ہیں اور عام نمازی، غفلت، جہالت اور وسوسوں کے ساتھ نماز میں داخل ہوتے اور بے خوف واپس ہوتے ہیں۔

چار چار میں پوشیدہ ہیں

بعض بزرگوں نے فرمایا: چار چیزیں چار میں پوشیدہ ہوتی اور چار جگہ ملتی ہیں۔

(۱) رضائے الٰہی، یہ اللہ کی اطاعت میں پوشیدہ اور سخی لوگوں کے یہاں ملتی ہے۔

(۲) اللہ کی ناراضی یہ گناہوں میں پوشیدہ ہوتی اور بخیلوں میں پائی جاتی ہے۔ (۳) وسعتِ رزق، یہ نیکیوں میں پوشیدہ ہے اور نمازیوں کے گھروں میں ملتی ہے۔

(۴) تنگ دستی، نافرمانیوں میں پوشیدہ اور بے نمازیوں کے یہاں موجود ہوتی ہے۔

چھ کے مقابلہ میں چھ

ایک بزرگ نے فرمایا: جب عام چھ باتوں میں مشغول ہوں تو

تم دوسری چھ باتوں کی طرف متوجّہ ہو جاؤ۔

(۱) عوام کثرتِ اعمال میں مشغول ہوں ☆ تو تم حسن اعمال کی کوشش کرو۔

(۲) عوام فضائل کے پیچھے لگ جائیں ☆ تو تم تکمیلِ فرائض کی جانب متوجہ ہو جاؤ

(۳) عوام ظاہر کی اصلاح میں لگے ہوں، ☆ تو تم اصلاح باطن کی فکر کرو۔

(۴) عوام دنیا بنانے میں منہمک ہوں ☆ تو تم آخرت کو سنوارنے کی کوشش کرو۔

(۵) عوام دوسروں کی عیب جوئی میں ہوں ☆ تو تم اپنے عیوب تلاش کرو۔

(۶) عوام مخلوق کی رضا خوشنودی کی تلاش میں ہوں، ☆ تو تم خالق کی رضا حاصل کرنے کی جستجو کرو۔

روزہ

رمضان المبارک کی آمد پر حضرت عمرؓ فرماتے، مرحبا! ہمارے گناہوں کی معافی کا مہینہ آ گیا۔ رمضان تو خیر ہی خیر ہے۔ دن میں روزہ رات کو تراویح اس میں خرچ کرنا ایسا ہے جیسے جہاد میں خرچ کیا (فقیہؒ)

شعبان کے اخیر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک وعظ میں فرمایا بہت ہی مبارک مہینہ آ رہا ہے اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے اس کا روزہ فرض اور تراویح سنت ہے اس میں نفل کا فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستر گنا کر دیا جاتا ہے۔

یہ مہینہ صبر و غم خواری کا ہے۔ اس میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔ روزہ دار کو افطار کرانے سے گناہ معاف ہوتے ہیں اور غلام کو آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے، ضروری نہیں کہ افطار میں بہت

ساراسامان ہو بلکہ ایک گھونٹ دودھ، پانی اور ایک کھجور پر بھی یہ ثواب ملتا ہے۔ روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلانے والے کے گناہ تو معاف ہوں گے ہی اس کو قیامت میں میرے حوض کا پانی بھی پلایا جائے گا جس کے بعد جنت میں جانے تک پیاس نہیں لگے گی۔

رمضان کا پہلا عشرہ رحمت ، دُوسرا مغفرت ، تیسرا جہنم سے نجات کا ہے۔ جو شخص اس مہینہ میں (روزہ دار) ملازم پر کام کا بوجھ ہلکا کرے گا اس کو جہنم سے آزاد کر دیا جائے گا۔

سات عمدہ عادتیں

اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: سات عادتیں بہت عمدہ ہیں:

(۱) اللہ کے لئے جہاد کرنا۔ (۲) گرمی کے دن روزہ رکھنا۔

(۳) مُصیبت پر مکمل صبر کرنا۔ (۴) جھگڑا نہ کرنا اگرچہ حق پر ہو۔

(۵) ابر کے دن نماز جلدی پڑھنا۔ (۶) سردی میں اچھی طرح وضو کرنا۔

اگر تین چیزیں نہ ہوتیں

ابو درداءؓ فرماتے ہیں اگر تین چیزیں نہ ہوتیں تو مجھے موت و زندگی کی پروا نہ ہوتی۔

(۱) اللہ کے لئے سجدہ میں پیشانی کا خاک آلودہ ہونا۔

(۲) گرم اور لمبے دن کا روزہ رکھنا۔

(۳) نیک لوگوں کی صحبت (ان تین چیزوں کی وجہ سے زندگی کی خواہش ہے)

ابوجہل کا عذاب

ابنِ ابی الدینا نے "کتاب القبور" میں اور طبرانی نے "الوسط" میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی۔ عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ میں نواحِ بدر میں جارہا تھا کہ اچانک قبر کے ایک گڑھے سے ایک مرد نکلا جس کی گردن میں زنجیر تھی اس نے مجھے آواز دے کر کہا اے عبداللہ مجھے پانی پلا۔ اسی گڑھے سے ایک اور شخص برآمد ہوا۔ اس کے ہاتھ میں کوڑا تھا، اس نے مجھے پکار کر کہا! اے عبداللہ اسے پانی نہ پلانا، یہ کافر ہے، پھر اسے کوڑا مارتا رہا یہاں تک کہ وہ اپنے گڑھے کی طرف واپس لوٹ گیا۔ عبداللہ بن عمر نے فرمایا، پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے یہ واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے عرض کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کیا تُو نے اُسے دیکھا؟ میں نے عرض کیا" ہاں!" حضور میں نے اسے دیکھا حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے فرمایا وہ اللہ کا دشمن ابو جہل تھا اور وہ اس کا عذاب تھا جو اسے قیامت تک ہوتا رہے گا۔"

انتہیٰ (الحادی للفتاویٰ جلد۲ ص ۲۶۵)

برصیصا

ایک ولی ، بزرگ یا عیسائی راہب تھا جس کے متعلق قرآن پاک کی سورہ حشر میں بھی ذکر موجود ہے ۔ اس شخص نے ساٹھ سال

تک عبادت و ریاضت کی زندگی بسر کی لیکن شیطان کے بہکاوے میں آ کر ذِمہ لی ہوئی ایک بیمار عورت سے پہلے زنا کیا۔ بعد میں رسوائی کے ڈر سے اسے قتل کر دیا۔ مگر جب پردہ فاش ہو گیا تو اسے پکڑ کر قتل کرنے لگے تو شیطان انسانی شکل میں آ کر اُسے کہنے لگا:۔

"اگر تو مجھے سجدہ کرے تو میں تیری زندگی بچا سکتا ہوں" ایک دفعہ پھر یہ انسان دھوکہ کھا گیا اور جان بچانے کی خاطر شیطان کو سجدہ کر کے مرتد ہو گیا۔ لیکن شیطان نے یہ کہہ کر کہ میرا تجھ سے کوئی واسطہ نہیں۔ میں تو اللہ سے خائف ہوں جو دو جہانوں کا مالک ہے یوں راہِ فرار اختیار کر لی۔

اس طرح یہ شخص راندۂ درگاہِ خداوندی ہو کر قتل ہوا۔

آنحضورؐ کا سب سے بڑا معجزہ قرآن مجید

سب سے بڑا معجزہ جو اللہ تعالیٰ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو عطا کیا وہ قرآن مجید ہے۔ یہ اللہ کی کتاب ہے جس میں کسی جانب سے بھی باطل کی دراندازی نہیں ہو سکتی۔ یہ وہ کلام ہے، جس کے سامنے فصحاء کی زبانیں گُنگ ہو گئیں، اہل بلاغت کو جس نے ساکت کر دیا، اہل فلسفہ جسے دیکھ کر حیرت زدہ ہو گئے اور مُدعیان علم وحکمت نے جس کے آگے سپر ڈال دی۔ یہ وہ کتاب ہے جس کو سن کر عرب کے شعراء اور خطباء نے اپنے سر جھکا لیے اور اس کے مقابلے میں اپنا کلام پیش نہ کر سکے۔ انہیں چیلنج دیا گیا کہ وہ ایک سورۃ ہی اس

جیسی تصنیف کر لائیں مگر وہ کوئی جواب نہ دے سکے۔ یہ کتاب علم و ہدایت کا سرچشمہ اور سعادت دارین کا ذریعہ ہے۔ (سیرت المختار)

فصاحت نبویؐ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کلام فصاحت کی کان اور بلاغت کی جان ہے آپ کی باتیں نہایت پیاری اور آپ کے بول نہایت میٹھے ہیں۔ آپؐ ہمیشہ جامع کلمات ارشاد فرمایا کرتے تھے اور نہایت دل نشین انداز میں اپنے مدعا کی وضاحت فرمادیا کرتے تھے تاکہ سامعین آپؐ کی بات سمجھیں اور اُسے یاد رکھیں۔ آپؐ کے کلام میں تیزی اور عجلت نہیں ہوتی تھی، بلکہ آپؐ دھیرے دھیرے اور ٹھہر ٹھہر کر بات کرتے تھے۔ حتیٰ کہ اگر کوئی آپؐ کے الفاظ گننا چاہتا تو گن سکتا تھا۔ روایات میں آیا ہے کہ آپؐ بالعموم کلمات کو تین بار دہراتے تھے تاکہ سامعین کے دل میں بات پوری طرح بیٹھ سکے۔ عرب کے مختلف قبائل کے ساتھ نبی کریمؐ ان کی مقامی بولیوں اور لہجوں میں تکلّم فرمایا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ ایک مرتبہ امیر المومنین حضرت علیؑ نے آنحضورؐ سے کہا آپؐ بعض عربوں کے ساتھ ایسی زبان میں گفتگو کرتے ہیں کہ اس کا اکثر حصہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ (سیرت المختار)

اسلام کیسے پھیلا؟

یہاں اس سوال کا جواب دے دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ

آیا ’’اسلام دعوت کے زور سے پھیلا ہے یا تلوار کے زور سے‘‘ بعض ذہنوں میں یہ خیال جاگزیں ہے کہ اسلام تلوار کی مدد سے پھیلایا گیا ہے۔ لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے۔ دین کا تعلق انسان کی عقل و شعور اور دل دماغ سے ہے۔ انسان پر اگر ہم ان راستوں سے اثر انداز ہونا چاہیں تو صرف دعوت و تبلیغ ہی کے ذریعے سے ہو سکتے ہیں اور اسی کے نتیجے میں انسان ایک عقیدے اور نظریے کو تسلیم کرتا ہے اگر جبرو اِکراہ سے کام لیا جائے تو انسان کا ضمیر کس طرح مطمئن ہو سکتا ہے اور اس کے قلب میں ایمانی کیفیت کیسے پیدا ہو سکتی ہے، حق یہ ہے اور اس حق سے مجال انکار نہیں کہ دینِ اسلام دعوت و تلقین ہی کے بل پر قائم ہوا، اور اسی پر اس کی بقاء کا انحصار ہے۔ اگر ہم کتاب اللہ ، سنت رسول اللہ اور تاریخ اسلام کا مطالعہ کریں تو یہ حقیقت ہمارے سامنے کھل کر آجاتی ہے۔ (اگر تلوار سے کام لیتے تو اسلامی دنیا میں کوئی غیر مسلم نہ ہوتا)۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب مکہ میں انواع و اقسام کے شرمناک مظالم توڑے جا رہے تھے، کیا اُس وقت آنحضورؐ کے لئے اس کا کوئی موقع موجود تھا کہ آپؐ طاقت کے زور سے اسلام کی اشاعت کرتے؟ انصارِ مدینہ کو اسلام قبول کرنے پر آیا کہ آپؐ نے مجبور کیا تھا یا آپؐ نے ان کے سامنے اپنی دعوت پیش فرمائی تھی اور انہوں نے اپنی مرضی اور دل کی آمادگی سے اس پر لبیک کہا تھا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلاشبہ تلوار کا استعمال کیا ہے، لیکن آپؐ

نے ہمیشہ اسلام اور اہل سلام کی مدافعت میں، ظلم و عدوان کی مزاحمت میں اور اپنی دعوت کی حمایت میں تلوار سنبھالی ہے۔ اس طرح کے قتال کو کون شخص عدل و انصاف کے منافی خیال کر سکتا ہے؟

(سیرت المختار مترجم غلام علی ملک)

بنی اسرائیل کے تین آدمیوں کا واقعہ

بنی اسرائیل سے تین آدمی کہیں جا رہے تھے کہ راستہ میں بارش ہو گئی تینوں بارش سے بچنے کے لئے کسی غار (پہاڑ کی کھوہ) میں داخل ہو گئے۔ اتفاق سے اس غار پر اوپر سے پتھر کی چٹان آکر گر پڑی جس سے غار کا منہ بالکل بند ہو گیا اور اب نکلنے کی کوئی راہ نہ تھی اور یقین ہو گیا کہ اب ہلاکت یقینی ہے۔ ان تینوں نے آپس میں طے کیا کہ ہر آدمی اپنے کسی عملِ مقبول کا واسطہ دے کر دعا کرے شاید اس کے طفیل نجات مل جائے۔ چنانچہ ان میں ایک شخص (جس کا یہاں ذکر مقصود ہے) نے یہ دعا کی کہ اے اللہ تو جانتا ہے کہ میں روزانہ بکریاں چراتا ہوں۔ شام کو واپس آکر پہلے اپنے ماں باپ کو دودھ نکال کر پلاتا ہوں پھر اپنے بچوں کو۔ ایک مرتبہ شام کو آتے آتے دیر ہو گئی گھر جب پہنچا تو والدین سو چکے تھے۔ دودھ نکالا تو میرے بچے مانگنے لگے۔ لیکن میں نے کہا جب تک ماں باپ نہ پی لیں تمھیں نہیں پلاؤں گا۔ ان کو بیدار کرنا مناسب نہ سمجھا۔ دودھ کا پیالہ لے کر سرہانے کھڑا ہو گیا کہ جب بیدار ہوں گے تو پلاؤں گا اور بچے

بلبلاتے رہے، یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ جب اٹھے تو ان کو پلایا پھر
بچوں کو۔ اے اللہ ! اس عمل کے طفیل دعا کرتا ہوں کہ راستہ دیدے
چنانچہ وہ پتھر کچھ ہٹ گیا جس سے کچھ ہوا آنے لگی اور روشنی ہو گئی
لیکن وہ نکل نہیں سکتے تھے ۔ اس طرح دوسرے اور تیسرے نے اپنے
اپنے نیک عمل کا واسطہ دیا اور غار سے وہ پتھر ہٹ گیا اور راستہ مل گیا۔
اللہ کا مقبول عمل والدین کی خدمت ہے ۔ (تحفۃ النکاح)

شرم وحیا

جو اللہ تعالیٰ سے شرم کرے جیسی شرم کہ زیبا ہے اُسے چاہیے
کہ اپنے سر کو اور جو چیزیں اس میں جڑی ہوئی ہیں (آنکھ، ناک ،
کان، زبان) ان کو گناہوں سے محفوظ رکھے اور پیٹ کو اور اس چیز کو جو
پیٹ سے متعلق ہے (یعنی شرم گاہ) کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچائے
اور جو شخص آخرت کا ارادہ کرتا ہے دنیا کی زینت کو ترک کر دیتا ہے ۔
سو جس نے یہ کام کیئے اس نے اللہ تعالیٰ سے ایسی شرم کی جیسی کرنی
چاہیے۔ (ترمذی)

صحابہ کرام کی فضیلت

حضرت ابن مسعود سے روایت ہے:
جسے (اپنے لئے اعتقاد اور عمل کا) طریقہ اختیار کرنا ہو اُسے
چاہیے کہ ان ہستیوں کا طریقہ اختیار کرے جو (آنحضور صلی اللہ علیہ

وسلم کے طریقہ پر) اس دنیا سے جا چکے۔ یہ حضرات آنحضور صلی اللہ
علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابی تھے جو ساری اُمت سے افضل تھے ۔اُن کے
دل ساری اُمت کے دلوں سے نیک تھے اور ان کا علم ساری اُمت
کے علم سے گہرا تھا اور تکلّف میں وہ سب سے کم تھے ۔ اُن کو اللہ
جلَّ وعلَا نے اپنے نبیؐ کی محبت کے لئے چنا اور اپنا دین قائم کرنے
کے لئے اختیار فرمایا۔ لہٰذا اُن کی فضیلت پہچانو اور ان کے نقشِ قدم
کی پیروی کرو اور جہاں تک ہو سکے ان کے اَخلاق و عادات کو پکڑے
رہو کیونکہ وہ راہِ مستقیم پر تھے (مشکوٰۃ)

لالچ

حسن بصریؒ فرماتے ہیں لوگوں کے نزدیک انسان اس وقت تک
باعزت رہتا ہے جب تک کہ اس چیز کا لالچ نہ کرے جو اُن کے ہاتھ میں
ہے ۔ جب ان کی چیزوں پر نظر رکھتا ہے تو وہ اس کو ذلیل سمجھتے ہیں اور
اس سے بات کرنے کو بُرا جانتے ہیں اور اس سے بغض رکھتے ہیں۔

حدیثِ قدسی (اللہ کی بات)

اے ابن آدم ! ایک میری چاہت ہے اور ایک تیری چاہت
ہے ۔پس اگر تو نے سپرد کر دیا اپنے کو اس کے جو میری چاہت ہے تو
وہ بھی میں تجھے دے دوں گا جو تیری چاہت ہے۔
اگر تو نے مخالفت کی اسکی جو میری چاہت ہے تو میں تھکا دوں گا

تجھ کو اس میں جو تیری چاہت ہے۔ پھر ہوگا وہی جو میری چاہت ہے۔

نیکی اور بُرائی

ایک آدمی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھا، ایمان کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ جب تجھے نیکی سے خوشی ہو اور برائی سے تکلیف ہو تو تو مومن ہے۔ اُس نے کہا کہ حضورؐ! گناہ کسے کہتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کہ جو کام تیرے دل میں کوئی خلش پیدا کرے اُسے چھوڑ دے۔ (مشکوٰۃ۔مسند احمد)

زکوٰۃ نہ دینے کی سزا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور اُس نے اُس کی زکوٰۃ ادا نہ کی، قیامت کے دن یہ مال زہریلا سانپ بنا دیا جائے گا۔ اُس کے سر پر دو سیاہ نقطے ہوں گے اور اُس کے گلے میں پہنا دیا جائے گا۔ وہ (سانپ) اُس کے دونوں جبڑوں کو پکڑ کر کہے گا کہ میں تیرا مال اور خزانہ ہوں۔ پھر حضورؐ نے قرآن کی آیت (اور کنجوس لوگ یہ خیال نہ کریں۔۔۔آخر تک) پڑھی۔

(بخاری)

سب مومن ایک جسم ہیں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ تم مومنوں کو آپس میں رحم، محبت اور مہربانی کرنے میں یوں دیکھو گے گویا وہ ایک

جسم ہیں اور جسم کسی ایک حصے کو تکلیف ہو تو سارا جسم بے خوابی اور بُخار میں اُس کا ساتھ دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

مرحوم والدین کو ایصالِ ثواب

ایک آدمی نے عرض کیا کہ یا رسولؐ اللہ! کیا والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک میں کوئی چیز ایسی بھی ہے جو اُن کی موت کے بعد مَیں اُن کے ساتھ کرسکوں؟ آپؐ نے فرمایا، ہاں، اُن کے لئے دعا کرنا، اللہ سے (اُن کی) بخشش چاہنا، اُن کے کئے ہوئے وعدوں کو پورا کرنا، اُن کی وجہ سے رشتہ داروں سے سلوک کرنا، اور اُن کے دوستوں کی تعظیم کرنا۔ (ابن ماجہ۔ داوٗد)

پڑوسی کا لحاظ

ایک آدمی نے کہا کہ یا رسولؐ اللہ! فلاں عورت اپنی نماز، روزہ اور خیرات کی کثرت کے باعث مشہور ہے، مگر وہ اپنے پڑوسیوں کو اپنی زبان سے تکلیف پہنچاتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا، وہ جہنم میں ہے۔ اُسی آدمی نے پھر کہا کہ حضورؐ! فلاں عورت کے متعلق کہتے ہیں کہ روزے کم رکھتی ہے، خیرات وصدقات میں بھی کمی کرتی ہے اور نماز بھی کم پڑھتی ہے، مگر اپنے پڑوسیوں کو دُکھ نہیں پہنچاتی۔ آپؐ نے فرمایا وہ جنت میں ہے۔ (مشکوٰۃ)

خادم کی غلطیاں

ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا

اور کہا کہ یا رسول اللہ ! ہم اپنے خادم کی غلطیوں سے کس حد تک در گذر کریں؟ آپؐ خاموش رہے ۔ اُس نے پھر اپنی بات دُہرائی ۔ آپؐ پھر خاموش رہے ۔ تیسری مرتبہ سوال پر آپؐ نے فرمایا کہ اگر دن میں ستّر مرتبہ بھی غلطی کرے تو در گذر سے کام لو اور معاف کرتے رہو ۔

(مشکوٰۃ ۔ ابو داؤد)

بڑوں کی عزت اور چھوٹوں سے شفقت

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جس جوان نے بوڑھے کی عزت اُس کی عمر کی وجہ سے کی، اللہ تعالیٰ اُس کے بُڑھاپے میں ایسا آدمی منتخب کرے گا جو اُس کی عزت کرے گا ۔ (ترمذی)

عُلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا کہ انسان کے مرنے پر اُس کے اعمال ختم ہو جاتے ہیں، مگر تین قسم کے لوگوں کے اعمال کا سلسلہ مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے ۔ (۱) جس نے باقی رہنے والا صدقہ دیا (مثلاً کُنواں کُھدوایا) ۔ (۲) جس نے کوئی مُفید علم دوسروں کو سِکھایا ۔ (۳) جس نے نیک اولاد چھوڑی ۔ (مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا، جس سے ایسی بات پوچھی جائے، جسے وہ جانتا ہو اور وہ اُسے چھپائے تو قیامت کے دن اُس کے منہ میں آگ کی لگام دی جائے گی ۔ (ترمذی ۔ احمد)

شجاعت

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سب سے زیادہ خوب صورت، سب سے زیادہ سخی اور سب سے بڑھ کر بہادر اور دلیر تھے ۔ ایک رات مدینے کے لوگ بہت گھبرائے (دشمن کی چڑھائی کی افواہ پر) اور کچھ لوگ آواز کی طرف دوڑے تو راستے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم واپس آتے ہوئے ملے ۔ آپؐ سب سے پہلے آواز کی طرف اکیلے تشریف لے گئے تھے ۔ آپؐ نے فرمایا کہ گھبراؤ نہیں، ڈرو نہیں ۔ حضورؐ ابو طلحہؓ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے ۔ آپؐ کی گردن میں تلوار تھی اور فرما رہے تھے کہ میں نے اس گھوڑے کو (تیز رفتاری میں) دریا پایا ہے ۔ (بخاری و مسلم)

خوش اَخلاقی

آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا کہ مومن اپنے اچھے اَخلاق سے راتوں کو جاگ کر عبادت کرنے والوں اور دن میں روزہ رکھنے والوں کا درجہ حاصل کر لیتا ہے ۔ (ابو داؤد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن مومن کے نامۂ اعمال میں سب سے وزنی چیز خوش اخلاقی ہو گی اور اللہ تعالیٰ بے ہُودہ بکنے والے اور بے حیا سے نفرت کرتا ہے ۔ (ترمذی)

نرمی

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمھیں وہ آدمی نہ بتاؤں، جس کو آگ پر حرام کیا گیا، اور جس پر آگ حرام ہے وہ نرم کلام، نرم مزاج، نرم خُو اور نرم طبیعت آدمی ہے۔ (ترمذی۔ دارمی)

صبر و شکر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اپنے سے کم تر (دولت یا دنیاوی مرتبے میں) کی طرف دیکھو اور اُن کی طرف نہ دیکھو، جو تم سے مال و دولت میں زیادہ ہیں۔ اسی طرح جو کچھ تمھیں اللہ نے عطا فرمایا ہے وہ تمھاری نظروں میں حقیر نہیں دکھائی دے گا۔ (مسلم)

قرض دار و قرض خواہ

ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہُوا اور کہا، حضورؐ! اگر میں اپنی جان و مال کے ساتھ جہاد کروں اور پیٹھ دکھائے بغیر آگے بڑھتے ہوئے صابر و شاکر شہید ہو جاؤں تو کیا جنت میں داخل ہو جاؤں گا؟ آپؐ نے فرمایا "ہاں" اُس نے اپنے الفاظ دو تین مرتبہ دُہرائے۔ آپؐ نے آخری مرتبہ فرمایا، ہاں، بشرطیکہ تیرے ذمےّ قرضہ نہ ہو، جس کی ادائیگی کی تُو قدرت رکھتا ہو۔ (مشکوٰۃ)

توبہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن میں گناہ کرنے والا توبہ کر لے اور دن میں اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کا گناہ گار توبہ کر لے۔ یہ اس وقت تک جاری رہے گا، جبکہ سورج مغرب سے طلوع ہو (یعنی قیامت آجائے)۔ (مسلم)

دورُخی

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ تم قیامت کے دن سب سے زیادہ شریر اُسے پاؤ گے جو دنیا میں دو چہرے رکھتا تھا اور بعض لوگوں کے پاس ایک چہرے کے ساتھ اور بعض کے پاس دوسرے چہرے کے ساتھ آتا تھا (کسی سے کچھ اور کسی سے کچھ کہتا تھا)۔
(بخاری، مسلم)

غیبت

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، کیا تم جانتے ہو، غیبت کسے کہتے ہیں؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جاننے والے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ تیرا اپنے بھائی کو (اُس کی عدم موجودگی میں) ایسے لفظوں سے یاد کرنا جو اسے ناگوار گزریں۔ کسی نے کہا کہ حضورؐ! جو بات میں کہوں، اگر وہ بات اُس میں ہو تو غیبت ہے

اور نہ ہو تو بہتان ہے۔ (مسلم ومشکوٰۃ)

رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا، غیبت زنا سے بھی زیادہ شدید ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ حضورؐ! غیبت زنا سے بڑھ کر کیسے ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ انسان زنا کرنے کے بعد توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول کر لیتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ انسان توبہ کرے تو اللہ اُسے بخش دیتا ہے لیکن غیبت کرنے والا نہیں بخشا جاتا جب تک کہ جس کی غیبت کی گئی ہو، وہ معاف نہ کرے۔ حضرت انسؓ کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا، زنا کرنے والے کے لیے تو توبہ ہے۔ غیبت کرنے والے کے لیے توبہ کی بھی گنجائش نہیں۔ (مشکوٰۃ)

چغل خوری اورعیب جوئی

اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے (ایک موقع پر) کہا کہ صفیہؓ کا یہ عیب کہ وہ ایسی ہے اور ایسی ہے، کافی ہے۔ مقصد یہ تھا کہ وہ چھوٹے قد کی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ عائشہؓ! تم نے ایسا گندا لفظ منہ سے نکالا ہے کہ اگر اسے سمندر میں گھول دیا جائے تو پورے سمندر کو گندہ کر دے۔ (مشکوٰۃ)

بے جا فخر

نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کو اپنے (کفر کی حالت میں) مرے ہوئے باپ داداؤں پر فخر کرنے سے باز آنا چاہیے، کیونکہ وہ جہنم کا کوئلہ بن گئے یا وہ اللہ کے نزدیک گبریلہ سے بھی بدتر ہیں جو پلیدی کو ناک سے ادھر اُدھر کرتا ہے۔ خدا نے تم سے جاہلیت کا غرور اور باپ دادا پر بے جا فخر دُور کر دیا ہے۔ انسان یا پرہیز گار مومن ہے یا بدبخت بدکار۔ انسان سارے کے سارے آدم علیہ السّلام کی اولاد میں سے ہیں اورآدم علیہ السلام مٹّی سے بنائے گئے تھے۔ (ترمذی۔ ابو داؤد)

غُصّہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ انسان اللہ کی رضا کے لیے غصے کا جو گھونٹ پی جاتا ہے، وہ اللہ کے نزدیک ہر پینے والی چیز سے افضل ہے۔ (مشکوٰۃ)

خود کُشی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا کہ تم سے پہلی اُمتوں میں ایک آدمی زخمی ہو گیا۔ شدّتِ تکلیف سے گھبرا کر اُس نے چھری سے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا، جس سے اتنا خون بہا کہ وہ مر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے اپنے ہلاک کرنے میں جلدی

کی۔ اس لئے اُس پر جنت حرام کر دی گئی۔ (بخاری۔ مسلم)

چھینک اور جمائی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی جمائی لے تو اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لے۔ کیونکہ اس طرح منہ کھولنے سے شیطان اُس میں داخل ہو جاتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند فرماتا ہے اور جمائی کو ناپسند۔ اس لئے جب تم میں سے کوئی چھینکے اور اللہ کی تعریف کرے (الحمد للہ کہے) تو ہر سننے والے مسلمان پر لازم ہے کہ "تجھ پر اللہ رحم کرے" (یَرْحَمُکَ اللہ) کہے۔ جمائی لینا شیطان کی طرف سے ہے۔ اس لیے جسے جمائی آئے تو وہ حتی الامکان روکے، کیونکہ جب کسی کو جمائی آتی ہے تو شیطان ہنستا ہے۔ (بخاری)

راستہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ راستوں میں بیٹھنے سے اجتناب کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ حضورؐ ہمیں راستوں میں بیٹھنا پڑتا ہے، کیونکہ ہمیں ایک دوسرے سے بات چیت کرنا ہوتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر تمھیں ضرور بیٹھنا ہے تو راستوں کا حق ادا کرو۔ صحابہؓ نے پوچھا کہ حضورؐ! راستوں کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اجنبی عورتوں سے آنکھیں بند رکھنا، تکلیف دہ چیز راستے سے ہٹانا، سلام کا جواب دینا۔ بھلائی کا حکم اور بُرائی سے منع کرنا۔ (بخاری، مسلم)

''سادات بک فاؤنڈیشن''

۱۲۹۔ قادری کالونی گلی نمبر۲ والٹن روڈ لاہور کینٹ فون:6652558

لائبریری اور طلبہ کو انعام کے طور پر دینے کیلئے سید شوکت علی شاہ گیلانی کی مایہ ناز اور تعمیری کتب آپ کی توجہ حاصل کر رہی ہیں۔ ان کا تعارف پیشِ خدمت ہے۔

۱۔ ''پاک ملّی تقریریں'' تمیں انعام یافتہ اِسلامی اور ملّی تقاریر کا مجموعہ ہے، جس کی ابتدا میں فنِ گفتگو کا دلنشیں باب موجود ہے۔ Rs. 120

۲۔ ''قیل وقالِ رسولِ مقبولؐ'' نبی کریمؐ کی پُر تاثیر اَحادیث کا مجموعہ ہے۔ جن کی وضاحت کے لئے اُردو ادب سے منتخب اشعار بھی موجود ہیں۔ Rs. 60

۳۔ ''مشعلِ نور'' اِسلامی معلومات کا ایک مختصر ترین مستند انسائیکلو پیڈیا Rs. 60

۴۔ ''عظیم قائد عظیم انسان'' قابلِ رشک حالاتِ قائد کے تحت پاکستان کے حصول کی باتصویر اور ولولہ انگیز داستان ہے۔ Rs. 60

۵۔ ''پاک قائد نامہ'' قائد اعظمؒ اور پاکستان کے حالات اور نغمات کا حسین مرقع ہے۔ Rs. 48

۶۔ ''تعمیرِ وطن اور قائدِ اعظمؒ'' وطنِ عزیز کے حصول میں قائد اعظمؒ کی قیادت کا ذکر، آخر میں منتخب نظمیں موجود ہیں۔ Rs. 120

۷۔ ''ایوانِ اقبال'' علّامہ اقبال کے حالاتِ زندگی، انکی اردو، فارسی شاعری اور انکی سیاسی خدمات پر پُر تاثیر اور بے لاگ تحریر ہے۔ Rs. 200

۸۔ ''پاک اقبال نامہ'' علّامہ اقبال کے حالات، تعلیمات اور انکے کلام سے انتخابِ اشعار کا زندگی آموز مرقع ہے۔ Rs. 75

۹۔ ''اقبال نوجوانوں کیلئے'' نسلِ نو کی ذہنی اور فکری تعمیر کیلئے اقبال کے کلام کے حوالے سے سعی وعمل پر اُبھارنے والے مضامین اور علّامہ کا منتخب اردو کلام پیش کیا گیا ہے۔ Rs. 130

۱۰۔ ''اقبال بچوں کیلئے'' علّامہ اقبال کی معروف کتاب ''بانگِ درا'' کی آسان ترین، اخلاق آموز اور ولولہ وعملِ صالح بیدار کرنے والی نظموں کی باتصویر اور پُر وضاحت کاوشوں کا مرقع ہے۔ Rs. 45/Rs. 24

۱۱۔ ''ارمغانِ اقبال'' اقبال کی طویل ترین نظمیں اور اُنکی تفہیم ہے۔ Rs. 75

۱۲۔ ''محمد صلی اللہ وآلہ وسلم'' یہ آنحضورؐ کی پاکیزہ زندگی کا متحرک اور کردار ساز تذکرہ ہے۔ Rs. 120

۱۳۔ ''ذکر وفکر رسولِ آخرؐ'' بچوں میں اسلامی فکر بیدار کرنے کی آسان ترین کوشش ہے۔ Rs. 48

۱۴۔ ''بزمِ میلاد النبیؐ'' آنحضورؐ کی ولادت اور سیرت پر نثر ونظم کا منتخبہ مرقع ہے۔ Rs. 150

۱۵۔ ''اسلامی باتیں'' Rs. 90

۱۶۔ ''روشن باتیں'' آخری دونوں کتب کردار سازی اور اصلاحِ فکر کا مخزن ہیں۔ Rs. 90

سید شوکت علی شاہ گیلانی